خاتم النبیین لا نبی بعدی

فیصلہ آسمانی

درباب مسیح قادیانی

حصہ دوم

حضرت مولانا سید محمد علی مونگیریؒ

http://www.anti-ahmadiyya.org

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

تمہیں بڑے فتنے سے بچانے کے لئے اس میں حق و باطل کو روشن کر کے دکھایا ہے

تمہید

رَبَّنَا افْتَحْ بيننا و بين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين
بحرمة سيد المرسلين ورسولک الامين صلى الله تعالى
عليه وعلى اله واصحابه اجمعين

مبارک وہ ہیں جن کا شیوہ راستی اور حق طلبی ہے' ابدی حیات ان ہی کا حصہ ہے جو صداقت کے عاشق اور سچوں پر ایمان رکھتے ہیں' اور کذب و دروغ سے متنفر اور جھوٹوں سے بیزار ہیں ان ہی کے لئے میں اپنے گرانمایہ وقت کو صرف کر کے امر حق کو آفتاب کی طرح روشن کر کے دکھانا چاہتا ہوں' حق پرستوں سے امید ہے کہ وہ اسے غور سے دیکھیں گے اور انصاف کر کے اپنے دل میں جگہ دیں گے' اس رسالے کے پہلے حصے میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوے پر دو طرح سے روشنی ڈالی گئی ہے' اور اس کے کذب و صدق کو دکھایا گیا ہے' ایک تو ان الہامات کو دکھایا ہے جو خاص منکوحہ آسمانی کے متعلق انہوں نے بیان کئے ہیں' اور آفتاب کی طرح روشن کر دیا ہے کہ وہ سارے الہامات غلط تھے' باوجودیکہ مرزا قادیانی کو ان کے سچے ہونے پر نہایت ہی وثوق[1] تھا' اور ممکن ہے کہ دلی وثوق نہ

---

[1] وثوق کی حالت کو ملاحظہ کیا جائے ۱۸۸۸ء میں مرزا قادیانی نے اشتہار دیا ہے' اس میں لکھتے ہیں کہ "ہر ایک مانع دور ہونے کے بعد انجام کار اس عاجز کے نکاح میں لائے گا۔" (مجموعہ اشتہارات ج۱ص ۱۵۸) "ازالہ الاوہام ص۳۹۶ خزائن ج۳ ص۳۰۵ میں لکھا ہے" (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہو مگر کسی وجہ سے ظاہر کیا گیا۔ دوسرے ان کی ذاتی حالت دکھائی گئی ہے، جس سے ہر سمجھدار حق کو پسند کرنے والا بے تأمل کہہ سکتا ہے کہ جس کی ایسی حالت ہو وہ بزرگ مقدس نہیں ہوسکتا۔ اس غلط پیشین گوئی کی نسبت آخر میں جو باتیں مرزا قادیانی اور ان کے قادیانی خلیفۂ اول نے بتائی ہیں ان کا غلط ہونا بھی کافی طور سے دکھایا ہے، دوسرے حصہ میں بھی دوطرح سے ان کے دعوے کی غلطی دکھانا چاہتا ہوں۔ اول تو ان ہی کے چند اقوال نقل کروں گا جن میں آپ دیکھ لیں گے کہ مرزا قادیانی کی زبان اور ان کی تحریر نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا قادیانی کیسے ہیں اب کسی دلیل اور حجت کی حاجت نہیں ہے، اب قرآن و حدیث سے ان کے دعوے پر دلیل لانا قرآن و حدیث پر جھوٹ کا الزام لگانا ہے۔ دوم ان کے بعض وہ اقوال دکھاؤں گا جو مرزا قادیانی نے قرآن و حدیث کی طرف منسوب کیے ہیں حالانکہ محض غلط ہے، قرآن و حدیث میں وہ باتیں نہیں ہیں، اور اس غلطی کا ایسا بدیہی ثبوت ہوگا کہ حضرات ناظرین متحیر ہو جائیں گے اور بڑی حیرت سے کہیں گے کہ جس کو ایسے تقدس کا دعویٰ ہو وہ ایسا صریح خدا اور رسول پر افتراء کر سکتا ہے؟ اس میں مرزا قادیانی کی قابلیت اور اسرار دانی اور تفسیر دانی کا حال بھی کسی قدر معلوم ہو جائے گا اس وقت میں جس قدر فنون دنیاوی اور علوم ظاہری کا زور و شور ہے اسی قدر دینی علوم اور دینی فہم کمزور بلکہ نیست و نابود ہونے کے قریب ہو رہی ہے جہل مرکب کا نام علم اور کج فہمی کا نام خوب سمجھا گیا ہے، غضب ہے کہ مرزا قادیانی اپنے مسیح ہونے ثبوت قرآن و

(بقیہ پچھلے صفحہ کا حاشیہ) خدائے تعالیٰ نے ظاہر فرمایا کہ احمد بیگ کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور آخر کار ایسا ہی ہوگا'' یہ الفاظ نہایت صفائی سے فیصلہ کر رہے ہیں کہ اس پیشین گوئی کا پورا ہونا ضروری ہے اس لئے کوئی مانع نہیں ہوسکتا جو مانع پیش آئے گا وہ دور ہوگا اور وہ لڑکی نکاح میں ضرور آئے گی مگر یہ نہیں ہوا اس لئے یقینی طور سے مرزا قادیانی کاذب ہوئے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

حدیث سے دیتے ہیں اور ماننے والے اسے نہایت مسرت سے مان رہے ہیں اور اس پر جہل مرکب کا یہ زور ہے کہ علماء کے مقابلے میں ان تخیلات باطلہ کو پیش کرنا چاہتے ہیں' میں نہایت وثوق سے کہتا ہوں کہ وہ تمام دلائل تار عنکبوت سے زیادہ قوت نہیں رکھتے مگر سمجھنے کے لئے اللہ تعالیٰ قوت علمی کے ساتھ فہم سلیم عنایت کرے' اور تعصب کی تاریکی اور دلائل کاذبہ کی ظلمت دل سے ہٹا دے' آئندہ تحریر سے مرزا قادیانی کی غلط فہمیاں' اور خواہ مخواہ کی زبردستیاں نمونے کے طور پر ظاہر کی جائیں گی ان سے ہر ایک روشن دماغ' طالب حق ان کی استدلالی حالت کو سمجھ لے گا اور اسی پر ان کے اور دلائل کو قیاس کر سکے گا' اس رسالے میں جس طرح مرزا قادیانی کے عظیم الشان نشان سے ان کی حالت کو ظاہر کیا ہے اسی طرح ان کے دعوے کی بہت بڑی دلیل کو محض بے بنیاد اور غلط ثابت کیا ہے' ایک اور حیرت یہ ہے کہ دو کتابیں مرزا قادیانی نے لکھی ہیں ایک کا نام اعجاز المسیح اور دوسری کا نام اعجاز احمدی ہے' ہاں ان دونوں رسالوں کو معجزہ مانا جاتا ہے' یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ ان کے خیال میں ان کے مضامین ایسے عالی اور مفید خلائق ہیں کہ دوسرا ذی علم ایسے مضامین نہیں لکھ سکتا' یا اس کی عبارت ایسی فصیح و بلیغ ہے کہ دوسرا ادیب نہیں لکھ سکتا' یا دونوں باتیں ہیں مگر اہل علم دیکھ رہے ہیں کہ یہ ہے نہ وہ ہے' معمولی باتوں کے علاوہ مرزا قادیانی کی تعلیاں اور کج بحثیاں ہیں اور کچھ نہیں ہے سورۂ فاتحہ کی تفسیر ہے اس کے مقابلے میں ابن قیم کی تفسیر سورہ فاتحہ دیکھو کہ کیسے کیسے مضامین عالیہ بیان کئے ہیں اور محققانہ بحث کی ہے' اور کس قدر مفید باتیں مسلمانوں کے لئے لکھی ہیں کہ اہل حق کو وجد آتا ہے' دو جلدوں میں قلمی نسخہ میرے پاس ہے' اب تک چھپی نہیں ہے۔ مدارج السالکین اس کا نام دیندار اہل علم سے بمنت کہتا ہوں کہ دونوں کا مقابلہ کر کے دیکھیں اور انصاف کریں کہ مرزا قادیانی کی اعجاز المسیح اس کے سامنے کوئی رتبہ رکھتی ہے یا کوئی چیز سمجھی جا سکتی ہے؟ استغفراللہ' عبارت اور معنی دونوں پر نظر کریں' اسی طرح علامہ صدر الدین قونوی نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر

http://www.anti-ahmadiyya.org

لکھی ہے اس کا نام "اعجاز البیان فی کشف بعض اسرار ام القرآن" ہے۔ اس کو دیکھا جائے کیسے حقائق و اسرار بیان کئے ہیں اور لکھا ہے کہ میں نے اس میں کسی مفسر کا قول نقل نہیں کیا بلکہ وہی لکھا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ نے مجھ پر الہام کیا اور خدا کی طرف سے جو باتیں میرے قلب پر وارد ہوئیں' یہ تفسیر ۲۵۸ صفحوں میں مطبع دائرۃ المعارف حیدر آباد دکن میں چھپی ہے' اس پر یہ لکھتے ہیں کہ سورۂ فاتحہ کے بعض اسرار اس میں ہیں سب نہیں ہیں۔ ان تفسیروں کو دیکھئے اور اعجاز المسیح کا مقابلہ کیجئے عبارت کا عبارت سے' مضامین کا مضامین سے' الہام کا الہام سے' پھر مرزا قادیانی کے اعجاز کی حقیقت کھل جائے گی کیا جماعت مرزائیہ میں کوئی ذی علم ایسا نہیں ہے کہ ان کتابوں کو دیکھے اور انصاف سے مقابلہ کرے؟ میں انصاف سے کہتا ہوں کہ مولوی لطف اللہ صاحب مرحوم لکھنوی نے سورۂ فاتحہ کی تفسیر اردو میں لکھی ہے شیعوں کے جواب میں ہے اس کا نام "مظہر العجائب فی النکتہ الغرائب" ہے۔ پوری[1] چار سو صفحے کی کتاب ہے اور گنجان اور باریک لکھی گئی ہے مضامین کے لحاظ سے وہ بھی اس اعجاز المسیح سے بدرجہا فائق ہے۔

میں نے ایک ذی علم دوست سے کہا کہ اعجاز المسیح کا جواب لکھو' انہوں نے کہا کتاب بھیج دو میں نے کتاب بھیج دی' کچھ عرصے کے بعد جب ان سے ملاقات ہوئی' تو

---

[1] ان تفسیروں کے علاوہ امام غزالی اور امام فخر الدین رازی کی تفسیر دیکھئے کہ اسی سورۃ کے بیان میں کیا کچھ انہوں نے لکھا ہے صاحب فتح البیان اسی سورۃ کی تفسیر میں لکھتے ہیں "وللامامین الغزالی وللرازی فی تقدیر اشعمالها علی علوم القران بسط کثیر حتی استخرج الرازی منها عشرۃ الالف مسئلة." یعنی امام غزالیؒ اور امام رازیؒ نے نہایت دراز اور مفصل تقریر اس مدعا پر کی ہے کہ سورۃ فاتحہ تمام علوم قرآن مجید پر حاوی ہے یہاں تک کہ امام رازی نے دس ہزار مسئلے اس سے نکالے ہیں تفسیر کبیر کے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہے اب خلیفۃ المسیح فرمائیں کہ مرزا قادیانی نے کتنے مسئلے نکالے ہیں جس پر اعجازی دعویٰ ہے بھائیو! ذرا تو انصاف کرو جن ذی علموں کے پیش نظر یہ تفسیریں ہیں وہ مرزا قادیانی کی تفسیر کی طرف کیونکر توجہ کر سکتے ہیں ایسی تفسیروں کے ہوتے ہوئے مرزا قادیانی کی تفسیر کو معجزہ کہنا کسی ذی علم کا کام نہیں۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

میں نے دریافت کیا کہ کچھ لکھا کہنے لگے "کیا لکھوں کوئی مضمون ہو فصیح و بلیغ عبارت ہو تو اس کے جواب میں دل لگے؟ مرزا قادیانی نے یہ اعجاز یہ رسالہ اہل علم کے مقابلہ میں لکھا ہے، مگر کوئی فہمیدہ ذی علم ایسے معمولی رسالے کو اعجاز نہیں مان سکتا اور جس کی آنکھوں پر ایسا پردہ پڑا ہے اور قوت ممیزیہ اس کی جاتی رہی ہے کہ اس معمولی رسالے کو اعجاز خیال کرتا ہے تو کسی ذی علم کی عمدہ کتاب کی خوبیاں وہ دریافت نہیں کر سکتا پھر ان کے لئے دماغ کو خالی کرنا اور محنت کرنا اپنے اوقات عزیز کو ضائع کرنا ہے۔" یہ کیسا سچا مقولہ ہے جس کے سچے ہونے کا مشاہدہ ہو رہا ہے، ان دونوں کتابوں کی عبارت کا یہ حال ہے کہ صرف ونحو کی کثرت غلطیاں اہل علم نے ظاہر کی ہیں اور فصاحت و بلاغت تو بڑے پایہ کی بات ہے، جس کی صرف ونحو درست نہ ہو اس کو بلاغت اور پھر کمال بلاغت سے کیا واسطہ ہو سکتا ہے؟ مصر کے رسالہ المنار میں بھی اعجاز المسیح کی بہت غلطیاں دکھائی ہیں اور اس کے دعویٰ اعجاز پر مضحکہ کیا ہے بھائیو! یہ مسلّم ہے کہ مرزا قادیانی میں اتنی لیاقت تھی کہ اردو فارسی، عربی تینوں زبانوں میں اپنا مطلب بیان کر لیتے تھے، مگر فصیح و بلیغ کسی زبان کے نہ تھے جو اردو کے اہل زبان ہیں وہ ان کی اردو عبارت دیکھ لیں کہ کس قدر تکرار اور فضول ان کی عبارت میں ہوتا ہے تذکیر و تانیث میں بہت غلطیاں ہیں تذکیر کی جگہ اکثر انہوں نے تانیث استعمال کیا ہے اور فصیح محاورہ کے خلاف ان کے الفاظ اور جملے بہت ہوتے ہیں ایسا ہی ان کی عربی اور فارسی کو سمجھنا چاہئے اس کے جواب میں بعض مرزائیوں کو کہتے سنا کہ غلطیاں تو آریہ وغیرہ قرآن مجید میں بھی بتاتے ہیں، ایسے مرزا قادیانی کی غلطیاں لوگ بیان کرتے ہیں مگر اس کے مقابل کوئی جواب نہیں دیتا، اس بے علمی، اور نافہمی پر افسوس ہے انہیں یہ تمیز نہیں کہ قرآن مجید میں جو عقل کے دشمن غلطیاں بیان کرتے ہیں وہ معنی کے لحاظ سے کہتے ہیں جو ان کی غلط فہمی یا ہٹ دھرمی ہے اور ان کے جوابات نہایت زور سے مسلمانوں نے دیئے ہیں قرآن مجید کی فصاحت و بلاغت یا صرف ونحو میں تیرہ سو برس سے آج تک کوئی ماہر دم[1] نہیں مار سکا بلکہ مخالفین اسلام جو ادب میں کمال رکھتے ہیں، وہ قرآن مجید کی

---

[1] بعض پادریوں نے اعتراض کیا ہے مگر انہوں نے کہا ہے جو علم عربی کے ماہر نہیں ہیں۔ قادیانی مؤلف القاء نے جو مثال دی ہے وہ ان کی ناواقفی اور محض بے خبری ہے ہمارے علماء نے اسے اچھی طرح بیان کیا ہے اسی لئے میں نے ماہر کی قید یہاں لگا دی ہے کہ جہلا اس سے خارج ہو جائیں (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

http://www.anti-ahmadiyya.org

عبارت سے سند لاتے ہیں' مرزا قادیانی کی غلطیاں صرف ونحو اور فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے دکھائی گئی ہیں اور اس وقت تک کوئی جواب ان کا نہیں دے سکا۔ اب برائے خدا اہل انصاف ملاحظہ کریں کہ جب اس کتاب کی عبارت درست نہیں مضامین اس کے مفید اور عالی نہیں جس سورۃ کی وہ تفسیر ہے اس کی اور تفسیریں بدر جہا اس سے فائق موجود ہیں اور ہر طرح اس سے اچھی ہیں پھر کسی لائق ذی علم کو اس کے جواب کی طرف کیوں توجہ ہونے لگی وہ اپنے مشاغل ضروریہ اور معمولات روز مرہ کو چھوڑ کر فضول کام میں اپنے اوقات کو کیوں صرف کرنے لگا' خصوصاً ایسی حالت میں کہ مکرر تجربہ ہو گیا ہو کہ مرزا قادیانی اسی قسم کے دعوے کرتے ہیں اور جب کوئی سامنے آ گیا تو کچھ باتیں بنا دیتے ہیں' اور اپنے مریدوں کو خوش کر لیتے ہیں۔ پیر مہر علی شاہ صاحب سے مناظرہ کرنے کی نسبت بہت کچھ اشتہارات ہوئے بالآخر لاہور میں مناظرہ قرار پایا' تاریخ معیّن ہوئی' پیر جی صاحب تاریخ معیّنہ پر تشریف لائے اور مرزا قادیانی نہ آئے' لاہور وغیرہ کے مریدوں نے بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے مگر ایسی باتیں کہیں کہ مناظرہ میں جانا بھی نہ پڑا اور مریدین بھی راضی رہے' لاہور میں اس کی پوری کیفیت چھپی ہے۔ دوسری مرتبہ مختصر تمہید کے ساتھ عمدۃ المطابع لکھنؤ میں چھپی ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت رسالۂ اعجاز احمدی میں یہ پیشگوئی مشتہر کی کہ وہ قادیان میں تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے۔

(اس زور سے انکار پر خوب نظر رہے) مگر اس زور کی پیشگوئی کے بعد بھی مولوی صاحب ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچے' اور مرزا قادیانی نے بجز اظہار غیظ وغضب اور زبردستی کی باتوں کے اور کچھ نہیں کیا۔ الہامات مرزا کا صفحہ ۱۰۱ تا ۱۱۰۔ ملاحظہ کیا جائے یہاں مجھے یہ کہنا ہے کہ مرزا قادیانی کی ایسی صاف پیشگوئی غلط ہو گئی مگر مرزا قادیانی پر یا ان کے مریدین پر کوئی اثر نہیں ہوا' اسی طرح اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کی نسبت جو پیشگوئی کی ہے' اگر وہ غلط ہو جائے تو کیا نتیجہ ہو گا؟ مرزا قادیانی کی ایک ہی پیشگوئی تو غلط نہیں ہوئی بلکہ بہت کثرت سے ان کی پیشگوئیاں غلط ہوئی ہیں یہ رسالہ ملاحظہ کیا جائے پھر معلوم

(بقیہ حاشیہ صفحہ نمبر ۵) اب ''رسالہ ابطال اعجاز مرزا'' میں تنقید اعجازیہ کی حالت معلوم ہو جائے گی۔ (انشاء اللہ یہ بھی احتساب قادیانیت کی کسی جلد میں شائع ہو گا۔ فقیر)

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہو جائے گا کہ ایک ہی معاملے کے متعلق کتنی پیشگوئیاں ان کی غلط ثابت ہوئیں، پھر کوئی قادیانی اپنی غلطی پر متنبہ ہوا، کسی نے بھی اقرار کیا؟ کہ یہ پیشگوئی غلط ہوئی ان ہی باتوں پر نظر کر کے اہل علم نے خیال کیا کہ اگر غیر ضروری کام میں اپنا وقت صرف کیا تو ایسا ہی نتیجہ ہوگا جو مذکورہ باتوں میں ہوا اہل دانش کو یہ کہنے کا موقع ضرور ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ اس کتاب کا کوئی جواب نہیں دے سکے گا' اور جو قصد کرے گا وہ روک دیا جائے گا اسی خیال پر مبنی ہے' وہ ضرور واقف ہوں گے کہ اس حالت کے ساتھ اہل کمال توجہ نہیں کر سکتے' اور اگر کوئی قصد کرے گا تو وہ "اعجاز المسیح" کو دیکھے گا اور دیکھنے کے بعد اسے جواب کے لائق نہیں پائے گا تو خواہ مخواہ اس کی طبیعت رک جائے گی' خصوصاً جب وہ علامہ قونوی وغیرہ کی تفسیریں دیکھ چکا ہے کیونکہ انہیں دیکھ کر وہ معلوم کر چکا کہ اعجاز المسیح کے متعدد جواب اس سے نہایت اعلیٰ اور ہر طرح اس سے عمدہ موجود ہیں پھر اس کے جواب کی طرف توجہ کرنا نادانی کے سوا اور کچھ نہیں'اس طرف کے بعض مرزائی اب بھی اسے معجزہ خیال کرتے تھے اس لئے ان کا جواب لکھا گیا ہے۔

اب میں اصل مدعا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور مرزا قادیانی کے عظیم الشان نشان کے بقیہ کو بیان کرتا ہوں۔

منکوحۂ آسمانی کی پیشگوئی کو مرزا قادیانی نے نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھہرایا تھا اور اس کی وجہ اس طرح بیان کی ہے:۔

"پیشگوئیاں کوئی معمولی بات نہیں' کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو' بلکہ محض اللہ جل شانہٗ کے اختیار میں ہیں' سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشگوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے' یہ تینوں پیشگوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی

۱؎ خیال کیا جائے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا کی مذکورہ پیشین گوئی کے خلاف قادیان میں پہنچ گئے اور مرزا قادیانی غصہ سے برافروختہ گھر کے اندر بیٹھے ہوئے بے ہودہ گوئی اور سخت کلامی کر رہے ہیں اور مریدین بھی جی حضرت کر رہے ہیں مگر نہ مرزا قادیانی کو شرم آتی ہے کہ ہماری پیشین گوئی جھوٹی ہو گئی اور نہ مریدین کو حق بات کا خیال آتا ہے کہ مولوی صاحب کا یہاں آ جانا کس قدر صاف طور سے مرزا قادیانی کو جھوٹا ٹھہراتا ہے مگر بدصحبت نے قلب کو ایسا سیاہ کر دیا کہ نہایت روشن بات بھی انہیں نہیں سوجھتی۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہیں، یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے، کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں (۱) کہ "مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو (۲) اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (۳) اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو (۴) اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو (۵) اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو (۶) اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے، اور ظاہر ہے کہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔"

(شہادۃ القرآن ص۷۹ خزائن ج۶ ص۳۷۵-۳۷۶)

اس عبارت سے یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ منکوحہ آسمانی کا نکاح میں آنا مرزا قادیانی کا ایسا عظیم الشان نشان ہے کہ اس سے بڑھ کر کوئی نشان نہیں ہو سکتا، کیونکہ اردو کے محاورے میں معمولی عظمت کی شے کو عظیم الشان نہیں کہتے بلکہ اس کے لئے بڑی عظمت کا ہونا ضروری ہے، اب اس بڑی عظمت میں بھی تین درجے ہو سکتے ہیں، اس کے ادنیٰ درجے کو عظیم الشان...... کہیں گے، اور متوسط درجے کو بہت عظیم الشان کہیں گے، اور سب سے اول درجے کو بہت ہی عظیم الشان کہیں گے مرزا قادیانی نے اس نشان کے لئے یہی لفظ لکھا ہے جو نہایت کمال مرتبہ کی عظمت کو ظاہر کرتا ہے جس سے بڑھ کر عظمت نہیں ہو سکتی، اب اس کی اتنی بڑی عظمت کی کیا وجہ ہے؟ ہم نے جہاں تک غور کیا تو کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی، بجز اس کے کہ بہت بڑی دلی آرزو کے پورا ہونے کی خبر ہے، اب وہ جیسی خبر ہو، ایک خبر ایسی بھی ہوتی ہے کہ انسان قرائن موجودہ اور اپنی تدابیر کاملہ کا پورا وثوق کر کے اس کے ہونے کی خبر دے دیتا ہے اور اس کے دل میں اس کا یقین ہو جاتا ہے، اور واقعی بات بھی یہی تھی اور آسمانی فیصلے نے اس کو عالم پر روشن کر دیا مگر مرزا قادیانی اس کے عظمت کی یہ وجہ بیان کرتے ہیں کہ وہ چھ پیشگوئیوں پر مشتمل ہے مگر اللہ تعالیٰ نے جن کو علم کے ساتھ نظر وسیع اور طبع سلیم عنایت کی ہے وہ بالیقین جان سکتے ہیں کہ اس قسم کی چھ پیشگوئی کیا چھ صد جھوٹی پیشگوئیاں ہوتیں تب بھی کوئی عظمت نہیں ہو سکتی تھی، حیرت یہ ہے کہ جماعت قادیانیہ میں بعض اہل علم بھی ہیں، خصوصاً حکیم نورالدین قادیانی وہ بھی ایسی باتوں

http://www.anti-ahmadiyya.org

کو عظیم الشان سمجھتے ہیں اگر اب بھی وہ ایسا ہی سمجھتے ہیں تو مناسب ہے کہ مناجۃ الطرب[1] ملاحظہ کریں اس میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے کہ کتنے وجوہ سے آئندہ کی خبر معلوم ہو سکتی ہے جن میں بزرگی اور ولایت اور نبوت کو کچھ دخل نہیں ہے۔

یہاں بھی لوگ جانتے ہیں اور بہت سے حضرات تجربہ بھی کر چکے ہیں کہ رمال اور جفار اور نجومی اور جوتش کے جاننے والے آئندہ کی خبریں دیتے ہیں' خصوصاً مرنے کی اور جینے کی اور نکاح ہونے کی بعض بعض اخباروں میں طبع بھی ہوتی ہیں۔

بعض اہل فراست تجربہ کار پیشگوئیاں کرتے ہیں اور بہت باتیں ان کی صحیح نکلتی ہیں پھر کیا یہ پیشگوئیاں خدا کی طرف سے ہوتی ہیں؟ کیا یہ سب بھی مقبولان خدا میں سے ہوگئے؟ اور ان کی یہ پیش خبریاں نبوت یا مقبولیت کا نشان ہوگئیں؟ ذرا سوچ کر اور خدا سے ڈر کر جواب دو۔

کچھ نئے تعلیم یافتہ بھی انہیں مان رہے ہیں' ان کی آنکھوں سے بھی یہ پردہ نہیں ہٹا افسوس۔ بھائیو! ذرا نظر کو اٹھاؤ اور آزادی کے ساتھ غور کرو' اور اگر کسی صاحب کو اب بھی توجہ نہ ہو اور مرزا قادیانی کے قول پر انہیں پختہ ایمان ہو کہ یہ عظیم الشان نشان ہے' تو وہ حضرات ملاحظہ کریں ان پیشگوئیوں میں اصل پیشگوئی وہ ہیں پانچویں اور چھٹی یعنی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک (۱) مرزا قادیانی کا زندہ رہنا اور (۲) منکوحۂ آسمانی کا ان کے نکاح میں آجانا باقی اس کی فروع ہیں کیونکہ اس کے نکاح میں آنے کے لئے یہ چھ پیشین گوئیاں کی گئی ہیں اور پھر ازالہ الاوہام (ص ۳۹۶ خزائن ج ۳ ص ۳۰۵) میں یہ الہام بیان کیا ہے کہ "انجام کار وہ نکاح میں ضرور آئے گی اور سب موانع دور ہوں گے" یہ باتیں یقینی طور سے شہادت دیتی ہیں کہ اصل پیشین گوئی کا مقصود یہی دو پیشین گوئیاں ہیں

---

[1] یہ کتاب عرب کی تاریخ ہے نوفل بن نعمۃ اللہ طرابلسی اس کا مؤلف ہے' بیروت میں چھپی ہے' مرزائیوں میں عجب اندھیر ہے کہ دنیا بھر جانتی ہے اور عام طور سے تجربہ ہو رہا ہے کہ رمال اور نجومی پیشین گوئیاں کرتے ہیں خصوصاً پنجاب کے رمال آتے ہیں اور پیشگوئیاں کرتے اور خبریں دیتے پھرتے ہیں ہم نے ایک مطبوعہ کتاب بھی پیش کی جس میں آئندہ کی خبریں دینے کا تذکرہ بتفصیل لکھا ہے مگر مرزائی آفتاب روشن کو غل مچا کر چھپانا چاہتے ہیں اور یہ لکھ رہے ہیں کہ پیشین گوئی کرنا غیب کی خبر دینا ہے اور غیب کی خبر اللہ کے سوا کوئی نہیں دے سکتا اور پھر اپنی جہالت سے قرآن کی آیت اس کی سند میں پیش کرتے ہیں' یہ صریح قرآن مجید پر الزام لگانا ہے منکرین اس بات کو دیکھ کر کس قدر قہقہہ لگائیں گے کہ کیسی صریح غلط بات قرآن میں ہے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

بیان سابق سے نہایت روشن ہو گیا کہ یہ دونوں پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں اور ان کا غلط ہو جانا ایسا عظیم الشان امر ہے کہ ان کی تمام پیشگوئیاں اور دعویٰ پایۂ اعتبار سے ساقط ہو گئے' کیونکہ ان کے ہونے پر مرزا قادیانی کو کس قدر وثوق تھا اور کس قدر اشتہاروں میں اور رسالوں میں بار بار اس کے ظہور میں آنے کو بیان کیا ہے کہ اللہ اکبر۔ اس لئے ہر طالب حق بالضرور یہی کہے گا کہ جب یہ پیشگوئی جھوٹی ہو گئی' تو اب اگر کوئی پیشگوئی مرزا قادیانی کے کہنے کے مطابق ہو جائے تو بالضرور وہ انہیں اتفاقیہ امور میں ہے جو دنیا میں کسی کے موافق اور کسی کے مخالف ہوا کرتے ہیں' یہ بھی خیال رہے کہ یہ دونوں پیشگوئیاں ان کے خلیفہ کی اس تاویل کو غلط بتاتی ہیں جس میں وہ خطاب کو عام ٹھہرا کر اپنے مرشد اور محمدی بیگم کی اولاد کو شامل کرتے ہیں چوتھی پیش گوئی بھی اپنے پورے مضمون کے لحاظ سے پوری نہیں ہوئی کیونکہ اس کا مضمون یہ ہے کہ ''دختر تا ایام بیوہ ہونے کے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔'' یہ پیشگوئی دو دعووں کی خبر دے رہی ہے' ایک یہ کہ وہ لڑکی مرزا قادیانی کی زندگی میں بیوہ ہو گی' دوسرے یہ کہ نکاح ثانی اس کا مرزا قادیانی سے ہو گا اور ہمارے پہلے بیان سے ان دونوں دعووں کا غلط ہونا ظاہر ہو گیا۔ تیسری پیش گوئی پہلی پیشگوئی کے لوازمات سے ہے' کوئی مستقل نہیں ہے' البتہ نمبر دوم کی پیشگوئی اس لئے نہایت لائق لحاظ ہے کہ مرزا قادیانی نے بار بار نہایت زور سے اپنی سچائی کا معیار اسے قرار دیا ہے' اور یہ بھی لکھا ہے کہ ''اگر اس کا ظہور نہ ہو تو میں جھوٹا اور ہر بد سے بدتر ہوں''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

شہادۃ القرآن کی مذکورہ عبارت میں اور دہم جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی ہے' کہ ''اگر احمد بیگ نے اس نکاح سے انحراف کیا تو یہ لڑکی جس دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک فوت ہو جائے گا۔'' (حوالہ گذشتہ) جب مرزا قادیانی کی یہ پیشگوئی غلط ہو گئی' اور اس لڑکی کا خاوند مرزا قادیانی سے منحرف رہا یہاں تک کہ مرزا قادیانی کی زندگی میں قریب سولہ سترہ سال کے گزر گئے (کیونکہ ۱۸۹۲ء میں اس کا نکاح ہوا ہے اور ۱۹۰۸ء میں مرزا قادیانی مرے ہیں اور اب مرے ہوئے تین برس ہو گئے اور خدا کے فضل سے اب تک وہ زندہ ہے) تو اس سچے واقعے کو اہل حق نے ظاہر کرنا شروع کیا' اس پر مرزا قادیانی نے کیسی کیسی تاویلیں کی ہیں

http://www.anti-ahmadiyya.org

اور کس قدر شور وشر اٹھایا ہے کہ خدا کی پناہ مگر آخر میں خدائے تعالیٰ نے آفتاب روشن کی طرح سچائی کو ظاہر کر دیا اور دنیا پر ظاہر ہو گیا۔ کہ مرزا قادیانی کا کہنا بالکل غلط تھا' زیادہ افسوس اس کا ہے کہ ایسی غلط پیشگوئیوں پر پردہ ڈالنے کے لئے مرزا قادیانی نے اور ان کے خلیفہ نے جناب رسول اللہ ﷺ پر بھی الزام لگانا چاہا ہے مگر ہم دکھلائیں گے کہ یہ بڑی جسارت اور محض افتراء ہے جو انہوں نے اپنے نفس کے بچانے کے لئے کیا ہے۔

خلیفہ قادیانی کے بعض اقوال کا ذکر پہلے حصے کے تتمہ میں ہو لیا ہے۔ اب مرزا قادیانی کے بعض رسائل کی عبارتیں اس پیشگوئی کے متعلق نقل کی جاتی ہیں جن سے اظہر من الشمس ہو رہا ہے کہ مرزا قادیانی کی زبان مرزا قادیانی کو جھوٹا کہہ رہی ہے۔ مرزا قادیانی کا صاف وصریح اقرار مرزا قادیانی کو کذاب ومفتری بتا رہا ہے' ان کی تحریر انہیں ہر بد سے بدتر ظاہر کر رہی ہے۔ جن کی آنکھیں ہوں وہ دیکھیں اور انصاف کریں اور یقین کر لیں کہ یہ پیشگوئی بلاشبہ غلط ہوئی' اور مرزا قادیانی کاذب ثابت ہوئے' اس کا جواب قیامت تک کسی سے نہیں ہو سکتا۔

(١) انجام آتھم (ص٣١ خزائن ج١١ص٣١) کے حاشیے میں لکھتے ہیں "میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں یہ پیشگوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی' اور اگر میں سچا ہوں تو خدائے تعالیٰ ضرور اس کو بھی ایسا ہی پورا کرے گا' جیسا احمد بیگ اور آتھم کی پیشگوئی پوری ہوگئی۔"

اے طالبان حق دوڑو اور قدرت حق کا تماشا دیکھو کس صفائی سے آفتاب صداقت چمکا ہے' اس میں شبہ نہیں کہ جب منکوحہ آسمانی کا خاوند یعنی مرزا احمد بیگ کا داماد اڑھائی سال کے اندر نہ مرا اور مسلمانوں نے شور کیا تو مرزا قادیانی نے اپنے اشتہاروں' رسالوں میں بار بار بہت زور کے ساتھ لکھا کہ "احمد بیگ کا داماد ضرور میرے سامنے مرے گا کچھ دنوں کی مہلت اسے دی گئی ہے۔" اب یہاں صاف کہہ رہے ہیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو وہ نہ مرے گا میری موت آجائے گی۔ اب تو دنیا پر ظاہر ہو گیا کہ احمد بیگ کا داماد اب تک زندہ ہے اور مرزا قادیانی کو مرے ہوئے تین برس ہو گئے اس لئے مرزا قادیانی اپنے اقرار کے بموجب جھوٹے ٹھہرے۔ کیا اب بھی جماعت مرزائیہ سچائی کے ماننے میں کوئی عذر کرے گی؟ وہ بھی خوب سمجھ لے کہ اس پیشین گوئی کے پورا ہونے

http://www.anti-ahmadiyya.org

میں کوئی شرط نہیں ہے اور اب جس کو شرط کہا جاتا ہے وہ محض فریب دیا جاتا ہے اس کی تفصیل تنزیہہ ربانی اور معیار صداقت میں دیکھئے نہایت تفصیل سے ثابت کیا ہے کہ اس پیشین گوئی کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔

(۲) اور ملاحظہ ہو ضمیمہ انجام آتھم (ص ۵۴ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸) میں لکھتے ہیں "یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی۔ (یعنی احمد بیگ کا داماد میرے سامنے نہ مرا) تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں' یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جسکی باتیں نہیں ٹلتیں۔"

حق پسند حضرات ملاحظہ کریں کہ مرزا قادیانی کا یہ قول کس صفائی سے بآواز بلند پکار رہا ہے کہ اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کے لئے کوئی شرط نہیں ہے' اس کے پورا ہونے کے لئے خدا کا سچا وعدہ ہے' یہ وعدہ جھوٹا نہیں ہوسکتا' اگر کوئی شرط ہوتی تو یہاں ضرور بیان کرتے۔

اب برادران اسلام اس پر غور کریں کہ مرزا قادیانی کو اپنے الہام کے سچے ہونے پر کس قدر وثوق ہے' اور احمد بیگ کے داماد کی موت کو خدا کا سچا وعدہ کہتے ہیں با ایں ہمہ کس صفائی سے اس وعدے کا جھوٹا ہونا ظاہر ہوگیا۔ اب اس میں کون ایماندار شبہ

۱؎ احمد بیگ کے داماد کی نسبت پہلے یہ الہام تھا کہ ڈھائی برس کے اندر مرے گا' جب اس میعاد میں وہ نہ مرا تو مرزا قادیانی نے کیسی کیسی توجیہیں کی ہیں اور متعدد تحریروں میں بہت اوراق سیاہ کئے ہیں' اور حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی کے مثل اسے ٹھہرایا ہے اور حسب ضرورت الہام میں اضافہ بھی ہوتا رہا ہے۔ رسالۂ انجام آتھم اور اس کا ضمیمہ ملاحظہ کیا جائے اس میں ۲۲ صفحے اسی بیان میں سیاہ کئے ہیں' مگر اب اظہر من الشمس ہوگیا کہ وہ سب غلط تاویلیں اور بناوٹ کی باتیں تھیں' دراصل پہلا الہام بھی ایسا ہی غلط تھا جیسا یہ دوسرا الہام باوجود ایسے سخت وثوق کے غلط ثابت ہوا۔ مقام انصاف ہے' جس الہام کو وہ اپنی صداقت کا معیار قرار دیتے ہیں جب وہ جھوٹا نکلے تو جن الہاموں کی نسبت ایسا وثوق نہیں بیان کیا گیا انہیں کون سمجھ دار الہام ربانی یقین کرسکتا ہے؟ یہ کہنا کہ اس پیش گوئی کا پورا نہ ہونا ایسا ہی ہوا جیسے حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی پوری نہ ہوئی تھی' اور باوجود وعدہ کے ان کی قوم سے عذاب ٹل گیا تھا' نص قطعی کے مضمون سے چشم پوشی کرنا ہے' کیونکہ قرآن مجید میں دو جگہ صاف مذکور ہے کہ حضرت یونس کی قوم ایمان لے آئی تھی' اور ایمان کی وجہ سے انہیں نجات ملی (قرآن مجید میں سورۂ یونسؑ اور سورۂ صافات ملاحظہ کیجئے) احمد بیگ کا داماد یا اس کی بیٹی اور بیوی تو مرزا قادیانی پر ایمان نہیں لائے۔ آخر تک وہ منکر رہے۔ پھر مرزا قادیانی کی پیشگوئی حضرت یونسؑ کی پیشگوئی کے مثل کیسے ہوسکتی ہے؟ کیا جماعت مرزائیہ میں کوئی ذی علم نہیں ہے کہ قرآن مجید دیکھ کر اس بدیہی بات کا فیصلہ کرے؟ اور مرزا قادیانی کی زبردستی کو دیکھے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

کر سکتا ہے کہ وہ وعدہ شیطانی تھا جسے مرزا قادیانی رحمانی سمجھے تھے' اب میں مرزائی جماعت سے خیر خواہانہ کہتا ہوں کہ ان اقوال پر نظر کریں' اگر مرزا قادیانی کو کسی وجہ سے انہوں نے سچا مان لیا تھا تو اب دیکھیں کہ ان ہی کے اقوال انہیں کیا کہہ رہے ہیں؟ کیا ان کے ان اقوال کو دیکھ کر کوئی سچا مسلمان انہیں سچا سمجھ سکتا ہے؟ ذرا خوف خدا دل میں لاکر جواب دیجئے گا' اور خدا کے لئے یہ نہ کہہ دیجئے گا کہ اعتراض تو اسلام پر بھی ہوتے ہیں' کیونکہ اسلام پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا' البتہ بعض متعصبوں نے نفسانی غرض سے اور بعض کم عقلوں نے بدگمانیاں کی ہیں بعض نے کم عقلی کی بنیاد پر عقلی شبہات کئے ہیں اور ان کے جواب میں خاص کر تفسیریں علمائے متقدمین نے لکھی ہیں اور متاخرین نے خاص خاص رسالوں میں ان کا جواب دیا ہے۔ اور پھر کوئی (مرزائی) دم نہیں مار سکا۔ مرزا قادیانی پر جو اعتراضات ہم کر رہے ہیں ان میں نہ نفسانی غرض کو دخل ہے اور نہ صرف عقل پر ان کی بنیاد ہے' یہ تو آسمانی فیصلہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی زبان سے کرایا ہے' یہ تو اقراری ڈگری ہے جس کا کوئی جواب نہیں ہو سکتا۔ دو اقرار تو آپ ملاحظہ کر چکے اب تیسرا اقرار دیکھئے! اسی رسالہ انجام آتھم میں اسی پیشگوئی کے متعلق مرزا قادیانی نے کئی ورق سیاہ کئے ہیں اور عربی زبان میں لکھ کر فارسی میں اس کا ترجمہ کیا ہے' اس کے آخر میں جو حاصل لکھا ہے وہ نقل کیا جاتا ہے' میں ایک طرف ان کی فارسی عبارت لکھ کر دوسری طرف اس کا ترجمہ مع کچھ شرح کے لکھوں گا۔

(۳) ''بلکہ اصل امر بر حال خود قائم است[۱] او ہیچکس باحیلۂ خود اوراردنتوان کرد۔

---

[۱] اب اگر کوئی تامل کرے تو اتنی ہی عبارت میں چھ جھوٹ مرزا قادیانی کے معلوم کرے گا ملاحظہ کر لیجئے (۱)''اصل امر بر حال خود قائم ست۔'' محض غلط' اپنے حال پر ہرگز قائم نہیں ہے بلکہ جھوٹ ثابت ہوا' (۲) ''ہیچکس باحیلۂ خود اوراردنتوان کرد۔'' یعنی احمد بیگ کے داماد کی موت کو کوئی روک نہیں سکتا'' محض غلط مسلمانوں نے اس کی درازی عمر کی دعا کی' اللہ نے قبول کی اس لئے مرزا قادیانی کا یہ جملہ غلط ہو گیا۔ (۳) خدا کی طرف سے یہ تقدیر مبرم ہے' اس کا جھوٹ ہونا اظہر من الشمس ہو گیا' اگر تقدیر مبرم ہوتی تو احمد بیگ کا داماد ضرور مرزا قادیانی کے سامنے مرتا حالانکہ مرزا قادیانی پہلے مر گئے اور وہ ہنوز زندہ ہے (۴) اس کا وقت عنقریب آنے والا ہے۔ محض غلط۔ عنقریب کیا مرزا قادیانی کی موت تک اس وقت نہ آیا۔ افسوس۔ (۵) خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ احمد بیگ کے داماد کا میرے سامنے مرنا حق ہے عنقریب تو دیکھ لے گا' یہ بھی جھوٹ نکلا اور مرزا قادیانی کی یہ جھوٹی قسم ثابت ہوئی۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں)

http://www.anti-ahmadiyya.org

واین تقدیر از خدائے بزرگ تقدیر مبرم است و عنقریب وقت آن خواہد آمد پس قسم آن خدائے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رابرائے مامبعوث فرمودہ اور ابہترین مخلوقات گر دانید کہ دین حق است، و عنقریب خواہی دید، و من این را برائے صدق خود یا کذب خود معیار می گردانم، و من نگفتم الا بعد زانکہ ازرب خود خبر دادہ شدم (انجام آتھم ص۲۲۳ خزائن ج۱۱ ص۲۲۳)

ترجمہ:۔'' اصل بات اپنے حال پر قائم ہے (یعنی احمد بیگ کے داماد کا مرزا قادیانی کے سامنے مرنا اور محمدی کا مرزا قادیانی کے نکاح میں آنا) کوئی شخص کسی تدبیر سے کوئی مٹا نہیں سکتا خدائے تعالیٰ کی طرف سے یہ تقدیر مبرم ہے جو بغیر پورے ہوئے ٹل نہیں سکتی اور اس کے پورے ہونے کا وقت عنقریب ہے۔اس خدا کی قسم ہے جس نے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو ہمارا نبی کیا، اور ساری مخلوق سے انہیں بہتر بنایا جو میں کہہ رہا ہوں وہ حق ہے، عنقریب تو اسے دیکھ لے گا یعنی احمد بیگ کے داماد کے مرنے میں جو کچھ تاخیر ہوئی وہ ایک وجہ سے ہوئی۔ مگر میرے سامنے اس کا مرجانا اس میں شبہ نہیں ہے عنقریب تو دیکھ لے گا کہ وہ میرے سامنے مر گیا اور میں اپنے سچے یا جھوٹے ہونے کی کسوٹی اسے ٹھہراتا ہوں، (اگر وہ میرے سامنے مر گیا تو میں سچا ہوں اور اگر ایسا نہ ہوا بلکہ میں اس کے سامنے مر گیا تو جھوٹا ہوں میں) اور جس امر کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے دی ہے وہی میں نے کہا ہے اس کے سوا کچھ نہیں کہا۔''

خوب یاد رہے کہ ترجمہ میں جو شرح کی گئی ہے وہ مرزا قادیانی ہی کے کلام سے لی گئی ہے، کوئی بات اپنی طرف سے نہیں ہے۔ اس قول سے پہلے انجام آتھم کو دیکھنا چاہئے بھائی مسلمان دیکھ چکے کہ یہاں مرزا قادیانی کے تین الہامی قول نقل کئے گئے ہیں پہلے میں نہایت صفائی سے اپنے جھوٹے ہونے کی یہ علامت بتا رہے ہیں کہ احمد بیگ کا داماد میرے سامنے نہ مرے بلکہ میری موت اس کے سامنے ہو۔ دوسرے میں اسی بنیاد پر اپنے آپ کو بد سے بدتر کہہ رہے ہیں تیسرے میں اس پیشگوئی کو اپنے صدق یا کذب کا معیار بتاتے ہیں یعنی اگر احمد بیگ کا داماد میرے سامنے مر گیا تو میں سچا اور اگر میں اس

(بقیہ حاشیہ) (۶) میں نے وہی کہا ہے جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے دی ہے'' جب اس پیشگوئی کا جھوٹا ہونا یقیناً ثابت ہو گیا تو معلوم ہوا کہ جو کچھ انہوں نے کہا تھا وہ شیطانی وسوسہ تھا خدا کی طرف سے ہرگز نہ تھا۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

کے سامنے مر گیا تو میں جھوٹا۔ یہ آسمانی فیصلہ ہے جو خدائے تعالیٰ نے مرزا قادیانی کی زبان سے کرایا ہے اور تمام گمراہوں کے لئے اتمام حجت ہے۔

میں تمام جماعت مرزائیہ اور بالخصوص حکیم نور الدین قادیانی سے کہتا ہوں کہ خدا کے لئے اس صاف اور روشن دلیل پر غور کریں اور یقین کر لیں کہ اس کا کوئی جواب وہ نہیں دے سکتے اور ہمارے لئے یہی فیصلہ ان کی تمام باتوں کے لئے کافی جواب ہے' ان کے تمام نشانات اس فیصلے سے بے نشان ہو جاتے ہیں ان کی تمام حجتیں تار عنکبوت کی طرح ٹوٹ جاتی ہیں۔

تھوڑی سی سمجھ اور انصاف چاہئے ذرا توجہ کیجئے! جب اس پیشگوئی کے جھوٹ ہو جانے سے مرزا قادیانی اپنے اقرار کے بموجب جھوٹے ٹھہرے تو مرزا قادیانی ہی کے قول سے ثابت ہوا کہ جس قدر نشانات انہوں نے دکھائے وہ سب جھوٹے اور جتنی حجتیں انہوں نے پیش کیں وہ ایسی تھیں جیسے جھوٹے لوگ پیش کیا کرتے ہیں خوب خیال رہے کہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ مرزا قادیانی کے کلام سے جو ظاہر ہو رہا ہے' اسے میں آپ کو دکھا رہا ہوں' دوسری طرف سے سمجھ لیجئے مجملاً کچھ بیان کئے دیتا ہوں' نشانوں کا بے نشان ہونا تو اس طرح ظاہر ہے کہ جب وہ عظیم الشان نشان جسے انہوں نے اپنے صدق یا کذب کا معیار قرار دیا تھا وہ خاک میں مل گیا تو دوسرے نشان کس شمار میں ہیں اگر کوئی پیشگوئی[1] سچی بھی ہو گی تو ایسا ہی سمجھنا چاہئے جیسے رمال اور نجومی کی باتوں میں بعض صحیح ہو جاتی ہیں۔ مرزا نے اپنا ایک الہام عربی میں بیان کر کے فارسی میں اسکا ترجمہ لیا ہے' ان کی عبارت نقل کر کے اس کا نتیجہ بیان کرتا ہوں۔

(۴) قال کذبوا بآیاتی وکانوا بھا مستھزئین فسیکفیکھم اللہ ویردھا الیک لا تبدیل لکلمات اللہ ان ربک فعال لما یرید فاشارفی لفظ فسیکفیکھم اللہ الی انہ یرد بنت احمد الی بعد اھلاک الما نعین وکان اصل المقصود الا

---

[1] یہ میں نے فرضی طور سے کہا ہے ورنہ صحیح امر یہی ہے کہ ان کی کوئی صاف پیشین گوئی سچی نہیں ہوئی۔ یہ کہنا کہ مرزا قادیانی کی سینکڑوں پیشین گوئیاں سچی ہوئیں اور ہو رہی ہیں محض غلط ہے کوئی مقابلہ پر آ کر ثابت کرے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

ھلاک وتعلم انہ ھوا لملاک و اماتر ویجھا ایای بعد اھلاک الھا لکین و الھالکات فھو لا عظم الایۃ فی عین المخلوقات.

گفت ایں مردم مکذب آیات من ہستند و بدانہا استہزامی کنند پس من ایشان‌را نشانے خواہم نمود و برائی تو این ہمہ را کفایت خواہم شد و آں زن را کہ زن (ـ) احمد بیگ را دختر است باز بسوئے تو واپس خواہم آورد یعنی چونکہ او از قبیلہ بباعث نکاح اجنبی بیرون شدہ باز بہ تقریب نکاح تو بسوئے قبیلہ رو کردہ خواہد شد در کلمات خدا و وعدہائے او ہیچ کس تبدیل نتوان کرد و خدائے تو ہر چہ خواہد ان امر بہر حالت شدنی است ممکن نیست کہ در معرض التوا بماند پس خدا تعالٰی بلفظ فسیکفیکھم اللہ بسوئے این امر اشارہ کرد کہ[۲] او دختر احمد بیگ را بعد میرانیدن مانعان بسوی من واپس خواہد کرد و اصل[۳] مقصود میرانیدن بود و تو میدانی کہ ملاک این امر میرانیدن است و بس۔

(انجام آتھم ص۲۱۶‘۲۱۷ خزائن ج۱۱ص ایضاً)

اس کلام سے کئی باتیں ثابت ہوئیں (اول) خدائے تعالٰی کا حتمی وعدہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی خاص مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی (دوم) جو اس نکاح کے روکنے والے ہیں وہ ہلاک ہوں گے۔ روکنے والوں میں ان کی پہلی بیوی اور دو بیٹے تھے اور اس

---

[۱] الہام کے جو الفاظ مرزا قادیانی نے بیان کئے ہیں ان میں کوئی لفظ نہیں ہے جس کا یہ ترجمہ ہے۔۱۲۔
[۲] جماعت مرزائیہ اس جملہ پر خوب غور کرے اور بتائے کہ وہ دختر واپس کیوں نہ آئی اور اس کے روکنے والے کیوں نہ مرے؟ مرزا قادیانی ابھی کہہ چکے ہیں کہ خدا کی باتوں میں تغیر تبدل نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ خدا کی بات تھی یعنی الہام خداوندی تھا تو بدل نہیں سکتا تھا جب بدل گیا تو یقیناً معلوم ہوا کہ خدا کی طرف سے یہ الہام نہ تھا بلکہ مرزا قادیانی کی دلی آرزو تھی جسے وہ الہام سمجھے اسی پر ان کے اور الہاموں کو قیاس کرنا چاہئے اگر یہ خدا کی طرف سے الہام ہوتا تو خدا اپنے رسول کو کبھی جھوٹا نہ کرتا۔ احمد بیگ ضرور مرتا اور وہ لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں ضرور آتی۔ (ـ) یہ جملہ ان کی کتاب میں اسی طرح ہے۔[۳] خوب خیال رہے کہ عربی اور فارسی دونوں میں الہام کا اصلی مقصود احمد بیگ کے داماد وغیرہ کا مرنا مرزا قادیانی بیان کرتے ہیں اور وہی نہ پایا گیا‘ پھر مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے میں کیا تامل رہا؟

http://www.anti-ahmadiyya.org

عورت کا شوہر بڑے روکنے والے یہی لوگ تھے' ان میں سے کوئی نہیں مرا حالانکہ اصل مقصود انکا مرنا تھا بلکہ مرزا قادیانی خود تشریف لے گئے (سوم) خدائے تعالیٰ کے وعدے میں تبدیلی نہیں ہوسکتی اور نہ اس میں التوا ممکن ہے۔ کہئے خلیفہ قادیان آپ کے مرشد تو[1] یَعِدُ وَلاَ یُوْفِیْ کے خلاف کہہ رہے ہیں یعنی خدائے تعالیٰ کا یہ جو وعدہ ہے کہ احمد بیگ کی لڑکی مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی' اس میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا اور نہ اس میں تاخیر و التوا ہوسکتا ہے' الغرض اس کلام سے وہ تاویلیں محض غلط ہوگئیں' جو مرزا قادیانی کے خلیفہ وغیرہ اس جھوٹی پیشگوئی کے بنانے میں اب کیا کرتے ہیں اور کبھی خدا پر الزام لگانا چاہتے ہیں اور کبھی اس کے رسول پر جس کا ذکر پہلے حصے کے تتمہ میں کیا گیا' اب دیکھنا چاہئے کہ پیشگوئیاں اور کتنے قول ان کی غلط ہوئے' (۱) مثلاً احمد بیگ کی لڑکی ان کے نکاح میں نہیں آئی' (۲) احمد بیگ کا داماد ان کے روبرو نہیں مرا' (۳) ان کی پہلی بیوی نہیں مری' (۴) ان کے بیٹے زندہ موجود ہیں' (۵) جس قدر الہامی وعیدیں اس کے والدین وغیرہ کے لئے بیان کی تھیں وہ سب جھوٹی ثابت ہوئیں اب اس کہنے میں کیا تامل ہوسکتا ہے کہ توریت کے مطابق مرزا قادیانی جھوٹے نبیوں میں ہوئے کیونکہ توریت[2] کے استثنا باب ۱۸ میں ہے ''لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جس کے کہنے کا میں نے اسے حکم نہیں دیا تو وہ نبی قتل کیا جائے (یعنی مثل قصاص کے توریت میں یہ بھی ایک حکم ہے) اور اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہیں' تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کہے اور جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو تو بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔''

---

[1] خلیفہ قادیان نے غلط پیشگوئیوں کے جواب میں بعض بزرگوں کا یہ قول نقل کیا ہے یَعِدُ وَلاَ یُوْفِیْ اور اس کا ترجمہ انہوں نے اس طرح کیا ہے کہ خدائے تعالیٰ وعدہ کرتا ہے اور بعض وقت پورا نہیں کرتا۔ اس کا حاصل یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ بعض وقت جھوٹ بول دیتا ہے (نعوذ باللہ) مگر مرزا قادیانی یہ کہہ رہے ہیں کہ خدا کے وعدے میں تغیر و تبدل نہیں ہوسکتا اب خلیفہ قادیان کو اس کے خلاف نہیں کہنا چاہئے۔ الحاصل خلیفہ قادیان نے تو چاہا تھا کہ خدائے قدوس پر الزام آئے تو آئے مگر مرزا قادیانی الزام سے بری رہیں اب خود مرزا قادیانی نے اپنے خلیفہ کے قول کو غلط ٹھہرا دیا وللہ الحمد۔ [2] توریت کے اس بیان سے ظاہر ہوا کہ یہ قول کہ میرا نکاح ہوگا مرزا قادیانی کا گستاخانہ قول ہے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

مذکورہ پیشگوئی کے متعلق ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ (خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷) میں ایک قول اور بھی لائق ملاحظہ ہے:۔ ''چاہئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے' بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا' (۱) اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے (۲) اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ (۳) ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی۔ (۴) اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی (۵) اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کردیں گے ناظرین ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ اس قول میں بھی کس زور سے مذکورہ پیشگوئی کی صداقت کو مرزا قادیانی ظاہر کر رہے ہیں مگر غیظ وغضب کی انتہا نہیں ہے' تہذیب وشائستگی بھی لائق دید ہے جَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ پر عمل کرنے والے اپنے مرشد کو دیکھیں کہ ان کا کلام مناظرہ مونگیر سے کتنے دنوں پہلے کا ہے۔

اب ہم جماعت مرزائیہ سے دریافت کرتے ہیں کہ جن باتوں کے پورا ہو جانے پر مرزا قادیانی نے یہ پانچ جملے مخالفین کے لئے کہے تھے' اور اب نہایت صفائی سے ظاہر ہو گیا کہ وہ باتیں پوری نہ ہوئیں اور اعلانیہ طور پر غلط ثابت ہوئیں تو اب ان پانچوں جملوں کا مصداق ان کے نزدیک کون ہے؟ مرزا قادیانی یا ان کی جماعت امر حق کے اظہار میں کچھ شرم نہ کریں' ہمارے نزدیک تو اس وقت ان کی جماعت زیادہ مستحق ہے' ذرا انصاف کا آئینہ سامنے رکھ کر اپنے چہروں کو ملاحظہ کریں اگر وہ ذرا غور کریں گے تو ان کے کانشنس ان کی اندرونی سچائی (اگر کچھ ہے) تو بے اختیار کہہ اٹھیں گی ہم ابدی حیات سے محروم رہے' فریب کی تلوار نے ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا' غلط فہمی اور ندامت کے داغ نے چہروں کو مسخ کر دیا۔ یہ جماعت ان جملوں کی زیادہ مستحق اسلئے ہے کہ باوجود اس بدیہی ثبوت کے حق کی طرف رجوع نہیں کرتی اور جھوٹ کو مان رہی ہے' مرزا قادیانی کو شیطانی الہاموں کے دھوکے میں ایسا کہہ گئے اور دنیا سے چل بسے' اور اگر انہیں انکار ہے اور ظاہر میں ضرور ہو گا تو اس کی وجہ بتائیں اور خوب سوچ سمجھ کر بتائیں' مگر ہم کہتے ہیں کہ نہیں بتا سکتے نہیں بتا سکتے' ان کے مخالفین کی سچائی تو خدائے تعالیٰ نے دنیا پر ظاہر کر دی اور کسی خارجی دلیل سے نہیں' مرزا قادیانی کی زبان سے ان کے اقرار سے' اور ایک اقرار سے

http://www.anti-ahmadiyya.org

نہیں، متعدد اقراروں سے، پھر اب سوا ان کی جماعت کے اور کون مستحق ہو سکتا ہے۔

اب میں ایک اور قول مرزا قادیانی کا اسی پیشگوئی کے متعلق ناظرین کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں جسے دیکھ کر انہیں حیرت ہو جائے گی کہ مرزا قادیانی کے اقوال کس کس طرح کے ہوتے ہیں اور ان کی کیا حالت ہے لکھتے ہیں "یہ پیشگوئیاں کچھ ایک دو نہیں بلکہ اسی قسم کی سو سے زیادہ پیشگوئیاں ہیں جو کتاب تریاق القلوب میں درج ہیں پھر ان سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا اور بار بار احمد بیگ کے داماد یا آتھم کا ذکر کرنا کس قدر مخلوق کو دھوکا دینا ہے" (تحفہ گولڑویہ ص ۳۹ خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

ملاحظہ کیا جائے جس نشان کو خود ہی بہت عظیم الشان بتایا، جس کے ہونے یا نہ ہونے کو اپنے سچے یا جھوٹے ہونے کی علامت ٹھہرائی جس کا برسوں سے انتظار ہوتا رہا ہے مرزا قادیانی اب مسلمانوں کی توجہ کو اس طرف سے ہٹانا چاہتا ہے، یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ اس نشان کے ہونے میں انہیں بھی تردد ہو گیا ہے، انتظار کرتے کرتے عرصہ ہو گیا اور تاویلیں کرتے کرتے اور باتیں بناتے بناتے بھی تھک گئے ہوں گے۔ دیکھنے کے لائق یہ بات ہے، کہ یا تو اس پیشین گوئی پر اس قدر زور و شور یا اس قدر کمزوری تریاق القلوب میں جو پیشگوئیوں کا تھیلہ بتایا جاتا ہے وہ سب ادھر گیا، اب اس کا ذکر کرنا نہایت شرم کی بات ہے، جب ان کا عظیم الشان نشان غلط نکلا اور اپنے اقرار سے مرزا قادیانی جھوٹے ثابت ہوئے تو وہ تھیلہ ان نجومی اور رمالوں کے تھیلے کی طرح ہوا جو کچھ پیش گوئی کر کے لوگوں سے کچھ لے لیا کرتے ہیں، یہ خوب یاد رہے کہ پیشین گوئی کرنا اور اس کی پیشین گوئی کا سچا ہو جانا اس کے سچے ہونے کی ہرگز دلیل نہیں ہے، کسی نبی نے اپنی صداقت کا معیار پیشین گوئیوں کو نہیں بتایا ہے، البتہ پیشین گوئی کا جھوٹا ہو جانا مدعی کے کاذب ہونے کی دلیل ہے اس لئے مرزا قادیانی اپنے قول کے بموجب کاذب ہوئے۔

جناب رسول اللہ (ﷺ) پر مرزا قادیانی کا غلط الزام

مرزا قادیانی کی سخن سازی اور بیباکی کی حد ہو گئی، کہ اپنے اوپر سے الزام اٹھانے کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ پر غلط پیشگوئی کا الزام عمدہ پیرایہ سے لگانا چاہتے ہیں ملاحظہ ہو لکھتے ہیں۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

''اس کی ایسی مثال ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔ اور حدیبیہ کی پیشگوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت انداز کردہ پر پوری نہ ہوئی۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۴۰ خزائن ج۱۷ ص۱۵۴)

بھائیو! اس مثال کی اصلی حالت کو دیکھو پھر مرزا قادیانی کے بیان کو ملاحظہ کرو کہ وہ مخلوق کو کیسا صریح دھوکا دے رہے ہیں ۶ ہجری میں جناب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کا ارادہ کیا۔ یہ وہ وقت ہے کہ ابھی مکہ معظمہ کفار مشرکین کے قبضے میں ہے' مگر وہ اپنے مذہبی خیال سے کسی حج اور عمرہ کرنے والے کو روکتے نہ تھے' اور چار مہینوں میں یعنی شوال ذیقعدہ ذی الحجہ اور رجب میں لڑائی کو منع جانتے تھے' اسی وجہ سے آپؐ نے ماہ ذی قعدہ میں عمرہ کا ارادہ کیا' اور تشریف لے چلے آپؐ کے ہمراہ چودہ پندرہ سو صحابہؓ ہو لئے' اب حدیبیہ پہنچ کر یا روانگی سے قبل آپؐ نے خواب دیکھا کہ ہم مع تمام اصحاب کے بلا خوف و خطر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے ہیں' اور ارکان حج ادا کئے ہیں۔ یہ آپ کا خواب ہے کوئی الہامی پیش گوئی نہیں ہے اس خواب میں کوئی قید اور کسی وقت کی تعیین نہ بطور اندازہ بیان کی گئی ہے نہ حتمی طور پر کوئی بات کہی گئی ہے۔ یہ خواب آپؐ نے اصحابؓ سے بیان فرمایا' چونکہ حضور انور ﷺ اس سال عمرے کا ارادہ فرما رہے تھے اور انبیا علیہم السلام کا خواب تو سچا ہوتا ہی ہے۔ اس لئے بعض اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم کو یہ یقین ہوا' کہ اسی سال ہم بلا خوف و خطر مکہ معظمہ میں پہنچیں گے اور حج کریں گے انہیں یہ خیال نہیں رہا کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے وقت کی تعیین نہیں فرمائی مقام حدیبیہ میں جب آپؐ پہنچے تو کفار مانع ہوئے' مگر کچھ شرائط کے ساتھ اس پر صلح ہو گئی کہ اس سال نہ جائیں' آئندہ سال آ کر عمرہ کریں' حضور انور ﷺ نے حدیبیہ سے لوٹنے کا ارادہ کیا حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ حضرت (ﷺ) آپؐ نے تو فرمایا تھا کہ ہم خانہ کعبہ میں جائیں گے اور طواف کریں گے' یعنی آپؐ نے اپنا خواب بیان فرمایا تھا' حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں' ہم نے کہا تو تھا مگر کیا یہ کہا تھا کہ اسی سال ہم داخل ہوں گے؟ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ''نہیں'' حضور انور ﷺ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ میں داخل ہو گے اور طواف کرو گے یعنی ہمارے خواب کا ظہور کسی وقت ہو گا۔ یہ روایت صحیح بخاری باب الشروط فی الجہاد میں ہے' خدائے تعالیٰ نے آئندہ سال میں اس کا ظہور دکھایا' اور پھر ایک سال کے بعد فتح مکہ ہوئی اور نہایت کامل

http://www.anti-ahmadiyya.org

طور سے اس پیشین گوئی کی صداقت کا ظہور ہوا' غرض یکہ دو برس کے اندر وہ پیشین گوئی کامل طور سے پوری ہوگئی۔

یہاں یہ معلوم کر لینا بھی ضروری ہے کہ ۶ ہجری میں جو حضور انور ﷺ نے عمرہ کا ارادہ کیا تھا اس ارادہ کا باعث آپ کا خواب تھا' یا صرف عمرہ کا شوق اور وہاں کے کفار کی حالت کا معلوم کرنا کامل تحقیق اس کی شہادت دیتی ہے' کہ عمرہ کرنے کا خیال اس کا باعث ہوا' کیونکہ کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ خواب کا دیکھنا اس سفر کا باعث ہوا' صحیح روایت تو یہی ہے کہ حدیبیہ پہنچ کر حضور انور ﷺ نے وہ خواب دیکھا تھا' اس کی صحت بہ لحاظ راوی کے اور باعتبار ناقلین کے بہر طرح ثابت ہوتی ہے' اس کے راوی مجاہدؒ ہیں جو حضرت عبداللہؓ ابن عباسؓ کے شاگرد رشید اور نہایت ثقہ ہیں' اور اس روایت کو اکثر مفسرین اور محدثین نے نقل کیا ہے' تفسیر درمنثور میں اس روایت کو پانچ محدثین سے اس طرح نقل کیا ہے کہ

عن مجاهد قال اری رسول الله ﷺ وهو بالحديبية انه يد خلی مكته هو واصحابه امنين. (درمنثور ج۶ ص۸۰)

''مجاہد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں تشریف فرما تھے کہ آپؐ نے خواب دیکھا کہ آپؐ اور آپؐ کے اصحاب بے خوف وخطر مکہ معظمہ میں داخل ہوئے ہیں''

تفسیر جامع البیان طبری' اور فتح الباری' اور عمدۃ القاری' اور ارشاد الساری میں بھی یہی ہے کہ حضور انور ﷺ نے حدیبیہ میں یہ خواب دیکھا۔ غرض یہ کہ اس وقت نو کتابوں سے اس دعویٰ کا ثبوت دیا گیا جس روایت میں یہ آیا ہے کہ مدینہ پاک میں حضور انور ﷺ نے یہ خواب دیکھا وہ روایت ضعیف ہے علاوہ اس کے ضعیف ہونے کے اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضور انور ﷺ کا وہ سفر اس خواب کیوجہ سے ہوا اس کی تحقیق جدا گانہ رسالہ میں کی گئی ہے' اس مختصر بیان سے یہ ثابت ہو گیا کہ مرزا قادیانی کا یہ الزام کہ حدیبیہ والی پیشین گوئی وقت انداز کردہ پر پوری نہ ہوئی محض غلط ہے رسول اللہ ﷺ نے اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کے لئے کسی وقت کسی طرح کوئی بیان نہیں فرمایا۔ اب ہمارے برادر اس واقعہ کو مرزا قادیانی کی پیشین گوئی سے ملائیں جسے وہ اپنے دعویٰ کا عظیم

http://www.anti-ahmadiyya.org

الشان نشان بتا رہے ہیں جس کی نسبت بار بار کہا کہ اگر اس کا ظہور نہ ہوا تو میں جھوٹا ہوں۔" اور حضور انور ﷺ نے صرف اپنا خواب بیان کیا تھا اور بطور تعبیر بھی اس کے ظہور کا کوئی وقت کسی طرح بیان نہیں فرمایا تھا' آپ کا سفر کرنا اور ذوالحلیفہ پہنچ کر احرام باندھنا اس کی دلیل ہرگز نہیں ہے کہ آپؐ کے خیال میں یہ تھا کہ اس خواب کی تعبیر اسی سال ظہور میں آئے گی' بلکہ احرام باندھنا اس کی دلیل ہے کہ اس کی تعبیر اس وقت ظہور میں نہیں آئے گی پھر یہاں کسی شریر کو کس طرح گنجائش مل سکتی ہے' کہ وہ کہے یہ پیشگوئی وقت انداز کردہ پر پوری نہ ہوئی؟

یہاں اول تو الہامی پیشگوئی نہ تھی اور جس قسم کی پیشین گوئی تھی وہ پوری ہوئی اور ہر طرح پوری ہوئی' اب اس خواب کو اپنی اس پیشگوئی کے مثل ٹھہرانا جس کی میعاد پہلے اڑھائی برس بیان کی پھر اس کو خوب مشتہر کیا جب وہ میعاد گزر گئی اور احمد بیگ کا داماد نہ مرا اور مسلمانوں نے کہنا شروع کیا تو مرزا قادیانی بڑے زور وشور سے باتیں بناتے رہے اور اس کے وقوع میں آنے کا یقین ولاتے رہے' چنانچہ چار قول ان کے بھی نقل کئے گئے' مگر پندرہ یا سولہ برس کے بعد مرزا قادیانی اس جہان سے تشریف لے گئے اور اس کا ظہور نہ ہوا۔

بھائیو! انصاف سے کہو کہ یہ خلقت کو گمراہ کرنا نہ ہوا کہ اپنی جھوٹی پیشگوئی پر پردہ ڈالنے کے لئے رسول اللہ ﷺ پر یہ افتراء کیا کہ حدیبیہ میں آپؐ نے پیشگوئی کی تھی اور وہ وقت انداز کردہ پر پوری نہ ہوئی' اس کو خوب یقین کرنا چاہئے کہ اس کا کوئی جواب نہیں ہوسکتا۔

رسول اللہ ﷺ کے خلاف مرزا قادیانی کی روش

مرزا قادیانی کے خیالات اور ان کی باتیں انبیائے کرام کی روش کے خلاف ہیں' ایک یہ امر نہایت لائق توجہ ہے جس سے سچے اور جھوٹے میں ایک لطیف فرق دانشمند حضرات سمجھ سکتے ہیں۔ (۱) جناب رسول اللہ ﷺ نے کسی پیشگوئی یا معجزے کی نسبت نہیں فرمایا کہ یہ میری نبوت کی دلیل ہے' اگر اس کا ظہور نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں جیسا مرزا قادیانی

http://www.anti-ahmadiyya.org

کہہ رہے ہیں' وہاں تو آپؐ کی ذات مبارک' آپؐ کے صفات حمیدہ' آپؐ کے حالات جمیلہ' آپؐ کی ہدایات جلیلہ آپؐ کی نبوت کی روشن دلیلیں تھیں' جو کسی حق پرست پر پوشیدہ نہیں رہ سکتیں وہاں کسی خارجی اسباب کی حاجت نہ تھی' (۲) نشانات و معجزات بہت کچھ ہوئے مگر کسی منکر یا طالب معجزہ کے سامنے آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے دو ہزار یا تین ہزار یا اس قدر معجزے دکھائے ہیں تم ان پر نظر کرو' قرآن مجید دیکھو کہ جب منکرین نے معجزہ طلب کیا ہے تو گویا انکار ہی کیا ہے نہ گزشتہ کسی معجزے کا حوالہ دیا ہے نہ آئندہ کسی خرق عادت کا وعدہ فرمایا ہے' مثلاً سورۂ بنی اسرئیل ۹۳ میں ہے کہ کفار نے کئی معجزے طلب کئے ان کے جواب میں ارشاد خداوندی ہے۔ ''قُلْ سبحان ربی هل كنت الا بشرا رسولا o'' ''یعنی اے محمد (ﷺ) کہہ دے کہ اللہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔ (تم جو عیب اس پر لگانا چاہتے ہو وہ نہیں لگ سکتا) اور میں ایک انسان ہوں اور خدا کا رسول ہوں۔'' مرزا قادیانی کی روش اس کے بالکل برعکس ہے' ذرا سی کوئی کوئی بات ان کے حسب خواہ ہوگئی' بس اخباروں میں' اشتہاروں میں' رسالوں میں اس کا غل مچ گیا کہ یہ نشان ہوا۔ یہ کرامت ہوئی' اور جب کوئی بات کہنے کے مطابق نہ ہوئی تو تاویلیں چلیں اور تاویلیں بھی ایسی جنہیں کوئی حق پسند قبول نہیں کر سکتا' اور مسلمانوں پر سخت کلامی شروع ہوگئی۔ قادیانی جماعت سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہی منہاج نبوت ہے؟

(۳) جناب رسول اللہ ﷺ نے جو خواب دیکھا تھا اس کا ظہور دوسرے ہی سال میں ہوگیا' اور مرزا قادیانی نے جو الہامی پیشگوئی کی تھی اس کا ظہور ان کے مرتے وقت تک نہ ہوا۔ حالانکہ پندرہ سولہ برس تک اس پیشگوئی کے بعد جیتے رہے' اور اس کے ظہور میں آنے کا یقین دلاتے رہے۔

اب میں طالبین حق کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں خوب خیال کریں کہ شروع رسالے سے یہاں تک مرزا قادیانی کے کتنے الہامات جھوٹے ثابت ہوئے اور ایسا ثبوت جس میں کسی طرح کا شک و شبہہ نہیں ہوسکتا۔ ان الہامات کا شمار کرنا آپ کے حوالے کرتا

---

[1] اس کی شرح خلعۃ الہنود میں مولانا سید حسین شاہ مرحوم نے خوب کی ہے یہ کتاب جواب ہے اندرمن کی کتاب تحفۃ الاسلام کا' لائق دید ہے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہوں اب آپ ہی فرمایئے کہ جو شخص اس قدر اعلانیہ جھوٹ خدائے تعالیٰ پر باندھے رسول اللہ ﷺ پر افتراء کرے، جس کے حالات ایسے ہوں جن کا ذکر پہلے حصے میں ہوا وہ برگزیدۂ خدا یا رسول و نبی ہو سکتا ہے؟ کوئی ایماندار اس کا اقبال نہیں کر سکتا' بلکہ بے اختیار کہہ اٹھے گا کہ ایسا شخص برگزیدۂ خدا ہرگز نہیں ہو سکتا' اگرچہ کتنا ہی بڑا علامہ کیوں نہ ہو' یہاں تک مرزا قادیانی کے عظیم الشان نشان کا خاتمہ ہو گیا' اور قدرت خدا نے دکھا دیا کہ وہ ایک نشان عظیم ہے' مرزا قادیانی کے حالات ظاہر کرنے کا۔ اور ایسا نشان ہے کہ خاص و عام جاہل و عالم' جس کو حق طلبی ہے وہ اس رسالے کو دیکھ کر بے تامل کہہ دے گا کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ غلط تھا' اور اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ بڑے شد و مد سے انہیں اپنے جھوٹے ہونے کا اقبال ہے' اس نشان کے متعلق اس کا ذکر کرنا باقی ہے' کہ مرزا احمد بیگ ان کی پیش گوئی کے مطابق مرے' یعنی مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ اس لڑکی کا باپ تین سال کے اندر مر جائے گا اور ایسا ہی ہوا کہ چار مہینے یا چھ مہینے کے بعد وہ مر گئے' اس کے جواب دینے کی ضرورت تو نہیں ہے مگر شاید کسی کو خلجان رہ جائے' اس لئے کہتا ہوں متوجہ ہو کر سنئے۔ اول...... احمد بیگ کے داماد کے متعلق پیشگوئی جھوٹی ہوئی جو اسی الہام کا ایک جزا تھی' اور ظاہر ہو گیا کہ وہ رحمانی الہام نہ تھا' تو اس کا دوسرا جز کیونکر رحمانی ہو سکتا ہے؟۔ دوم...... جب مرزا قادیانی کے اقرار سے ان کا جھوٹا ہونا ثابت ہو گیا تو اب کوئی پیشگوئی ان کی حقانیت کی لئے پیش کرنا فضول ہے بلکہ یہ سمجھ لینا چاہئے کہ بہت قسم کے لوگ پیشگوئی کرتے ہیں' جن کا ذکر بار بار ہو چکا ہے ویسے ہی یہ بھی ہیں۔ سوم...... اگر کوئی

۱مرزا قادیانی نے (حقیقت الوحی ص ۱۸۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۴) وغیرہ میں مرزا احمد بیگ کے مرنے کے بعد بار بار یہ لکھا ہے کہ "اس پیش گوئی کی دو ٹانگ تھیں ایک ٹوٹ گئی ایک باقی ہے" غرض یہ کہ ان دونوں پیشگوئیوں کا ایک ہی الہام سے ہونا مرزا قادیانی کے کلام سے ظاہر ہے لہٰذا ایک کا جھوٹا ہو جانا اور دوسرے کو بھی ساقط الاعتبار کرتا ہے' مرزا قادیانی نے احمد بیگ کے مرنے کے بعد جب اپنی صداقت کا اظہار زور و شور سے کیا تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے پچاس سوالات جرح کے کئے تھے جس کا جواب اس وقت تک دیکھا سنا نہیں گیا' رسالہ "اشاعۃ السنۃ" جلد ۱۵ نمبر ۱ اور ۲ دیکھنا چاہئے' مگر جو کچھ اس رسالے میں لکھا گیا ہے وہ کافی ہے کیونکہ اس میں آسمانی فیصلہ کا اظہار ہے اور ایسے فیصلے کے بعد سوالات جرح کی ضرورت نہیں۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

انصاف سے غور کرے تو ان باتوں کے قطع نظر وہ معلوم کر لے گا کہ احمد بیگ کی موت مرزا قادیانی کی پیشگوئی کے مطابق نہیں ہوئی' کیونکہ مرزا قادیانی نے کہا ہے کہ تین سال کے اندر احمد بیگ مر جائے گا' اردو کے محاورے کے موافق اگر احمد بیگ دو سال کے بعد تین سال کے اندر مرتا اس وقت یہ کہنا صحیح ہو سکتا تھا کہ پیشگوئی کے مطابق اس کی موت ہوئی اور جب وہ چار یا چھ ماہ میں مر گیا تو کوئی فہمیدہ محاورہ دان منصف مزاج نہیں کہہ سکتا کہ پیشین گوئی کے مطابق مرا' البتہ اگر یہ پیشگوئی ہوتی کہ ایک سال کے اندر مر جائے گا' اس وقت کہہ سکتے تھے کہ احمد بیگ کی موت پیشگوئی کے مطابق ہوئی ہے' اس کے علاوہ ایک نہایت روشن بات مرزا قادیانی کے الہام سے ثابت ہوتی ہے' کہ احمد بیگ کی موت پیشین گوئی کے مطابق نہیں ہوئی' کیونکہ الہام میں کہا گیا کہ احمد بیگ تین سال کے اندر فوت ہو' اور اس کے داماد کے لئے کہا گیا کہ اڑھائی سال کے اندر فوت ہو' نہایت ظاہر ہے کہ احمد بیگ کے مرنے کے لئے زیادہ میعاد بیان ہوئی' اور اس کے داماد کی اس سے کم' اس کمی اور بیشی کے لئے کوئی وجہ نہیں ہو سکتی بجز اس کے کہ جس کی میعاد کم ہے وہ پہلے مرے گا اور جس کی میعاد زیادہ ہے وہ بعد کو مرے گا' یعنی اڑھائی برس کے بعد جب یہ نہ ہوا تو یقیناً احمد بیگ کی موت پیشین گوئی کے مطابق نہیں ہوئی' اس کے بھی علاوہ ہم یہ کہتے ہیں کہ اسی کے ساتھ اس کے داماد کے موت کی پیشین گوئی کی تھی وہ تو یقیناً جھوٹی ہوئی' پھر وہ پیشین گوئی بھی کیسی کہ برسوں اس کا الہام ہوتا رہا' پہلے اس کے موت کے لئے اڑھائی برس کی قید لگائی جب وہ غلط ہو گئی تو کتنے برسوں تک کہتے رہے کہ وہ میرے سامنے مرے گا' پھر اس میں کیسی کیسی دعائیں اس کی موت کے لئے مرزا قادیانی نے مانگی ہوں گی' شب کو کس کس طرح روئے اور گڑگڑائے ہوں گے' اس خیال سے کہ میں کہیں جھوٹا نہ ہو جاؤں مگر کچھ نہ ہوا اور مرزا قادیانی جھوٹے ٹھہرے ان باتوں کو خیال کر کے کوئی عاقل کہہ سکتا ہے کہ احمد بیگ کی موت مرزا قادیانی کے قول کی تصدیق ہے؟ ہرگز نہیں۔

الحاصل! مرزا قادیانی نے اپنی صداقت ثابت کرنے کے لئے جس کو نہایت ہی عظیم الشان نشان ٹھہرایا تھا جس کے ہونے پر انہیں نہایت ہی وثوق تھا وہ بالکل غلط نکلا اور جتنی پیشین گوئیاں اس کے متعلق تھی سب جھوٹی ثابت ہوئیں۔

الغرض! پیشین گوئی کا بیان تو ہو لیا مگر میں دیکھتا ہوں کہ بعض اہل علم ان کی

http://www.anti-ahmadiyya.org

لیاقت علمی اور تفسیر دانی کو بہت مانتے ہیں' اور ان کی دلیلوں کی وقعت کرتے ہیں' اس لئے ان کی خیر خواہی اس پر مجبور کرتی ہے کہ اس رسالے کے مناسب ان کی علمی لیاقت اور تفسیر دانی کا نمونہ بھی دکھایا جائے' اور اسی نمونے میں اس دلیل پر گفتگو کی جائے' جسے مرزا قادیانی اپنی صداقت میں پیش کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی کی دوسری عظیم الشان دلیل کا پامال ہونا

ان دلیلوں میں سب سے زیادہ قوی اور عام فہم دلیل وہ ہے جو اس نے یوں لکھی ہے ''میرے دعویٰ الہام پر پورے بیس برس گزر گئے اور مفتری کو اس قدر مہلت نہیں دی جاتی......پھر کیا اسی خدائے تعالیٰ کی عادت ہے' کہ ایسے کذاب بے باک اور مفتری کو جلد نہ پکڑے یہاں تک کہ اس افتراء پر بیس برس سے زیادہ عرصہ گزر جائے کون اس کو قبول کر سکتا ہے کہ وہ پاک ذات جس کے غضب کی آگ وہ صاعقہ ہے کہ ہمیشہ جھوٹے ملہموں کو بہت جلد کھاتی رہی ہے' اس لمبے عرصے تک اس جھوٹے کو چھوڑ دے جس کی نظیر دنیا کے صفحہ میں مل ہی نہیں سکتی ......ایک تقویٰ شعار آدمی کے لئے یہ کافی تھا' کہ خدا نے مجھے مفتریوں کی طرح ہلاک نہیں کیا بلکہ میرے ظاہر اور میرے باطن اور میرے جسم اور میری روح پر وہ احسان کئے جن کو میں شمار نہیں کر سکتا۔'' (انجام آتھم ص۴۹۔۵۰ خزائن ج۱۱ص ایضاً)

پھر لکھتے ہیں ''کیا یہ بات تعجب میں نہیں ڈالتی کہ ایسا کذاب اور دجال اور مفتری جو برابر بیس برس کے عرصے سے خدائے تعالیٰ پر جھوٹ باندھ رہا ہے اب تک کسی ذلت کی مار سے ہلاک نہ ہوا اور کیا یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی کہ جس سلسلے کا تمام مدار ایک مفتری کے افتراء پر تھا وہ اتنی مدت تک کسی طرح چل نہیں سکتا تھا۔ توریت و قرآن شریف دونوں گواہی دے رہے ہیں کہ خدا پر افتراء کرنیوالا جلد تباہ ہو جاتا ہے۔''

(انجام آتھم ص۶۳ خزائن ج۱۱ص ۶۳)

یہاں جو اقوال نقل کئے گئے ان سے تو صاف ظاہر ہے کہ جھوٹے کو بیس برس تک مہلت نہیں مل سکتی اور (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۶ خزائن ج۱۷ص۴۲) میں ۲۳ برس میعاد بیان کی ہے' مرزا قادیانی کا یہ دوسرا قول پہلے قول کو غلط کرتا ہے' کیونکہ دوسرے قول سے ظاہر ہے کہ اگر کوئی جھوٹا بیس برس کیا بائیس بلکہ ساڑھے بائیس برس تک جھوٹ بولتا رہے

http://www.anti-ahmadiyya.org

تو اس کی گرفت ضروری نہیں ہے' اس ترقی کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ مرزا قادیانی کو بیس برس سے زیادہ مہلت ملی' اب مصلحت یہ ہے کہ جھوٹے کی مہلت میں ترقی کر دی جائے' تا کہ اس کی نظیر تلاش کرنے میں زیادہ وقت ہو' اور ان کے خیال میں تو کوئی مل ہی نہیں سکتی' مرزا قادیانی کی یہ دلیل ایسی ہے کہ عوام کے ذہن نشین جلد ہو جاتی ہے' اور عام کیا بعض اہل علم بھی اس میں بہک جاتے ہیں' اس لئے اس کے متعدد جواب دیئے جاتے ہیں۔

پہلا جواب اس سے پیشتر احمد بیگ کے داماد کے متعلق جو چار قول مرزا قادیانی کے منقول ہو چکے ہیں وہ چاروں قول اس دلیل کو غلط بتاتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی ۲۳ برس سے زیادہ دعوئی الہام کے ساتھ عیش و عشرت کرتے رہے اور ان اقوال سے ظاہر ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے اقرار کے بموجب جھوٹے اور ہر بد سے بدتر ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جھوٹا ملہم اور خدا پر افتراء کرنے والا بھی ۲۳ برس سے زیادہ عیش و عشرت کے ساتھ زندہ رہ سکتا ہے اور زیادتی کی کوئی میعاد نہیں معلوم ہوتی' اس لئے مرزا قادیانی ہی کے قول سے یہ دلیل غلط ہے۔

دوسرا جواب فیصلہ آسمانی پہلے حصے میں اور اس میں بہت سے الہامات مرزا قادیانی کے غلط ثابت کئے گئے' اور ان کی غلطی ایسی ثابت ہوئی کہ کسی طرح کا شبہہ باقی نہیں رہا۔ جب ان کے الہامات غلط ثابت ہوئے' تو خدا پر افتراء کرنے کا ثبوت یقینی طور سے ہو گیا' اب اگر خدا پر افتراء کرنے والے کو بیس برس کی مہلت نہیں ملتی تو مرزا قادیانی بیس برس کے اندر کیوں نہیں ہلاک ہوئے؟ اس کا جواب مرزائی حضرات فرمائیں۔ ہمارے نزدیک تو جس طرح وہ پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں' اسی طرح ان کا یہ قول بھی غلط ہے کہ جھوٹے ملہم کو اس قدر مہلت نہیں دی جاتی' ان دو جوابوں کے بعد تحقیقی جواب دیا جاتا ہے غور سے ملاحظہ ہو۔

تیسرا جواب مرزا قادیانی کی دلیل کا حاصل یہ ہے کہ کذاب و مفتری یعنی خدا پر افتراء کرنے والا ذلت کی موت سے جلد ہلاک ہو جاتا ہے' اور سچا ملہم عیش و عشرت کے ساتھ دیر تک زندہ رہتا ہے' یہ دلیل بالکل بے اصل ہے' سنت اللہ اس طرح جاری ہے' نہ قرآن و حدیث میں اس کا ثبوت ہے' توریت و انجیل میں پایا جاتا ہے' اور مرنے کو سچے جھوٹے سب ہی مرتے ہیں کسی کی عمر کم ہوتی ہے' کسی کی زیادہ' اس میں سچے اور جھوٹے

http://www.anti-ahmadiyya.org

سب برابر ہیں' البتہ سچے کی موت راحت ہے' اور جھوٹے کی موت اس کے لئے مصیبت ہے' اگرچہ موت کے وقت تک وہ عیش و عشرت میں رہا ہو امور سلطنت چھوڑ کر مرا ہو اس کی تفصیل سے پہلے اس کا بیان ضرور ہے' کہ خدا پر افتراء کرنے والے کون ہیں اور کتنے قسم پر ہیں' اور ان پر ہلاکت اور ذلت کا حکم ہونے کی کیا وجہ ہے؟ کیا دنیا میں نیکوں اور صالحوں کے عیش و عشرت کا مقام ہے؟ جو ان کے مقابلے میں جھوٹوں کو جلد ہلاکت کا حکم دیا جاتا ہے' اور نیکوں کو عیش میں چھوڑا جاتا ہے؟ خدا پر افتراء کرنے والوں کی بہت قسمیں ہوسکتی ہیں مگر اس وقت ہم دو قسمیں بیان کرتے ہیں' ایک وہ ہیں جو نبوت یا الہام کا دعویٰ کر کے جھوٹے الہام بیان کریں' اور جو باتیں خدا نے نہیں کہیں انہیں خدا کی طرف منسوب کریں' ایسے جھوٹے پہلے بھی گزر چکے ہیں اور اس صدی میں بھی گزر رہے ہیں۔ ہندوستان میں مجدد اور امام اور مہدی ہونے کا دعویٰ تو کئی شخصوں نے کیا مگر الہام اور نبوت کا دعویٰ صرف مرزا قادیانی کا معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے وہ ہیں جو خدا کی سچی باتوں کو جھوٹی کہتے ہیں اور اس کے سچے رسولوں کو مفتری اور کذاب بتا کر خلقت کو گمراہ کرتے ہیں' ان کا یہ خیال ہے کہ ہمارے پاس جو شریعت الٰہیہ اور کتاب خدا ہے وہ انہیں مفتری اور کذاب ٹھہراتی ہے' اس لئے ہم مامور ہیں کہ انہیں نہ مانیں اور کوشش کریں کہ خلقت انہیں خدا کا رسول نہ جانے' یہ صحیح خدا پر افتراء ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جا بجا کفار و مشرکین کو مفتری کہا ہے اور ارشاد ہوا ہے کہ "یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ" (نساء ۵۰) یہ گروہ اپنے خیالات اپنے گمانات فاسدہ کو خدا کا حکم اور منجانب اللہ سمجھتا ہے اس لئے وہ مفتری ہے' ان پر غضب الٰہی آنے اور جلد ہلاک ہونے کی وجہ مرزا قادیانی کے کلام سے یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ مفتری مخلوق خدا کو گمراہ کرتے ہیں' خدا کے قہر کا یہ مقتضاء ہے کہ ان کو ذلت سے جلد ہلاک کرے تاکہ اس کی مخلوق گمراہی سے محفوظ رہے' اب اگر مخلوق کو گمراہ کرنا اس بات کا سبب ہے کہ گمراہ کرنے والا غضب الٰہی کی آگ سے جلد ہلاک ہو اور ذلت کے ساتھ مرے' تو اس وقت کے لحاظ سے بہت زیادہ گمراہ کرنے والا گروہ دہریہ اور لا مذہب ہے جس کو سرے سے خدائے تعالیٰ کے وجود سے انکار ہے۔ جب کوئی ان کے سامنے اس قادر بے چون کا ذکر کرے تو بشرط قدرت و موقع زور سے قہقہہ لگاتے ہیں' اور ان کی تقریروں اور تحریروں کے زور سے یورپ میں دہریت کا دریا موج زن ہے' مذہب عیسوی

http://www.anti-ahmadiyya.org

خطرناک حالت میں ہو گیا ہے' اور عیسائی برابر دہریہ ہوتے جاتے ہیں' اور ہندوستان میں بھی یہ مذہب پھیل رہا ہے' ۲۳ برس سے زیادہ ہوئے کہ یہ گروہ کمال عیش و عشرت اور مسرت و حکومت کے ساتھ ترقی کر رہا ہے' دوسرے گروہ میں دیانند سرتی کو دیکھو تمیں برس سے زیادہ ہوئے کہ اس نے آریہ مذہب کی بنیاد ڈالی' اور ہندوستان میں ہندو' مسلمانوں' میں ہلچل مچا دی' مذہب حقہ اسلام اور اس کے بانی علیہ السلام پر بہت کچھ زبان درازی کی مگر تا زیست چین کرتا رہا اور مرا بھی تو کسی ذلت کی موت سے نہیں مرا' جیسا کہ مرزا قادیانی مفتری کے لئے کہتے ہیں۔

اب دیکھو کہ اس کے مذہب کو' اس کی جماعت کو کس قدر ترقی ہو رہی ہے حیرت یہ ہے کہ بعض مسلمان آریہ ہو گئے' دیانند اگرچہ مر گیا مگر اس کی گمراہی اور اس کی جماعت گمراہ کرنے والی موجود ہے' اور اس سے زیادہ گمراہی پھیلا رہی ہے' اس لئے اسے زندہ سمجھنا چاہئے۔

الحاصل! خدا پر افتراء کرنے والے اور خلقت کو گمراہ کرنے والے دو گروہ ہوئے' پہلا گروہ وہ ہے جو کہہ رہا ہے کہ خدا نے مسیح موعود کو بھیجا ہے ان کے سرگروہ ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی ہیں اور اخبار ''ایڈووکیٹ'' بمبئی میں لکھا ہے کہ لندن میں ایک عیسائی نے دعویٰ کیا ہے کہ مسیح موعود میں ہوں اور اس قدر اس کو ترقی ہے کہ اس کا چرچ یعنی گرجا جو اس نے بنوایا ہے اس قدر شاندار ہے کہ باوجود سلطنت اور بے حد عمارت کے شہر لندن میں اس کے مثل نہیں ہے' مرزا قادیانی سے تو عمدہ مسجد بھی نہ بن سکی' منارہ بنواتے تھے وہ بھی اس کے مرنے تک ناتمام رہا اور ان کا روپیہ ضائع اور بے کار گیا۔ غرض یہ کہ مسیح لندنی کی عیش و عشرت اور شان و شوکت مسیح قادیانی کی عیش و عشرت و شوکت سے بہت زیادہ ہے۔ دوسرا گروہ منکرین رسالت کا ہے جن کا ذکر ابھی کیا گیا۔ تیسرے گروہ کو اگرچہ مفتری نہ کہیں مگر خدائے تعالیٰ کا اور اس کے سچے رسولوں کا بالکل انکار کرنا افتراء کرنے سے زیادہ جرم ہے' اور خلقت کو گمراہ کرنا جس قدر اس تیسرے گروہ سے ہو رہا ہے ان دونوں سے نہیں ہے' اس لئے مورد غضب الٰہی اگرچہ تینوں گروہ ہیں' مگر اسے سب سے زیادہ ہونا چاہئے لیکن اس وقت تک کسی گروہ کو غضب الٰہی کے صاعقہ نے ہلاک نہیں کیا'

http://www.anti-ahmadiyya.org

بلکہ نہایت زور سے انہیں ترقی ہو رہی ہے' یہ وہ حالت ہے کہ مرزا قادیانی کی غلط بیانی کا ثبوت دنیا آنکھوں سے دیکھ رہی ہے اس میں کسی کو شبہ نہیں ہو سکتا۔ ایسی بدیہی بات کا مرزا قادیانی انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ صفحہ دنیا میں اس کی نظیر نہیں مل سکتی' اگر کوئی قادیانی کہے کہ مرزا قادیانی خاص جھوٹے ملہموں کی نسبت لکھتے ہیں کہ ایسا جھوٹا ملہم کوئی نہیں گزرا' تو میں کہتا ہوں کہ جھوٹے ملہم کی تخصیص کیوں کی جاتی ہے؟ ہم تو بیان کر چکے کہ جو وجہ ہلاک کر دینے کی جھوٹے ملہم میں ہے' اس سے زیادہ دوسرے گروہوں میں ہے' پھر تخصیص کی کیا وجہ ہے؟ کوئی قادیانی اس تخصیص کی وجہ نہیں بیان کرتا' مگر ہمیں الزام دیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے خاص مفتری کے لئے یہ نتیجہ بیان کیا ہے' مگر اسے یہ چاہئے کہ اپنے مرشد کے قول کی دلیل قرآن مجید سے' حدیث سے یا عقل سے کوئی دلیل تو پیش کرے یا مرزا قادیانی کے محض جھوٹے اور غلط اقوال کو پیش کر کے ہمیں الزام دینا چاہتا ہے تمہارے مرشد کا یہ قول کہ ''توریت و قرآن شریف دونوں گواہی دے رہے ہیں کہ خدا پر افتراء کرنے والا جلد تباہ ہو جاتا ہے یعنی دنیا میں بیس اکیس برس تک وہ عیش و آرام میں نہیں رہ سکتا'' محض غلط ہے' خدا پر افتراء ہے' اور اگر گذشتہ زمانے میں ایسے جھوٹے مدعیوں کو دیکھنا چاہتے ہیں تو تھوڑا انتظار کریں آئندہ ان کا بھی ذکر ہوگا' مرزا قادیانی کے جواب میں یہ بدیہی اور عینی دلیل تھی' اب حقیقت امر کو بیان کیا جاتا ہے' اور استدلالی طریق سے جواب دیا جاتا ہے' جس طرح زمانے کی موجودہ حالت سے ثابت ہو گیا کہ مفتری اور خلقت کو گمراہ کرنے والے جلد ہلاک نہیں ہوتے اسی طرح تاریخ پر نظر کرنے سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ خدا کے منکروں کو اور اس پر افتراء کرنے والوں کو بہت کچھ مہلت دی گئی ہے اس پر کسی کو تعجب نہ ہو خدائے تعالیٰ بڑا حکیم ہے' اگر اس کی حکمت بالغہ کا مقتضاء یہ ہو کہ کسی مفتری کو مہلت دی جائے تو کوئی روکنے والا اور الزام دینے والا نہیں ہے لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ (انبیاء۲۳) سچا ارشاد ہے' طبیب ظاہری بیمار کے علاج میں بعض وقت ایسا علاج کرتا ہے کہ دیکھنے والے اس وقت متحیر ہوتے ہیں بعض اسے ناپسند کرتے ہیں' مگر وہ اصول طب کے موافق علاج کرتا ہے' ناواقفوں کی سمجھ میں آئے یا نہ آئے' پھر اس حکیم مطلق کی حکمتوں پر کس کا علم محیط ہو سکتا ہے؟ البتہ اس قدر کہہ سکتے ہیں کہ کسی

http://www.anti-ahmadiyya.org

وقت اس کی صفت اضلال کا غلبہ اس کی مہلت کا باعث ہو سکتا ہے' اللہ تعالیٰ کے صفات میں جس طرح ہدایت ہے اسی طرح اضلال بھی ہے' جب ہدایت اور گمراہی اسی کی طرف سے ہے تو جس طرح اسے ھَادِیْ کہتے ہیں' اسی طرح اسے مُضِلْ[1] بھی کہہ سکتے ہیں' قرآن مجید کے نصوص قطعیہ میں اس کا بیان ہے چند آیتیں یہاں نقل کی جاتی ہیں۔

۱ ...... اتریدون ان تهدوا من اضل اللّٰه ومن یضلل اللّٰه فَلَنْ تَجِدَ لَهٗ سَبِیْلاً (سورۂ نساء ۸۸)

اللہ تعالیٰ امت محمدیہ سے خطاب کر کے فرماتا ہے کیا تم چاہتے ہو کہ جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا تم اسے ہدایت کرو (یہ نہیں ہو سکتا) جسے اللہ تعالیٰ نے گمراہ کیا اسے تو نیک راہ پر نہیں چلا سکتا۔

۲ ...... مَنْ یَّهْدِی اللّٰهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِیْ وَمَنْ یُّضْلِلْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ○ (سورۂ اعراف ۱۷۸)

جسے اللہ تعالیٰ ہدایت کرے وہی ہدایت پا سکتا ہے اور جسے گمراہ کرے وہی نقصان والوں میں ہے۔

۳...... مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلاَ هَادِیَ لَهٗ (اعراف ۱۸۶)

جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اسے کوئی ہدایت نہیں کر سکتا۔

۴...... مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَالَهٗ مِنْ هَادٍ (سورۂ رعد ۳۳)

جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اس کے لئے کوئی ہادی نہیں ہو سکتا۔

۵...... وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَلٰكِنْ یُّضِلُّ مَنْ یَّشَآءُ وَیَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ (سورۂ نحل ۹۳)

اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ساری دنیا کو ایک گروہ کر دے لیکن وہ جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے اور

---

[1] حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات جلد سوم کے صفحہ ۲۳ میں لکھتے ہیں۔ ہر دو مظاہر اسم الهادی و اسم المضل یافتہ از ہر دو حظ میگرد۔"

اس میں صاف طور سے جس طرح اللہ تعالیٰ کا نام الہادی بتایا اسی طرح المضل بتایا مگر چونکہ مرزائیوں کو علم سے اور بزرگوں کے کلام سے کچھ واسطہ نہیں ہے صرف بغدادی قاعدے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے کچھ نام لکھے دیکھے ہیں' اس لئے سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے اتنے ہی نام ہیں حالانکہ علماء نے ہزار نام بتائے ہیں۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے یعنی اس کی حکمت بالغہ کا یہی مقتضاء ہے کہ کوئی گمراہ رہے اور کوئی ہدایت پائے۔ انسان کو اس غیر متناہی ذات و صفات کی ساری باتوں پر اطلاع نہیں ہو سکتی۔

اس وقت حضرات مرزائیوں کی حالت پر اس کا تجربہ ہو رہا ہے کہ ان کی خیر خواہی میں کیسی کوشش کی جاتی ہے اور ان کی گمراہی کو کس کس طرح سے روشن کرکے دکھایا جاتا ہے مگر سچ ہے کہ ''مَنْ یُّضْلِلِ للّٰهُ فَلاَ هَادِیَ لَهٗ'' ''جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کرے اسے کون ہدایت کر سکتا ہے۔'' اس مضمون کی آیتیں قرآن مجید میں کثرت سے ہیں، مگر ان کی نظر ان پر نہیں پڑتی یا ان کے معنی سمجھنے میں ان کی عقل بہک گئی ہے اور اس طریقہ سے وہ گمراہ ہوئے ہیں، بہر حال گمراہ ہیں۔ زمانے کی تاریخ پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں صفتوں کا دورہ ہوا کرتا ہے جس وقت صفت ہدایت کا دورہ ہوتا ہے تو ساری دنیا میں ہدایت کی روشنی پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے، اور ہر طرف ہدایت کا اثر کم و بیش نظر آتا ہے، اور جب صفت اضلال کا دورہ ہوتا ہے تو حالت اس کے برعکس ہوتی ہے، صفت ہدایت کے دورے میں جس قدر مفتری اور کذاب گمراہ کرنے والے ہوں گے، اگر وہ ہدایت کے دائرے میں نہ آئیں گے تو عقل سلیم یہ کہتی ہے کہ صفت قہاری ان کی طرف جلد متوجہ ہو گی اور انہیں نیست و نابود کر دے گی، مگر اس کے لئے کوئی میعاد نہیں ہو سکتی، اسی علام الغیوب اور حکیم مطلق کے اختیار میں ہے، یہی وجہ ہوئی کہ سرور انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد میں اسود عنسی اور مسیلمہ کو زیادہ مہلت نہ ملی اور سجاع مدعیۂ نبوت کو تیس برس سے زیادہ مہلت اس لئے رہی کہ خدا کے علم میں وہ مسلمان تھی اسی وجہ سے وہ حضرت معاویہؓ کے عہد میں آئی اور مسلمان ہوئی، جس وقت صفت اضلال کا غلبہ ہوتا ہے اس وقت کذاب و مفتری کو جس قدر زیادہ مہلت دی جائے تو عجب نہیں ہے اس دورے میں اس کی شان حلم و کرم اس کی مربی ہو گی۔ اہل نظر خوب دیکھ رہے ہیں کہ اس وقت میں صفت اضلال کا زور ہے، دنیا میں ہر طرح سے گمراہی پھیل رہی ہے، نظر اٹھا کر دیکھا جائے جس مذہب نے ہدایت کی روح دنیا میں پھونک دی تھی، اب اس کی کیا حالت ہو رہی ہے، اس کے دشمن کس کس طرح سے اس کے مٹانے کی تدبیریں کر رہے ہیں اور کسی سے کچھ نہیں ہو سکتا اور نہ کسی کو خیال ہے، اور خدا پر افتراء کرنے والے، اس سے انکار کرنے والے کس

http://www.anti-ahmadiyya.org

زور و شور سے گمراہی کو پھیلا رہے ہیں' اور کتنی مدت سے کمال عیش و آرام سے حکومت کر رہے ہیں' روز افزوں انہیں ترقی ہو رہی ہے' ایسے وقت میں اگر کسی مفتری اور جھوٹے ملہم کو پچیس چھبیس برس کی مہلت دی جائے تو اس کی سچائی کی دلیل نہیں ہو سکتی' اس وقت جو میں نے توقف کی وجہ بیان کی' یہ ایک عظیم الشان سرّ الٰہی ہے' یہاں ان آیتوں کو پیش نظر رکھنا چاہیے جن کی نقل ابھی ابھی کی گئی' جن سے اس صفت کا اظہار ہوتا ہے' اور یہ تو ظاہری بات ہے' کہ کسی وقت صفت انتقامی اس کی مہلت کا سبب ہو گی' تاکہ اس کے کذب و دروغ کا پلہ نہایت بھاری ہو جائے' اور اسی قدر اس سے انتقام لیا جائے' ایمانداروں خصوصاً علماء اور فہمیدہ حضرات کا امتحان بھی اس کی مہلت کا باعث ہو سکتا ہے' تاکہ آشکارا ہو جائے کہ کون ثابت قدم رہا اور کس کا ایمان پختہ نکلا' کہ گمراہ کرنے والے کے فریب میں نہ آیا' اور کون بہک گیا' جب یہ دونوں وجہیں بتا رہی ہیں کہ مفتری کی ہلاکت میں دیر ہو سکتی ہے اور اس کے لئے کوئی میعاد معیّن نہیں ہو سکتی' اور کوئی آیت و حدیث ایسی نہیں ہے جس سے اس کے خلاف ثابت ہوتا ہو۔ پھر مفتری کی مہلت سے انکار کرنا محض زبردستی اور نفس پرستی نہیں تو کیا ہے؟ جماعت قادیانی یہ تو کہے کہ شیطان جو صفت اضلال کا پورا مظہر ہے' اس کے مثل کون جھوٹا مفتری گمراہ کرنے والا ہو سکتا ہے؟ پھر اسے کیوں قیامت تک کی مہلت دی گئی اور ہلاک نہیں کیا گیا؟ یہ ایسی باتیں ہیں جن سے کوئی فہمیدہ انکار نہیں کر سکتا' اور بعض جگہ جو مرزا قادیانی نے ہلاکت کے لئے قیدیں لگائی ہیں وہ محض ایجاد بندہ اور ابلہ فریبی ہے' کسی عقلی یا نقلی دلیل سے ثابت نہیں ہو سکتا' کہ ہلاک ہونا خاص قسم کے مفتری کے لئے مخصوص ہے' اگر کسی کو دعویٰ ہو تو ثابت کرے۔

مرزا قادیانی اپنی کامیابی اور دنیاوی عمدہ حالت دکھا کر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ ہماری سچائی کی دلیل ہے مگر بیان سابق سے اس کی غلطی بھی ظاہر ہو گئی' کیونکہ منکرین خدا و رسول اور جھوٹے مدعی اس وقت اپنے مطالب میں کامیاب ہیں' اور مرزا قادیانی سے بدرجہا زائد عمدہ حالت رکھتے ہیں' مگر اب ہم قرآن مجید سے یہ ثابت کر کے دکھانا چاہتے ہیں' کہ دنیا میں عیش و عشرت سے رہنا' دشمنوں سے محفوظ رہنا' اپنے مطالب میں کامیاب ہونا سچائی اور حقانیت کی دلیل نہیں ہے۔ دنیا دار الابتلاء ہے' یعنی آزمائش اور

http://www.anti-ahmadiyya.org

امتحان کا مقام ہے اور خدا کا امتحان مختلف طور سے ہوتا ہے کسی وقت مال و دولت اور آسائش و آرام دے کر اور کسی وقت عزت و آبرو و جاہ و منصب عنایت کر کے اور کسی وقت تنگی اور پریشانی سے۔

دنیاوی حالت کا عمدہ ہونا حقانیت کی دلیل نہیں

پہلی آیت ارشاد خداوندی ہے اِنَّ رَبَّکَ لَبِالْمِرْ صَاد فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِo ط وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِo (سورۃ الفجر ۱۴ تا ۱۶)

یعنی تیرا پروردگار سب کی حالت کو دیکھ رہا ہے اور ہر ایک کو آزماتا ہے کسی کو دنیاوی عزت دیتا ہے اس کے مال و دولت میں ترقی ہوتی ہے یہ سمجھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا میں مقبول ہوں اس نے میری بڑی عزت کی اور کسی پر روزی تنگ کرتا ہے تو پریشان ہو کر کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کیا اس آیت میں عام انسان کی آزمائش کا ذکر ہے اور دوسری آیتوں میں خاص مسلمانوں کے لئے ارشاد ہوا ہے مثلاً سورۂ عنکبوت کی پہلی اور دوسری آیت میں ہے:"

دوسری آیت الٓمّٓ اَحَسِبَ النَّاسُ اَنْ يُّتْرَكُوْٓا اَنْ يَّقُوْلُوْٓا اٰمَنَّا وَهُمْ لَا يُفْتَنُوْنَo وَلَقَدْ فَتَنَّا الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلَيَعْلَمَنَّ اللّٰهُ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَلَيَعْلَمَنَّ الْكٰذِبِيْنَo ط (عنکبوت ۱ تا ۳)

......کیا لوگوں کا ایسا گمان ہے کہ وہ صرف اس کہہ دینے پر چھوڑ دیئے جائیں کہ ہم ایمان لے آئے ہم مسلمان ہیں اور ان کی آزمائش نہ کی جائے اور وہ فتنے میں نہ ڈالے جائیں ایسا نہیں ہو سکتا بلکہ جو ایمان کا دعویٰ رکھتے ہیں ان کا امتحان ہونا ضروری ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ ہے اسی لئے ارشاد ہوتا ہے کہ اس کو بالیقین جان لو کہ ہم نے تم سے پہلے مسلمانوں کی بھی آزمائش کی ہے اس غرض سے کہ سچے اور جھوٹے میں فرق ظاہر ہو جائے۔

یہ آیت نص قطعی ہے کہ ایمان والوں کا امتحان ہوتا ہے اس میں انبیاء اولیاء سب داخل ہیں اور امتحان کس کس طرح کا ہو سکتا ہے اس کا بیان کچھ نہیں ہے جس سے

http://www.anti-ahmadiyya.org

مقصد یہ ہے کہ ہر طرح کا امتحان ہو سکتا ہے' اور ہوتا ہے' چنانچہ پہلی امتوں میں بہت سخت سخت امتحان ہوئے ہیں اس آیت کی تفسیر میں صاحب فتح البیان لکھتے ہیں' بعض آرے سے چیر دیئے گئے' بعض قتل کر دیئے گئے' بعض آگ میں ڈال دیئے گئے' بعضوں کا سر لوہے کے کنگھوں سے کھرچا گیا۔ اور ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں' اس مضمون کی تصدیق میں حدیث نقل کرتے ہیں' ''فمنهم من نشر بالمنشار و منهم من قتل ومنهم من القى فى النار و منهم من مشطوا با مشاط الحديد (فتح البیان' جلد ۷)

یعنی حدیث صحیح میں آیا ہے کہ سب سے زیادہ سخت امتحان انبیاء کا ہونا ہے اس کے بعد نیک لوگوں کا یعنی نیکوں کا امتحان انبیاء کے امتحان سے کم ہوتا ہے' ان کے بعد جس قدر نیکوں سے مشابہت اسی قدر ان سے امتحان۔ ''جاء فى الحديث الصحيح اشد الناس بلاء الا انبياء ثم الصلحون ثم الا مثل فالا مثل''

(ترمذی باب ما جاء فی الصبر علی البلاء ج۲ ص۶۵)

یعنی اگر زیادہ مشابہت ہے تو سخت امتحان ہے اور جس قدر مشابہت میں کمی ہے اتنی ہی امتحان میں کمی ہے' یہ حدیث مختلف الفاظ سے آئی ہے اور بہت ائمہ حدیث نے اسے روایت کیا ہے' ترمذی روایت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے' حاکمؒ اور ابن حبانؒ روایت کرتے ہیں' اور کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ غرض یہ کہ مقبولان خدا کی حالت اس آیت اور حدیث سے معلوم کرنا چاہئے اور مرزا قادیانی کے قول پر نظر کرنا چاہئے کہ ان کا قول قرآن مجید اور حدیث صحیح کے صریح خلاف ہے' سورۂ انعام میں بعض سابق امتوں کا اس طرح ذکر ہے:

تیسری آیت وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰٓى اُمَمٍ مِّنْ قَبْلِكَ فَاَخَذْنٰهُمْ بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَتَضَرَّعُوْنَo فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَلٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَo فَلَمَّا نَسُوْا مَاذُكِّرُوْا بِهٖ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰٓى اِذَا فَرِحُوْا بِمَآ اُوْتُوْٓا اَخَذْنٰهُمْ بَغْتَةً فَاِذَا هُمْ مُّبْلِسُوْنَo (انعام ۴۲ تا ۴۴)

اللہ تعالیٰ نہایت تاکید سے قسم کھا کر اپنے رسول سے فرماتا ہے کہ تجھ سے پہلے

http://www.anti-ahmadiyya.org

بہت امتوں میں ہم نے رسول بھیجے اور جب انہوں نے نہ مانا تو ہم نے انہیں سختی اور تکلیف میں پکڑا تاکہ یہ لوگ جھکیں اور رسولوں کو مانیں' مگر باوجود سخت گیری کے بھی انہوں نے نہ مانا اور ان کے دل سخت ہو گئے' اور جو کچھ وہ کر رہے تھے شیطانی وساوس سے ان ہی باتوں کو پسند کرتے رہے جب انہوں نے نصیحت کی باتوں پر توجہ نہ کی تو ہم نے نعمتوں کے دروازے ان پر کھول دیئے اور ہر قسم کا آرام و چین انہیں ملنے لگا یہاں تک کہ ہماری دی ہوئی نعمتوں پر وہ اترانے لگے اس وقت ہم نے ایک بارگی اس طرح پکڑا کہ مایوس ہو گئے اور اپنے چھٹکارے کی انہیں امید نہ رہی اور ان ظالموں کی جڑ و بنیاد کاٹ دی گئی اور نیست و نابود کر دیئے گئے' اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بعض ان امتوں کا ذکر فرمایا جنہوں نے اپنے زمانے کے نبیوں کی نہیں سنی اس ساری قوم کی تین حالتیں بیان فرمائیں۔ اول انہیں سختی اور تکلیف سے متنبہ کیا' پھر ان پر بہت کچھ انعامات دنیاوی کئے مگر دونوں حالتوں میں وہ نافرمان رہے' اس لئے انجام میں وہ نیست و نابود کر دیئے گئے' پہلی آیت میں ارشاد ہوا تھا کہ ہم دو طرح سے امتحان لیتے ہیں' نرمی سے اور سختی سے یہاں بھی وہی بات ہے' البتہ یہاں اس امتحان کا انجام بھی بیان فرما دیا یعنی جب کسی امتحان میں پاس نہ ہوئے تو ہلاک کر دیئے گئے' مگر یہ سمجھ لینا ضرور ہے کہ تین حالتیں جو بیان کی گئیں وہ نہ ایک شخص کی ہیں نہ اس امت کے ہر شخص کی' بلکہ ایک گروہ اور ایک بڑی امت کی ہیں' اب اگر اس امت کے ہر فرد بشر کا خیال کیا جائے گا تو مختلف حالت کے لوگ ہوں گے' بعض تکلیف کی حالت میں مر گئے ہوں گے راحت ان کے پاس نہ آئی ہو گی' بعض نے تمام عمر عیش و آرام کیا ہو گا اور اپنی کامیابیوں اور عیش کے نشے میں کیا کیا کیا ہو گا اور کس کس قسم کے دعوے کئے ہوں گے یہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے' بعض ایسے بھی ہوں گے کہ عیش و آرام میں اپنے خیالات میں مست ہوں گے کہ یکبارگی خدا کی پکڑ ان پر آ گئی اب نہیں معلوم کہ کتنی مدت تک وہ عیش و آرام میں رہے' غرض یہ کہ اس آیت سے یہ بخوبی ثابت ہوا کہ کسی وقت نافرمانوں پر نعمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' اب وہ نافرمان کسی قسم کا مجرم ہو' مدعی نبوت ہو' جھوٹی وحی کو خدا کا کلام بتائے' افتراء کرے' یا ایسے مفتری ہوں جیسے یہود و نصاریٰ وغیرہ' کلام الٰہی میں کوئی قید نہیں ہے عام الفاظ ہیں' اس لئے کوئی شخص اپنی عمدہ حالت دکھا کر اپنی سچائی اور حقانیت ثابت نہیں کر سکتا' الحاصل پہلی

http://www.anti-ahmadiyya.org

آیت صاف شہادت دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر ایک انسان کا امتحان لیتا ہے' کسی کو مال و دولت' عزت و آبرو دے کر آزماتا ہے' اور کسی کو فقر و فاقے میں رکھ کر دیکھتا ہے' دوسری آیت اور حدیث سے ثابت ہوا کہ ایمانداروں کی آزمائش اکثر سختی سے کی جاتی ہے' تیسری آیت سے ظاہر ہے کہ بعض وقت نافرمان مجرموں کے لئے خاص طور سے راحت کے سامان مہیا کئے جاتے ہیں اور وہ بھی اس زور کے ساتھ کہ دنیاوی اسباب کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اس آیت سے عیش و آرام میں رہنا زیادہ خطرناک معلوم ہوتا ہے' اب یہ بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ عیش و آرام اور عزت و آبرو کے مراتب و اقسام ہیں' مثلاً کسی کو اللہ نے علم دیا اور اس کی وجہ سے خلق کو اس کی طرف متوجہ کیا اور قبولیت کی عزت عنایت فرمائی۔ اب یہ امتحان ہوتا ہے اور اپنے تئیں خدا کا مقرب اور مقبول خیال کرتا ہے یا بار احسان سے اس کی عاجزی اور شرمندگی میں ترقی ہوتی ہے خصوصاً اس خیال سے کہ اس کریم کے ایسے احسانات اور میں ایسا نالائق اور مجھ سے اس کا شکریہ کچھ نہیں ہوسکتا۔ اب اگر اس کے دل میں اپنی بڑائی سماگئی تو اس کی بھی کوئی حد نہیں ہے۔ اگر یہ اپنے آپ کو مقبول خدا' مخلوق کا امام اور پیشوا خیال کرے تو بعید نہیں ہے اسے خیالی الہام ہونے لگیں اور اپنے تئیں نبی اور رسول سمجھ لے تو بھی بعید نہیں' اور اگر علم اور قبولیت کے ساتھ دولت اور مقصد میں کامیابیاں بھی اس کی ہونے لگیں تو دعویٰ خدائی کرنے لگے تو عجب نہیں' الغرض انعام ظاہری کسی وقت تو مقبولیت کا باعث ہو جاتا ہے اور کسی وقت نہایت مردود بنا دیتا ہے' مگر یہ مقبولیت ہی کے خیال میں رہتا ہے ایسا ہی تنگی کا حال ہے کہ کبھی تو ''کادالفقر ان یکون کفرا۔'' ''محتاجی کسی وقت کفر کی نوبت پہنچا دیتی ہے''۔ (کنزالعمال ج ۶ ص ۴۹۲ حدیث ۱۶۶۸۲) کا مصداق ہوتا ہے اور کسی وقت کمال صبر کی وجہ سے مقبول خدا ہو جاتا ہے غرض یہ کہ تینوں آیتوں سے بخوبی ثابت ہوگیا کہ ظاہری حالت کا عمدہ ہونا اور اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جانا مقبولیت کی دلیل نہیں ہے بلکہ بعض وقت خدا کے مقبول سختی میں رہے ہیں اور رہتے ہیں' اور نافرمان اپنی زندگی عمدگی سے بسر کرتے ہیں اب حیرت یہ ہے کہ ایسی صریح آیتیں موجود ہیں پھر ان کے برخلاف اپنی عمدہ حالت کو دکھا کر اپنی سچائی ثابت کی جاتی ہے' اور ماننے والے مان رہے ہیں اور ان کے مولوی کہتے ہیں کہ فیصلۂ آسمانی میں کوئی علمی اعتراض نہیں ہے' اے نافہمو! علمی اعتراض اسی کو

http://www.anti-ahmadiyya.org

سوجھتا ہے جس کے دل کی آنکھیں کھلی ہوں' اور جو دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے انہیں علمی اعتراض کیا سوجھے گا۔ اب میں جھوٹے مدعیوں کے چند نام لکھتا ہوں' جن سے معلوم ہو جائے گا کہ بعض ایسے حضرات گذرے ہیں کہ ان کی پہلی حالت اچھی تھی مگر جب اللہ تعالیٰ نے ان پر انعام کیا اور خلق میں انہیں مقبولیت عنایت ہوئی اس وقت ان کی حالت بگڑی اور دعویٰ مہدویت کے ساتھ سلطنت کی' اور باوجود ایسے جھوٹے دعوے کے تمام عمر عیش و عشرت میں کامران رہے اور بعض تو اپنے خلیفہ اور اپنی اولاد کے لئے سلطنت چھوڑ گئے اور سینکڑوں برس ان کی سلطنت رہی ذلت کی موت سے وہ ہلاک نہیں ہوئے۔ انتہائے مغرب کے پہاڑی ملک میں بہت بڑی قوم بربر رہتی ہے اس میں بہت لوگ گزرے ہیں جنہوں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور اس قوم نے مانا ہے اور اس قدر مانا ہے کہ اس دعویٰ کی وجہ سے وہ بادشاہ ہو گئے' مہدی ہونے کا دعویٰ جنہوں نے کیا ہے ان میں سے بعض یہ ہیں۔

(۱) محمد بن تومرت علوی مغربی (۲) عبدالمومن

انتہائے مغرب میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام سوس ہے وہاں کا رہنے والا تھا بہت بڑا عالم تھا' فقیہ تھا' حدیث کا حافظ تھا' اصول فقہ اور علم کلام کا پورا ماہر تھا' ادیب بھی تھا نہایت متقی اور پرہیز گار اور زاہد تھا' ایک زمانے تک اس نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر نہایت زور وشور سے کیا بلاتخصیص جس کو برے کام کرتے دیکھا اسے منع کیا اور نیک کام کی رغبت دی بے سروسامانی کی یہ حالت تھی کہ مقام مہدیہ میں ۵۰۵ھ میں پہنچا اس وقت اس کے پاس بجز ایک چھاگل اور لاٹھی کے کچھ نہ تھا' اس علم و فضل اور زہد و تقویٰ نے خلقت کو اس کا مسخر و مطیع کر دیا' نیک کاموں کی اشاعت میں اور برائی کے مٹانے میں تو اس قدر مشہور ہوا کہ بادشاہ تک خبر پہنچی اس وقت یحییٰ بن تمیم وہاں کا بادشاہ تھا' اس نے علما کی مجلس میں اسے بلوایا اور جب وہ بادشاہ اس کے علم و فضل اور صلاح و تقویٰ سے واقف ہوا تو اس نے اس کا بہت احترام کیا' وہاں سے پھر مراکش پہنچا اور وہاں بھی اسی تقویٰ اور امر بالمعروف کی وجہ سے وہاں کے بادشاہ تک اس کو جانے کی نوبت آئی' اس نے اس وقت کے بڑے بڑے فضلا کو اس سے مناظرہ کا حکم دیا مگر کوئی فاضل اس سے مقابلہ نہ کر سکا' اور اس کی عمدہ نصیحتوں اور پر اثر کلمات نے بادشاہ کے دل پر ایسا اثر ڈالا

http://www.anti-ahmadiyya.org

کہ بے اختیار رونے لگا مگر وزیر کے اصرار سے بادشاہ نے اپنے ملک سے نکال دیا پھر ۵۱۴ھ میں اپنے وطن پہنچا اور اپنی سحر بیانی سے عام طور پر لوگوں کو مسخر کرنے لگا اور اپنے مجدد ہونے اور مہدی ہونے کی تمہید شروع کر دی یعنی یہ بیان کرنا شروع کیا کہ فلاں فلاں احکام شرعی بدل گئے ہیں اور یہ یہ خرابیاں اسلام میں داخل ہو گئی ہیں ایک سال کے بعد وہاں کے لوگ اس کے پورے مطیع ہو گئے اب اس نے امام مہدی کی تعریف بیان کرنی شروع کی اور یہ بھی کہا کہ ان کا خروج انتہائی[1] مغرب میں ہوگا۔ ایک روز بیان کی حالت میں دس آدمی کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ جو خوبیاں امام مہدیؑ کی آپ بیان کرتے ہیں یہ تو سب آپ میں پائی جاتی ہیں۔ آپ ہی مہدی ہیں لایئے ہاتھ ہم بیعت کریں محمد بن تومرت نے ان سب کی بیعت لی۔ اس وقت جنھوں نے بیعت کی ان میں عبدالمومن بھی تھا یہ پہلا روز تھا اس کے مہدویت کی بنا کا' پھر تو قبیلے کے قبیلے اس کے مطیع ہونا شروع ہو گئے بادشاہ وقت کو جب اس کی خبر پہنچی تو فوج لے کر اس کی طرف چلا جب وہ قریب آ گیا تو ابن تومرت نے اپنے معتقدوں سے کہا میں پوشیدہ طور سے یہاں سے چلا جاتا ہوں تاکہ تم محفوظ رہو۔ کیونکہ جب بادشاہ معلوم کرے گا کہ وہ چلا گیا تو واپس چلا جائے گا اس کے معتقدین میں ایک شخص مشائخوں میں تھا اس نے کہا کہ آپ کیوں جاتے ہیں کیا آسمان کی طرف سے خوف ہے مہدی نے کہا نہیں بلکہ آسمان کی طرف سے مدد ہو گی تو اس شخص نے کہا کہ اب اگر روئے زمین کے لوگ ہم پر چڑھائی کریں تو ہمیں کچھ خوف نہیں ہے اور مہدی کے تمام گروہ نے اس پر اتفاق کیا۔

ابن تومرت کی پہلی پیشگوئی اس وقت ابن تومرت نے پیشین گوئی کی کہ میں تمہیں فتح یابی کی بشارت دیتا ہوں تمہارا تھوڑا گروہ مخالف کی بیخ و بنیاد اکھیڑ دے گا اور ہم اس کے ملک کے مالک ہوں گے اس کے بعد یہ لوگ پہاڑ سے اترے اور بادشاہ سے لڑائی ہوئی پھر تو ابن تومرت کے مریدوں کا عقیدہ بہت ہی مضبوط ہو گیا اور یہ خبر سن کر اطراف و جوانب سے کثرت سے لوگ آ کر مرید ہونا شروع ہو گئے بس اس جاہ کی ترقی نے اس کی اندرونی حالت میں تغیر پیدا کر دیا بعض لوگوں کی طرف سے بدگمانی ہوئی اور

---

[1] جہاں کا یہ رہنے والا تھا وہ انتہائے مغرب ہے اس نے اپنی مہدویت جمانے کے لئے جو طرز اختیار کیا وہ مرزا کی خودستائی سے عمدہ تھا۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

لوگوں کو قتل کرانا شروع کیا' اور ہزاروں[۱] قتل ہو گئے اور عجیب طور سے قتل ہوئے ایک پیشین گوئی کے اتفاقیہ پورا ہو جانے سے مریدین کا یہ حال ہوا ۵۲۴ھ میں سخت بیمار ہوا' اور ان ہی ایام میں ایک بھاری لڑائی بھی پیش آئی اسی لڑائی میں اس کا بڑا رفیق ہمراز و نشریشی مارا گیا حالت بیماری میں اس کی موت کی اسے خبر پہنچی تو اسے بہت صدمہ ہوا اور اس نے دریافت کیا کہ عبدالمؤمن زندہ ہے لوگوں نے کہا ہاں زندہ ہے۔

ابن تومرت کی دوسری پیشین گوئی اس وقت اس نے یہ پیشین گوئی کی کہ اگر وہ زندہ ہے تو کوئی نہیں مرا حالت بدستور ہے یہی وہ شخص ہے کہ بہت ملک فتح کرے گا یہ کہہ کر اس نے مریدوں کو حکم کیا کہ سب اس کی پیروی کریں اور امیر المؤمنین کا اسے لقب دے کر انتقال کر گیا۔ عبدالمؤمن چار برس تک خاموش رہا۔ اور لوگوں کے ساتھ احسان وسلوک کرتا رہا بڑا سخی تھا اور بہت بڑا جوانمرد تھا پھر اسے لڑنے اور ملک فتح کرنے کی طرف توجہ ہوئی۔ اور اس مہدی کی پیشگوئی کا ظہور یہ ہوا کہ جس طرف گیا ادھر اس کی فتح ہوئی۔ اندلس اور عرب پر بھی فتحیاب ہوا ۵۵۱ھ میں اس نے اپنے بیٹے محمد بن عبدالمؤمن کو ولی عہد کر کے اپنے مریدین سے بیعت لے لی ۵۵۸ھ میں اس کا انتقال ہوا ۳۳ برس مہدی کا خلیفہ اور امیر المؤمنین رہا بڑے زور کی بادشاہت کرتا رہا اور اپنی اولاد کو بادشاہت دے گیا اور مدتوں اس کی اولاد میں سلطنت رہی یہ کہنا رہ گیا کہ ابن تومرت مہدی نے تو ہزاروں مسلمانوں کو قتل کیا مگر اس کے خلیفہ نے اس قدر قتل کیا کہ کچھ شمار نہیں ہو سکتا مگر ۳۳ برس خلافت کی اور مہدی کے طریقے کا پیرو رہا۔ ابن تومرت کے مہدی ہونے کا زمانہ اگرچہ دس برس[۲] معلوم ہوتا ہے مگر حضرت یحییٰ کے زمانۂ نبوت سے کم اس کا زمانہ نہیں

---

[۱] ایک روایت میں بارہ ہزار قتل ہوئے اور دوسری روایت میں ستر ہزار۔

[۲] ناظرین کو تعجب ہوگا کہ تاریخ کامل (جدید ایڈیشن۔ ج ۹ ص ۱۹۵ تا ۲۰۰ ابن تومرت احوال مذکور ہیں) لکھا ہے کہ ابن تومرت نے بیس برس بادشاہت کی تو لامحالہ مہدویت کا زمانہ زیادہ ہوگا پھر یہاں دس برس کیوں لکھا گیا۔ خیال رہے کہ ہم کو تحقیق اور سچائی ہر وقت مدنظر ہے ہم ہرگز نہیں چاہتے کہ جس طرح ہو سکے الزام دیا جائے اس لئے کہتے ہیں کہ تاریخ کامل جلد دہم مطبوعۂ مصر کے صفحہ ۲۰۵ میں بے شک لکھا ہے مگر معلوم ہوتا ہے کہ عشرۃ کی جگہ عشرین کاتب کی غلطی سے لکھا گیا کیونکہ ۵۱۵ھ میں اس کی مہدویت کی ابتدا ہے اور ۵۲۴ھ میں اس کا انتقال ہے اور ۵۲۸ھ میں اس کے خلیفہ نے لڑائی (بقیہ اگلے صفحے پر)

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہوا بلکہ زیادہ ہی رہا۔ اس کا ذکر آئندہ آئے گا اس کے علاوہ اس کے خلیفہ کا زمانہ بھی اسی میں شمار کرنا چاہئے کیونکہ یہ اس کا جانشین اور بالکل اس کا پیرو تھا جو گمراہی اس مہدی نے پھیلائی اس کے خلیفہ نے بدر جہا زائد اس سے پھیلائی۔ کیونکہ اس نے بہت شہروں کو فتح کر کے اس کے رہنے والوں کو اپنا مطیع کیا اور اسی طریقے پر چلایا اور ۴۳ برس تک خدا کا قہر ان پر نہیں آیا' ابن تومرت اگرچہ جلد مر گیا مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ غضب الٰہی سے مرا کیونکہ عیش و آرام میں سلطنت کرتا ہوا مرا اور اپنا جانشین ایسے شخص کو کر کے مرا جس نے اس کے نام اور طریقے کو بہت کچھ ترقی دی۔

دوسرے یہ کہ دو عظیم الشان پیشگوئیاں ہم نے ابن تومرت کی نقل کیں' جن کی صداقت اس وقت میں آفتاب کی طرح روشن ہو گئی تھی پھر مرزائیوں کو اس کے سچے ہونے میں کیا عذر ہو سکتا ہے کیونکہ مرزا قادیانی بھی اپنی صداقت کے ثبوت میں اپنی پیشگوئیوں کو پیش کرتے ہیں اور آپ ان پر ایمان لاتے ہیں' یہاں ایمان نہ لانے کی کیا وجہ ہے' کامل ابن اثیر کی جلد دہم میں ان کا حال مفصل[1] مذکور ہے میں نے ان کے حال میں تھوڑی تفصیل اس لئے کی کہ ابن تومرت کا حال مرزا قادیانی کے حال سے بہت مشابہت رکھتا ہے جیسا کہ ابتداء میں اس نے اچھے کام کئے تھے ایسا ہی مرزا قادیانی نے حقانیت اسلام پر عمدہ تحریریں لکھنے کا دعویٰ کیا جس وقت جاہ پوری مرتبے پر پہنچ گئی تو جس طرح ابن تومرت کا حال بگڑا' اسی طرح مرزا قادیانی کا جس طرح اس شخص کے علم وفضل اور پہلے زہد و تقویٰ نے لوگوں کو اس کا مسخر کر دیا تھا اور ایک پیشگوئی کے پورا ہو جانے سے خلقت اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی اور پھر وہ لوگ اس کے متبع رہے اسی طرح مرزا قادیانی کا

(بقیہ پچھلے صفحہ) کی طرف توجہ کی ہے کامل کے اسی صفحے میں اس کا ذکر ہے ابن خلکان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اس سے ظاہر ہے کہ دعویٰ مہدویت کے بعد دس برس وہ زندہ رہا مگر اہل حق یقین کر سکتے ہیں کہ جب مرنے کے بعد اس کا نام اس کا دعویٰ زندہ رہا اس کے جانشین نے اسے خوب ترقی دی اس لئے وہ ایسی موت نہیں مرا جیسی موت مرزا قادیانی جھوٹے کے لئے بیان کرتے ہیں۔

[1] مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی نے افادۃ الافہام میں اس کی بگڑی حالت کو بیان کیا ہے شائقین افادہ کی (جلد ۱ صفحہ ۳۳۱ کو ملاحظہ کریں)

http://www.anti-ahmadiyya.org

حال ہوا کہ پہلے ان کی ظاہری صلاحیت اور بعض تحریروں نے بعض اہل علم کو بھی ان کی طرف متوجہ کر دیا اور بعض کو نہایت حسن ظن ہو گیا اور دعویٰ کے بعد بھی وہ اپنے گمان پر قائم رہے اب اگر ایسا اعلانیہ جھوٹ دیکھنے کے بعد بھی وہ اپنے اسی خیال پر رہیں تو مسلمان ان کی طرف بدگمانی کرنے پر مجبور ہوں گے۔

(۳) عبید اللہ مہدی صاحب افریقہ ۲۹۶ھ میں اس نے اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور ۲۹۷ھ میں افریقہ پہنچا اور وہاں کا فرمانروا ہوا اور اپنی مہدویت کا اعلان زور و شور سے کیا اور اطراف و جوانب میں اپنے ایلچی بھیجے اور اس کے معتقد و مرید کثرت سے ہوئے اور ملک فتح کر کے خوب بادشاہت کی اس کی عمر تریسٹھ برس کی ہوئی اور اپنے بیٹے ابوالقاسم کو ولی عہد کر کے ۳۲۲ھ میں اپنی موت سے مر گیا۔ ابو القاسم نے بالکل اپنے باپ کا طریقہ اختیار کیا اور اپنی سلطنت کو بہت ترقی دی اور ملک فتح کئے اور بڑی شان سے بادشاہت کی غرض یہ کہ اسی طرح ۵۶۷ھ تک اس کی اولاد میں سلطنت قائم رہی اور تیرہ فرمانروا اس کی اولاد میں ہوئے۔ تاریخ ابن خلدون جلد چہارم اور کامل ابن اثیر جلد ہشتم (جدید ایڈیشن میں اس کے حالات ص۴۵۲ سے ۴۶۳ تک) میں اس کا مفصل حال مذکور ہے۔ کامل میں یہ بھی ہے کہ اس کے دعوے کا زمانہ ۲۴ برس ایک مہینہ ۲۰ دن رہا اور اس کی اولاد میں تو کئی سو برس تک سلطنت قائم رہی۔ الحاصل اسی طرح مہدی ہونے کا دعویٰ بہت لوگوں نے کیا حکمت الٰہی نے کسی کو بہت کچھ فروغ دیا کثرت سے اس کے پیرو ہوئے۔ سید محمد جونپوری نے دسویں صدی میں دعویٰ کیا تھا اور اب تک اس کے ماننے والے حیدر آباد وغیرہ میں موجود ہیں اور اپنے عقیدے میں نہایت

۱؎ براہین احمدیہ میں مرزا قادیانی نے حقانیت اسلام پر جو تقریر کی ہے وہ بہت عمدہ ہے علماء نے اسے پسند کیا یہ بڑی وجہ مرزا قادیانی کے دماغ بگڑ جانے کی ہوئی انہیں پختہ گمان ہو گیا کہ مجھے الہام ہوتا ہے کیونکہ ایسی تقریر بغیر الہام کے نہیں ہو سکتی اس پر اس طبعی کبر اور عجب نے زور کیا جس کا ذکر شروع رسالے میں کیا گیا ہے عمدہ لکھنے والے امت محمدیہ میں بہت گزرے ہیں جنہوں نے علمی مضامین اسرار شریعت اور رموز قدرت کو اس زور اور خوبی سے بیان کیا ہے کہ مرزا قادیانی ان کی گرد کو بھی نہ پہنچے آخر میں شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالعزیز صاحب علیہما الرحمۃ کی کتابوں کو اہل علم ملاحظہ کر کے اس کی تصدیق کر سکتے ہیں۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

پختہ ہیں بعض کو فروغ بہت کم ہوا۔ دعویٰ کرنے والے کئی قسم کے ہوئے بعض وہ حضرات بھی ہیں جن پر یاد الٰہی سے ایک نشہ کی سی حالت طاری ہوئی اور عجائب و غرائب امران سے صادر ہونے لگے اور غلبۂ حال میں وہ اپنے تئیں مہدی سمجھے اور اس کا اعلان انہوں نے کیا اور آخر تک اسی حالت میں رہے بعض کو نفسانی خواہش اس کا باعث ہوئی اور جس قدر ان کی زور تقریر اور تحریر اور تدابیر مناسبہ نے کام دیا اس قدر وہ کامیاب ہوئے اور جن کو مشیت الٰہی نے نہ چاہا وہ نامراد رہا۔ تاریخ پر نظر وسیع کرنے سے بہت نظیریں انکی ملیں گی مدعیان مہدویت کی مثالیں تو آپ معلوم کر چکے اب نبوت کے دعویٰ کرنے والوں کا نام بھی ملاحظہ کیجئے۔ اسی پہاڑی ملک میں قوم بربر کی ایک شاخ برغواطہ ہے اس کے ایک خاندان کے تین شخصوں نے یکے بعد دیگرے نبوت[۱] کا دعویٰ کیا اور نبوت کے ساتھ بادشاہت کی اور اس خاندان میں کئی سو برس تک سلطنت رہی۔

(۴) طریف ابو صبیح دوسری صدی کے شروع میں اس نے حکومت کی بنیاد قائم کی اور نبوت کا دعویٰ کر کے نیا مذہب اپنی قوم میں رواج دیا اور پانچویں صدی کے آخر تک اس کی اولاد میں حکومت و سلطنت رہی۔

(۵) صالح بن طریف ۱۲۷ھ میں اپنے باپ کا ولی عہد ہوا یہ شخص اپنی قوم میں عالم اور دیندار تھا لیکن اپنے باپ کے ترکہ سے کچھ نبوت کا حصہ بھی اسے ملا اور اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور یہ بھی کہا کہ میں مہدی اکبر ہوں اور یہ بھی کہتا تھا کہ عیسیٰ بن مریم میرے ہی وقت میں نزول کریں گے اور میرے پیچھے نماز پڑھیں گے۔ مختلف پانچ زبانوں میں اس نے اپنے پانچ نام رکھے تھے بربری زبان میں جو نام تھا اس کے معنے ابن خلدون نے خاتم الانبیاء کے لکھے ہیں ایک جدید قرآن کے نازل ہونے کا بھی دعویٰ کیا تھا' اسی قرآن کی سورتیں اس کی امت کے لوگ نماز میں پڑھتے تھے چند سورتوں کے نام ملاحظہ ہوں۔ سورۃ الدیک سورۃ الحمر۔ سورۃ الفیل۔ سورۂ آدم۔ سورۂ نوح۔ سورۂ ہاروت و ماروت و ابلیس سورۂ غرائب الدنیا۔ ان کے سوا اور بھی سورتیں تھیں آخر سورہ میں حرام و حلال اور

---

[۱] ابن خلدون جلد ۶ (ص ۲۰۸ تا ۲۱۱) میں برغواطہ کا حال دیکھنا چاہیے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

دوسرے مسائل کا ذکر تھا' ۴۷ برس تک نہایت استقلال اور کامیابی سے اپنے مذہب کی اشاعت کرتا رہا اور اپنی قوم پر حکمران رہا (مرزائی جماعت اس کے حال میں غور کرے اور مرزا قادیانی کے حال سے ملائے) اس دراز مدت کے بعد اس نے اپنے بیٹے الیاس کو اپنا جانشین کر کے بلاد مشرقیہ کی طرف چلا گیا اور چلتے وقت اپنے مذہب کی اشاعت کے لئے وصیت کی۔ الیاس نے پچاس برس حکومت کر کے انتقال کیا اس کے بعد ۲۲۴ھ میں اس کا بیٹا یونس اس کا جانشین ہوا اس نے اپنے دادا کے مذہب کو بہت کچھ فروغ دیا اور چوالیس برس حکومت کر کے مارا گیا اس کے بعد ابو غفیر محمد صالح کا پڑوتا ۲۶۸ھ میں تخت سلطنت پر بیٹھا اس نے نہایت شوکت و عظمت سے ۲۹ برس سلطنت کی اور تمام ملک برغواطہ پر قابض ہو گیا اور نہایت سرگرمی سے اپنے دادا کے مذہب کی اشاعت کرتا رہا اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالانصار عبداللہ ۲۹۷ھ میں فرمانروائے سلطنت ہوا اور اپنے باپ کی طرح اس نے بھی اپنے دادا کے مذہب کو ترقی دی اور نہایت صاحب اقبال اور صاحب شوکت و جلال ہوا جس سے اس وقت کے خلفاء اور بادشاہ اس سے ڈرتے تھے اس نے بھی ۴۴ برس حکومت کی اور اپنے بیٹے کو سلطنت کا مالک کر گیا۔ خیال کیا جائے کہ دو سو چودہ برس خاص صالح کی نبوت سلطنت کے ساتھ چمکی۔

(۲) ابو منصور عیسیٰ یہ ابوالانصار کا بیٹا ہے اپنے باپ کے بعد یہی تخت کا مالک ہوا اس وقت اس کی عمر ۲۲ سال کی تھی اس نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا اور ستائیس برس نہایت اقبال مندی اور شوکت شاہی کے ساتھ اپنی نبوت کی اشاعت کرتا رہا اور تمام مغربی قبائل کو اپنا مطیع کر لیا اس کے بعد ۳۶۸ھ میں مارا گیا مگر ۲۳ برس سے زیادہ نبوت اور سلطنت کر کے مرا اور پانچویں صدی کے آخر تک اس کی اولاد میں سلطنت قائم رہی ہم بالیقین یہ نہیں کہہ سکتے کہ ان کی نبوت کے ماننے والے کب تک رہے مگر یہ امر ظاہر ہے کہ جب کئی سو برس تک نبوت کی اشاعت سلطنت کے زور کے ساتھ رہی تو ماننے والوں کی تعداد بہت زیادہ اور دور تک ہو گئی ہو گی اور یہ نہایت سچا قرینہ اس قیاس کا ہے کہ اس خاندان کی

http://www.anti-ahmadiyya.org

سلطنت جانے کے بعد بھی کئی صدی تک ان کے ماننے والے ہوں گے اور اگر اب تک بھی ہوں تو کوئی عجب نہیں کم سے کم چار پانچ سو برس تک تو ان جھوٹے نبیوں کی نبوت ایسی چلی کے باید و شاید الغرض ان جھوٹے مہدی اور جھوٹے نبیوں کا افتراء خوب چلا جس سے مرزا قادیانی کی کامل تحقیق محض غلط اور جھوٹی ثابت ہوئی۔اب مرزا قادیانی کی کامل تحقیق ملاحظہ کی جائے۔

مرزا قادیانی کے بعض غلط اقوال

پہلا قول ''ہم کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افتراء (یعنی جھوٹی نبوت و الہام کا دعویٰ) کبھی کسی زمانے میں چل نہیں سکا۔'' (انجام آتھم ص۶۳ حاشیہ خزائن ج۱۱صفحہ ایضاً)

بھائیو! تم دیکھ چکے کہ جھوٹے مہدی اور جھوٹے نبی بھی گزرے اور کس زور و شور سے ان کے جھوٹے دعوے کو فروغ ہوا اور مہدویت و نبوت کے ساتھ انہوں نے سلطنت بھی کی اور سو پچاس برس نہیں بلکہ سینکڑوں برس ان کے دعوے کو بہت کچھ فروغ رہا مگر قادیانی جماعت اور مرزا قادیانی کہہ رہے ہیں کہ ایسا افتراء کسی زمانے میں چل نہیں سکا اور اس پر یہ بے باکی ہے کہ اسے کامل تحقیق بتا رہے ہیں قادیانی جماعت بتائے کہ یہ کیا بات ہے مرزا قادیانی کی کامل تحقیق ایسی صریح غلط ہو۔اب کیا وجہ ہے کہ ان پر دانستہ فریب دینے کا الزام نہ دیا جائے کیونکہ جن کا جھوٹا دعویٰ اوپر دکھا دیا گیا ہے ان کا ذکر کسی کم یاب کتاب سے نقل نہیں ہوا بلکہ نہایت مشہور تاریخ کامل ابن اثیر اور ابن خلدون سے لکھا گیا ہے پر سمجھ میں نہیں آسکتا کہ مرزا قادیانی نے یہ کتابیں نہیں دیکھیں یا ان کے خلیفہ جو کتابوں کے مخزن سنے جاتے ہیں ان کے پاس یہ کتابیں نہ ہوں اور ان کی نظر سے ان کذابوں کا حال نہ گزرا ہو۔ضرور گزرا اور قصداً انہوں نے فریب دیا۔

اس کے سوا میں اور بھی کچھ کہتا ہوں اسے غور سے ملاحظہ کیجئے۔مرزا قادیانی کو نبوت کا دعویٰ ہے اور کس قدر قرب الٰہی ان کے الہامات سے پایا جاتا ہے بعض الہام میں انہیں خاص صدیق کا خطاب بھی دیا گیا ہے پھر کیا ایسا نبی اگر انسانی غلطی سے کوئی غلط بات لکھ دے تو خدا کی طرف سے اس غلطی پر آگاہ نہ کیا جائے گا؟ ضرور کیا جائے گا

http://www.anti-ahmadiyya.org

خصوصاً ایسی بات میں کہ اس غلطی سے مخلوق بڑے دھوکے میں پڑتی ہو مگر باوجود عرصہ دراز گزرنے کے بھی تنبیہ نہیں کی گئی۔ ان کے خلیفہ ان کے جانشین نے بھی چشم پوشی کی یہ صریح دلیل دی ہے کہ مرزا قادیانی کو خدا کی طرف سے تائید نہ تھی جو کچھ ان کا دعویٰ تھا وہ غلط تھا اور ان کے خلیفہ بھی اسی غلط دعوے کے معین رہے۔

اس وقت میرے روبرو مرزا قادیانی کا رسالہ انجام آتھم رکھا ہے جس کے اقوال اس رسالے میں نقل ہو چکے ہیں اور ان کی ناراستی ظاہر کی گئی ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض اقوال اور بھی اس سے نقل کئے جائیں تاکہ ان کی ناراستی اور قابلیت علمی کی حالت خوب روشن ہو جائے اور اتمام حجت میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہے ناظرین اس پر غور کرتے جائیں کہ مرزا قادیانی کے اقوال واقعات صحیحہ و حالات موجودہ اور نصوص قرآنیہ کے کس قدر خلاف ہیں۔

دوسرا قول ''قرآن شریف کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری اسی دنیا میں دست بدست سزا پا لیتا ہے (۲) اور خدائے قادر غیور کبھی اس کو امن میں نہیں چھوڑتا۔ (۳) اور اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔''

(انجام آتھم ص۴۹ خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

کس قدر افسوس کی بات ہے کہ جس بات کا قرآن مجید میں پتہ نہ ہو اسے مرزا قادیانی نصوص قطعیہ سے ثابت بتاتے ہیں اور خدائے تعالیٰ پر صریح افتراء کر رہے ہیں۔ کیا قرآن شریف کے نصوص صریحہ میں ایسی باتیں ہیں جنہیں حالات موجودہ اور واقعات گزشتہ غلط بتا رہے ہیں (استغفر اللہ) کبھی ایسا نہیں ہو سکتا الغرض اس قول میں تین جملے ہیں اور تینوں غلط ہیں۔ کسی نص میں نہیں ہے کہ ایسا مفتری دست بدست سزا پا لیتا ہے اور مفتریوں کا امن میں رہنا ہم دکھا چکے اور یہ بھی ثابت کر چکے کہ ایسے مفتری جلد ہلاک نہیں ہوتے کیا اس میں کسی کو تردد ہو سکتا ہے کہ جتنے قسم کے مفتری ہیں مدتوں سے عیش کر رہے ہیں۔ دیکھو! اہل کتاب کو خدا نے انہیں مفتری اور کذاب کہا ہے مگر ان کی سلطنت کس زور کی ہے اور کتنی مدت سے ہے قرآن مجید میں مشرکین و کفار کو بھی مفتری کہا ہے انہیں دیکھو بہ نسبت مسلمانوں کے وہ کس قدر مالدار ہیں اور عیش و عشرت کر رہے ہیں نبوت اور مہدویت کا دعویٰ کر کے ۲۳ برس سے زیادہ عیش و آرام میں رہے اور اولاد کے

http://www.anti-ahmadiyya.org

لئے سلطنت چھوڑ گئے۔

تیسرا قول اسی (انجام آتھم ص۵۰ خزائن ج۱۱ ص۵۰) میں لکھتے ہیں۔
''کون اس کو قبول کر سکتا ہے کہ وہ پاک ذات جس کے غضب کی آگ وہ صاعقہ ہے کہ (۱) ہمیشہ جھوٹے ملہموں کو بہت جلد کھاتی رہی ہے اس لئے عرصے تک اس جھوٹے کو چھوڑ دے (۲) جس کی نظیر دنیا کے صفحہ میں مل نہیں سکتی اللہ جل شانہٗ فرماتا ہے ''وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ كَذِبًا'' یعنی اس سے زیادہ تر ظالم اور کون ہے جو خدائے تعالیٰ پر جھوٹ باندھے۔ (۳) خدائے تعالیٰ پر افتراء کرنے والا جلد مارا جاتا ہے۔''

جس طرح پہلے قول میں تین جملے غلط تھے اس میں بھی تین جملے غلط ہیں جن پر ہندسہ دے دیا ہے ان کی غلطی بیان سابق سے بخوبی ظاہر ہو گئی ہے اور آئندہ نصوص قرآنیہ سے ثابت کی جائے گی۔ یہاں یہ کہنا ہے کہ غضب الٰہی کی صاعقہ نے تو دس برس۔ بیس برس۔ چوبیس برس۔ چھبیس برس۔ ستائیس برس۔ سینتالیس برس بلکہ سینکڑوں برس جھوٹے ملہموں اور ان کی اولاد کو نہیں کھایا اس کا ثبوت دکھا دیا گیا پھر بہت جلد کھانے کے کیا معنی ہیں؟ کان کھول کر سن لو خدائے تعالیٰ کے غضب کا صاعقہ بہت کچھ کر سکتا ہے۔ مگر وہ کمزور انسان کی طرح جلد باز نہیں ہے اس نے سزا کے لئے دن مقرر کر رکھا ہے اور جھوٹوں اور مفتریوں کو بہت کچھ مہلت دیتا ہے یہ اس کی حکمت بالغہ ہے کسی کو یہاں اور وہاں دونوں عالم میں سزا دیتا ہے اور کسی کو ایک ہی عالم میں مگر واقعات گزشتہ اور حالات موجودہ یہ ثابت کر رہے ہیں کہ اکثر جھوٹے اور مفتری اس عالم میں چین سے رہے ہیں اور دنیا میں انہیں کافی مہلت دی گئی ہے۔

مفتری کو مہلت ملنے کا سبب اور اس کا ثبوت

اس ذات پاک کی صفات کریمیہ زیادہ ہیں بہ نسبت صفات غضبیہ کے' وہ کریم ہے رحیم ہے' حلیم ہے' رحمٰن ہے' ستار ہے' غفار ہے' غفور ہے اسی لئے اس کا ارشاد ہے۔
''سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ'' (کنزل العمال ج۴ ص۲۵۰ حدیث نمبر۱۰۳۸۵)
''یعنی میری رحمت میرے غضب پر سبقت لے گئی ہے''۔ اب غور کرو اگر ان وجوہ سے جھوٹے اور مفتری کو مہلت ملے تو کیا عجب ہے اس سے پہلے اور بھی وجوہ بیان

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہو چکے ہیں۔

یہاں میں ایک آیت اور پیش کرتا ہوں جو اس مدعا میں نص قطعی ہے، کہ منکروں کو جھوٹوں کو بہت مہلت دی جاتی ہے وہ آیت یہ ہے۔

چوتھی آیت: وَالَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ٥ وَاُمْلِيْ لَهُمْ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ٥ (اعراف ۱۸۲، ۱۸۳)

''جنہوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا (یعنی ہمارے کلام کو سچا نہ جانا یا ہمارے احکام کو نہ مانا اور عمل نہ کیا) انہیں ہم آہستہ آہستہ اور درجہ بدرجہ (ہلاکت کے بلند درجہ تک) لے جائیں گے ایسے طریقے سے کہ انہیں خبر نہ ہوگی۔''

وہ طریقہ یہ ہے کہ جس قدر وہ نافرمانی کریں گے اور جھوٹ بولیں گے اسی قدر ان پر دنیاوی نعمتوں کے دروازے کھول دئے جائیں گے پھر ان میں کوئی یہ کہے گا کہ ہم ضرور خدا کے مقبول ہیں اگر مقبول نہ ہوتے تو ہم پر یہ نعمتیں کیوں آتیں اور بعض ایسے مست ہو جائیں گے کہ انہیں دنیاوی لذتوں کے سوا کچھ خبر ہی نہ رہے گی پھر ارشاد ہوتا ہے اور ہم انہیں مہلت دیں گے یعنی زمانہ دراز تک انہیں دنیاوی نعمتوں میں رکھیں گے۔ اور اس زمانہ کی مدت کسی طرح اور کسی جگہ بیان نہیں ہوئی۔ امام رازیؒ تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں:۔

ای امهلهم واطیل لهم مدة عمر هم لیتماد وافی المعاصی ولا اعاجلهم بالعقوبة علیٰ المعصیة (تفسیر کبیر جلد ۴ ص ۴۷۹)

میں انہیں مہلت دوں گا اور ان کی عمر دراز کروں گا اور ان کی سزا میں جلدی نہیں کروں گا تا کہ وہ لوگ گناہوں میں ترقی کریں اور جب گناہوں کی زیادتی اس حد کو پہنچ جائے گی جس حد تک انہیں سزا دینا حکمت الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے اس وقت انہیں موت آئے گی اور خدائے تعالیٰ کی پکڑ ہوگی۔

اس لئے ارشاد ہوتا ہے کہ میری پکڑ بہت سخت ہے۔ یہ آیت بھی نص قطعی ہے اس بات پر کہ منکروں کو نافرمانوں کو دنیا میں بہت مہلت دی جاتی ہے جلد ہلاک نہیں کیے جاتے اب وہ نافرمان جھوٹے ملہم ہوں جو ظاہر میں خدا کی آیتوں کو مان کر باطن میں شریعت الٰہی کی برہمی اور نفسانی خواہش کو پورا کریں یا ایسے نافرمان ہوں جو اعلانیہ شریعت الٰہی سے انکار کریں۔ آیت کا مضمون دونوں گمراہوں کو شامل ہے امام رازیؒ کے بیان سے

http://www.anti-ahmadiyya.org

معلوم ہوتا ہے کہ ان کی پوری زندگانی تک انہیں مہلت دی جاتی ہے بلکہ یہ مقتضائے۔ ''یَمْحُوا اللّٰہُ مَایَشَاءُ وَ یُثْبِتُ''۔ ان کی عمر بڑھا دی جاتی ہے آئندہ آیت جو ہم نقل کریں گے اس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ روز مقررہ موت تک انہیں مہلت دی جاتی ہے الغرض مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ ایسا مفتری دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے اور خدا اس کو امن میں نہیں چھوڑتا نصوص صریحہ کے خلاف ہے۔

اب ہم وہ آیت نقل کرتے ہیں جس کا ٹکڑا مرزا قادیانی نے اپنے قول میں پیش کیا ہے ظاہر تو یہی ہے کہ اپنے دعوے کی دلیل پیش کی ہے۔ بہر حال جو ان کا مقصد ہو مگر ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ اس آیت کو ان کے دعوے سے کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ بلکہ اسی آیت سے ان کا دعویٰ غلط ثابت ہوتا ہے۔ بہت جگہ بار بار ان کا دعویٰ یہی ہوتا ہے کہ ''جھوٹا ملہم جلد مارا جاتا ہے، غضب الٰہی کی آگ ایسے جھوٹوں کو جلد ہلاک کرتی رہی ہے۔'' اب یہ کہ جلد مارے جانے کی انتہائی مدت مرزا قادیانی کے نزدیک کس قدر ہے؟ انجام آتھم سے بیس برس معلوم ہوتی ہے اور ان کے رسالہ ''اربعین'' (حوالے گذر چکے ہیں) وغیرہ سے ۲۳ برس مگر اس پر نہ کوئی عقلی دلیل قائم ہوسکتی ہے نہ نقلی۔ کون عاقل ہوش کی حالت میں یہ کہہ سکتا ہے؟ کہ اگر مفتری اس مدت میں مرا تو جلد ہلاک ہوگیا۔ بھائیو! دنیا میں کوئی اس کا قائل نہیں ہوسکتا۔ انصاف سے کہو کہ بیس برس کی مہلت خلق کو گمراہ کرنے کے لئے تھوڑی ہے؟ کیا مدبر خوش بیان خوش تحریر اس مدت میں ہزاروں بلکہ لاکھوں کو گمراہ نہیں کر سکتا؟ اور کیا گزشتہ مدعیوں نے نہیں کیا؟ ضرور[1] کیا ہے۔ ابھی ہم اس کی نظیریں پیش کر چکے ہیں۔ الغرض مفتری کی مدت کے لئے جو مدت مرزا قادیانی بیان کرتے ہیں اسے تو کسی طرح عقل قبول نہیں کرسکتی۔ عقل کا مقتضا یہ ہوسکتا ہے کہ ایسا مفتری مخلوق کے معتقد ہونے کے پہلے ہی ہلاک کر دیا جائے تاکہ ساری مخلوق اس کی گمراہی سے محفوظ رہے اور کم سے کم یہ ہونا چاہئے کہ جب زیادہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہونے لگیں، اس وقت وہ ہلاک ہو جائے تاکہ بہت مخلوق اس کی گمراہی سے محفوظ رہے مگر مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ نہیں ہے

---

[1] اسود عنسی نے تین چار مہینے کے عرصے میں کس قدر اور کتنے دور تک رسول اللہؐ کے بابرکت زمانے میں گمراہی پھیلادی تھی تاریخ کے صفحات الٹ کر دیکھو۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

اس لئے جو کچھ وہ کہہ رہے ہیں اسے عقل سلیم کبھی باور نہیں کر سکتی اور واقعات بھی اسے غلط بتاتے ہیں نقلی ثبوت میں جس قدر آیت نقل کی ہے اس کے معنی تو اسی قدر ہیں کہ افتراء کرنے والا بڑا ظالم ہے اس سے بڑھ کر کوئی ظالم نہیں ہے اس میں نہ مفتری کے ہلاک ہونے کا ذکر ہے نہ اس کے چھوٹ جانے کا۔ اب اگر پوری آیت پر نظر کیجائے تو یہ الفاظ قرآن مجید میں کئی جگہ آئے ہیں۔ مثلاً

پانچویں آیت: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا اَوْقَالَ اُوْحِیَ[۲] اِلَیَّ وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْہِ شَیْءٌ وَّ مَنْ قَالَ سَاُنْزِلُ مِثْلَ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ وَلَوْ تَرٰٓی اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْھِمْ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَکُمْ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْھُوْنِ بِمَا کُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَی اللّٰہِ غَیْرَ الْحَقِّ وَکُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِہٖ تَسْتَکْبِرُوْنَ (انعام ۹۳)

اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جس نے خدا پر جھوٹ باندھا یا یہ کہا کہ مجھ پر وحی آئی ہے حالانکہ اس پر کوئی وحی نہیں آئی کوئی اپنے کمال کے غرہ پر یہ کہے کہ جیسی کتاب رسول پر اتری ہے ہم بھی ایسی کتاب بنا سکتے ہیں (اپنی زندگی میں جو چاہیں کہتے رہیں مگر اے مخاطب اگر تو ان ظالموں کا حال مرتے وقت دیکھے کہ موت کی کیسی سختی ان پر ہو گی اور فرشتے ان کے طرف ہاتھ بڑھاتے ہوں گے کہ اپنی جانوں کو نکالو (اب تک تو تم نے چین کیا یا جس طرح رہے) مگر آج وہ دن ہے کہ تمہارے جھوٹ کی سزا میں تمہیں ذلت کا عذاب دیا جائے گا تم وہی ہو کہ خدا کی نشانیوں کو حقیر سمجھتے تھے اور اپنے آپ کو بڑا خیال کرتے تھے یعنی خدا کے سچے رسول جو اپنی سچائی کی نشانیاں دکھاتے تھے یا ان کے ورثہ ان کے جانشین جو حقانیت کی دلیلیں پیش کرتے تھے تم تکبر کی مستی میں اس طرف توجہ بھی نہیں کرتے تھے اور انہیں لچر و پوچ خیال کرتے تھے۔"

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں تین قسم کے لوگوں کو بہت بڑا ظالم فرمایا ہے ایک

---

[۱] اور زبان نبوت کو خیال کر کے ایسا قیاس کرنا محض خیال خام ہے آئندہ کے بیان سے اس کا غلط ہونا اظہر من الشمس ہو جائے گا۔ [۲] آیت کے اس جملے نے واضح کر دیا کہ جھوٹے ملہموں کے سوا بھی ایسے لوگ ہیں جو خدا پر افتراء کرتے ہیں جن کو آیت کے پہلے جملے میں مفتری کہا گیا ہے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

وہ جو خدا پر افتراء کرے......دوسرے وہ جو وحی کا جھوٹا دعویٰ کرے...... تیسرے وہ جو اپنے آپ کو صاحب کمال سمجھ کر یہ دعویٰ کرے کہ کلام الٰہی کے مثل میں بھی بنا سکتا ہوں۔ اب ہر ایک قسم میں اقسام ہیں مثلاً خدا پر افتراء کرنے والے کئی طرح کے گزرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں ایک وہ جو کہتے تھے کہ خدا نے کسی پر کچھ نازل نہیں کیا اب بھی ایک گروہ کی یہ رائے ہے کہ خدا نے انسان کو عقل دی ہے یہ کافی ہے اب کسی رسول اور کلام الٰہی کی ضرورت نہیں ہے غرض یہ کہ کلام الٰہی کے نزول کا انکار کرتے ہیں۔

(۲) جو شرک کرتے ہیں وہ بھی مفتری ہیں کیونکہ بتوں کی عبادت کو حکم الٰہی جانتے ہیں قرآن شریف کی متعدد آیتوں میں مشرکین کی نسبت فرمایا ہے ''یَفْتَرُوْنَ عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ''۔ یعنی اللہ پر افتراء کرتے ہیں۔ (۳) مشرکین کے سوا دوسرے منکرین کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس قسم میں داخل کیا ہے کیونکہ بہت باتیں جو انہوں نے اپنے خیال و قیاس سے نکالیں یا ان کے باپ دادا نے انہیں وہ احکام الٰہی سمجھتے ہیں اور یہی کہتے ہیں۔ (۴) اہل کتاب کو بھی اللہ تعالیٰ نے اس قسم میں داخل فرمایا ہے اور انہیں مفتری ٹھہرایا ہے کیونکہ تثلیث کو خدا کی ذات میں داخل کرتے ہیں اور اس کا ماننا فرض سمجھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ توریت و انجیل میں خدائے تعالیٰ نے محمد رسول اللہ ﷺ کی بشارت نہیں دی۔ اور بہت باتیں ہیں جو یہود و نصاریٰ خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر دراصل وہ باتیں خدا کی طرف سے نہیں ہیں یہ صریح افتراء ہے۔ (۵) وہ شخص جو جھوٹا دعویٰ کرے کہ مجھ پر خدا کی طرف سے وحی آتی ہے۔ (۶) جو کوئی خدائے تعالیٰ کی ذات و صفات میں ایسی باتیں کہے جو اس کی عظمت و شان کے خلاف ہے وہ بھی مفتری ہے مثلاً یہ کہنا کہ خدائے تعالیٰ عرش پر اس طرح بیٹھا ہے جس طرح انسان بیٹھتا ہے غرض یہ کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے بڑا ظالم کہا ہے وہ چھ قسم کے ہیں اور سب کا ایک حکم ہے۔

دوسرے قسم کے لوگ جو بہت بڑے ظالم ہیں وہ ہیں جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ ہم پر وحی آتی ہے حالانکہ ان پر کبھی وحی نہیں آئی بظاہر یہ کوئی جداگانہ قسم مفتری کی نہیں ہے بلکہ پہلی قسم میں جو پانچویں صورت بیان کی گئی ہے وہی ہے مگر اس کو علیحدہ کرکے بیان کرنا یا تو اس غرض سے ہوسکتا ہے کہ اس کا اہتمام زیادہ مقصود ہے کیونکہ اس وقت ایسے مفتری یعنی مسیلمۂ کذاب اور اسود عنسی موجود تھے گو ان کا دعویٰ کچھ دنوں بعد ظاہر ہوا ہو

http://www.anti-ahmadiyya.org

اس لئے ایسے مفتری کو کھول کر بیان کر دیا گیا اور اگر وحی کے مشہور معنی نہ لئے جائیں بلکہ انسان کے دماغ میں جو خیال زور کے ساتھ فوراً آ جاتا ہے اسے بھی وحی[1] کہتے ہیں۔ یہ معنی لئے جائیں اور یہ مطلب کہا جائے کہ اپنے فوری خیالات کی نسبت کہتا ہے کہ اس رسول کی طرح مجھ پر وحی کی گئی وہ بڑا ظالم ہے کیونکہ رسول خدا جو وحی کا دعویٰ کرتے ہیں وہ تو وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور یہ اپنے خیالات کو وحی کہہ کر دھوکا دینا چاہتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "وَلَمْ یُوْحَ اِلَیْهِ شَیْءٌ" یعنی اس پر وحی کچھ نہیں کی گئی۔ یعنی انبیا اور رسولوں کو جو اللہ کی طرف سے وحی ہوتی ہے وہ اس پر نہیں ہوئی اگرچہ اس قسم کے خیالات اسے ہوئے ہوں جنہیں محاورۂ عرب میں وحی کہہ دیتے ہیں اس معنیٰ میں یہ خوبی ہے کہ یہ قسم بالکل جدا ہو گی پہلی قسم سے۔

تیسری قسم بہت بڑے ظالموں کی وہ ہے جو اپنے کمال کے گھمنڈ میں کلام الٰہی کے مقابلے میں یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم بھی ایسا بنا سکتے ہیں یہ ان کا کہنا یا تو اس وجہ سے ہے کہ اسے کلام الٰہی نہیں سمجھتے یا یہ کہ خدا ہی پر انہیں ایمان نہیں ہے جیسے لا مذہب دہریہ ہیں۔

الحاصل اللہ تعالیٰ نے مشرکوں کو اہل کتاب کو الہام و وحی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والوں کو کلام الٰہی کے نہ ماننے والوں کو سب کو ایک طرح ظالموں میں شمار کر کے ان کی حالت بیان کی ہے ارشاد ہوتا ہے کہ اگر تو ایسے ظالموں کو موت کی سختی میں دیکھے جس وقت فرشتے ان پر دست درازی کر رہے ہوں اور کہہ رہے ہوں کہ اپنی جانوں کو نکالو! (تو ایسی بری حالت تو دیکھے کہ تیرے ہوش جاتے رہیں) اس وقت فرشتے یہ بھی کہتے ہوں گے کہ تم جو خدا پر افتراء کیا کرتے تھے اس کی جزا میں آج سے تم ذلت کے عذاب میں گرفتار ہو گے۔ آیت کا یہ جملہ کہ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ الخ کیسی روشن دلیل ہے کہ مرزا قادیانی کا پہلا قول جس میں انہوں نے کہا ہے کہ "ایسا مفتری دنیا میں دست بدست سزا پا لیتا ہے" نص صریح کے خلاف ہے بلکہ جو آیت انہوں نے اپنے دعویٰ کے لئے پیش کی ہے وہی آیت ان کے دعوے کو غلط بتا رہی ہے کیونکہ آیت تو صاف کہہ رہی ہے کہ دنیا میں انہیں سزا نہیں دی جاتی بلکہ جب یہ ظالم دنیا کو چھوڑنے لگتا ہے اور اس کی روح قبض ہونے لگتی ہے اس وقت

---

[1] امام راغب اصفہانیؒ کی مفردات القرآن ملاحظہ ہو۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

سے اس پر ذلت کی مار ہوتی ہے اور جب اس آیت کو سورۂ انعام کی اس آیت سے ملاؤ جو اوپر نقل کی گئی ہے کہ نافرمانوں پر دنیا میں عیش و آرام اور ناز و نعم کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں تو پوری توضیح ہو جاتی ہے کہ بہت نافرمان اپنی مقررہ زندگی میں عیش و آرام سے رہتے ہیں اور موت کے وقت سے ان پر پکڑ ہوتی ہے۔ انصاف پسند حضرات نے آیت مذکورہ کی شرح سے تو مرزا قادیانی کی قرآن دانی معلوم کی اب ان کے اقوال کی طرف پھر توجہ کیجئے اسی رسالۂ انجام آتھم کے ص ۶۳ میں مضمون سابق کو تھوڑے سے تغیر سے دہرایا ہے ملاحظہ ہو۔

چوتھا قول ''کیا یہ بات تعجب میں نہیں ڈالتی کہ ایسا کذاب اور دجال اور مفتری جو برابر بیس برس کے عرصے سے خدائے تعالیٰ پر جھوٹ باندھ رہا ہے اب تک کسی ذلت کی مار سے ہلاک نہ ہوا'' کسی ذی علم واقف کار کو یہ بات تعجب میں نہیں ڈال سکتی حالات موجودہ دکھا رہے ہیں کہ اس وقت مفتریوں کو بہت کچھ مہلت دی جا رہی ہے۔ مرزا قادیانی پادریوں کو دجال کہتے ہیں اب ان کے پیرو دیکھیں کہ کتنے عرصے سے ان کا افتراء چل رہا ہے اور کس زور سے انہیں ترقی ہو رہی ہے ذلت کی مار سے تو ہلاک نہیں ہوتے۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ ''میں صلیب کے توڑنے اور تثلیث کے مٹانے کے لئے آیا ہوں'' مگر انہوں نے تو اسلام[۱] کو مٹا دیا تثلیث کا زور تو ویسا ہی روز افزوں ہے۔ مرزا قادیانی نے تو کسی تثلیث پرست مسلمان نہیں بنایا ہاں دہریوں نے بہت تثلیث پرستوں کو لا مذہب بنا دیا۔ مرزا قادیانی کے مقابلے میں تو وہی زیادہ کامیاب رہے۔

پانچواں قول ''کیا یہ بات سمجھ میں نہیں آ سکتی کہ جس سلسلے کا تمام مدار ایک مفتری کے افتراء پر تھا وہ اتنی مدت تک کسی طرح چل نہیں سکتا۔'' جو ایماندار ذی علم دیکھ رہے ہیں کہ مفتریوں کا افتراء دس بیس برس بھی چلا اور سینکڑوں برس بھی چلا اور چل رہا ہے پھر ان کی سمجھ میں ایسی جھوٹی بات کیونکر آ سکتی ہے۔

---

[۱] کیونکہ دنیا کے چالیس کروڑ (اور اب ایک ارب تیس کروڑ) مسلمانوں میں سے ان کے بیان کے بموجب صرف تین لاکھ یا کچھ کم و بیش مسلمان رہ گئے پھر یہ اسلام مٹانا نہیں تو . . .

http://www.anti-ahmadiyya.org

چھٹا قول توریت[1] اور قرآن شریف دونوں گواہی دے رہے ہیں کہ خدا پر افتراء کرنے والا جلد تباہ ہو جاتا ہے۔'' قرآن شریف میں اس مضمون کی گواہی ہرگز نہیں ہے بلکہ ہم نے کئی آیتیں اوپر نقل کی ہیں جو اس کے خلاف شہادت دے رہی ہیں۔

ساتواں قول ''خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدائے تعالیٰ پر افتراء کرنے والے جلد ہلاک کیے گئے ہیں۔'' (انجام آتھم حاشیہ ص ۶۳) مرزا قادیانی وہی غلط دعویٰ بار بار پیش کر رہے ہیں افسوس اور نہایت افسوس ہے کہ ایسے عظیم الشان تقدس کا دعویٰ اور اعلانیہ خلاف گوئی پر ذرا تامل نہیں ہوتا۔ میں نے مرزا قادیانی کے ان مکرر اقوال کو اس لئے نقل کیا ہے کہ طالبین حق ملاحظہ کریں کہ جس بات پر انہیں اس قدر وثوق و اصرار ہے کہ بار بار اسے کہہ رہے ہیں اور خدا کی طرف اسے منسوب کر رہے ہیں وہ بالکل غلط ہے۔''خدا کی پاک کتاب میں ایسی گواہی کا اشارہ بھی نہیں ہے اس سے پہلے بھی ہم چار آیتیں نقل کر چکے ہیں پہلی آیت سورۂ والفجر سے معلوم ہوتا ہے کہ امتحان کی غرض سے ہر انسان کو مہلت دی جاتی ہے اور دنیا کی نعمتیں اسے عنایت کی جاتی ہیں دوسری آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مومنین کا بھی امتحان آتا ہے۔ تیسری آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ جو خدا

---

[1] ہم نے اس رسالے میں توریت کے حوالے سے زیادہ بحث نہیں کی اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمارے لئے قرآن مجید کافی ہے ہمیں دوسری کتاب کی ضرورت نہیں ہے البتہ قرآن مجید کی ہدایت سے اس قدر ماننا ضرور ہے کہ توریت وانجیل آسمانی کتابیں ہیں مگر اس کے ساتھ یہ بھی ہے کہ اہل کتاب نے ان میں تحریف کی ہے اس لئے کوئی حکم یا کوئی مضمون اس کا سند پکڑنے کے لائق نہیں ہے پھر خصوصاً اس زمانے کے ترجمے اردو فارسی عربی کے تو کسی طرح توجہ کے لائق نہیں ہو سکتے کیونکہ ترجمہ کرنے والوں کی بے باکی اور نافہمی اور کچھ ترجمے کی مجبوری سے کیا ہوگیا باینہمہ میں کہتا ہوں کہ توریت میں جھوٹے نبی کے جلد ہلاک ہو جانے کی خبر نہیں دی ہے بلکہ بنی اسرائیل پر حکم ہے کہ جو نبی جھوٹا ثابت ہو اسے مار ڈالو جس طرح قصاص میں مار ڈالنے کا حکم ہے اسی طرح جھوٹے مدعی نبوت کو مار ڈالنے کا حکم ہے کسی مقام پر اس حکم کو خبر کے طور پر بیان کیا ہے اور ایسا اکثر ہوتا ہے پھر یہ معلوم نہیں ہے کہ اصل توریت میں کس طرح بیان ہوا ہے ممکن ہے کہ اس میں اس طرح نہ ہو مترجم کی غلطی سے ایسا ہوگیا ہو۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

کی نصیحتوں کو بھول جاتے ہیں یعنی ان پر عمل نہیں کرتے ان کی پرواہ نہیں کرتے ان پر کسی وقت نعمتوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں خدا کی نصیحتوں پر توجہ نہ کرنا کئی طرح پر ہوسکتا ہے۔ ایک یہ کہ انہیں کلام الٰہی نہیں مانتے دوسرے ایسے طور پر اس کا مطلب لگاتے ہیں جو مقصود الٰہی نہیں ہے بعض ایسے بھی ہیں کہ خدا کی طرف سے معافی[1] کا پروانہ دکھاتے ہیں، غرض یہ کہ تینوں قسم کے لوگ اس آیت میں داخل ہیں، چوتھی آیت میں ہے کہ جو ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے ہیں ''انہیں ہم زمانہ دراز تک مہلت دیتے ہیں'' اور اس غرض سے دیتے ہیں کہ ان پر زیادہ عذاب کیا جائے۔ پانچویں آیت میں تو نہایت صفائی سے ظاہر کر دیا ہے کہ ہر قسم کے مفتری اور مکذب کی سزا موت کے وقت سے شروع ہوتی ہے، اور پہلی آیتوں کے ملانے سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے لوگ دنیاوی زندگانی میں عیش و آرام سے رہتے ہیں، جلد تباہ نہیں ہوتے۔ الحاصل مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ کہ مفتری جلد ہلاک ہو جایا کرتا ہے نہایت روشن دلائل سے باطل ہو گیا یعنی ''آیات قرآنیہ، اسرار شریعت الٰہیہ، حالات موجودہ، واقعات گذشتہ'' سب ایک زبان ہو کر پکار رہے ہیں کہ جھوٹوں کو منکروں کو بہت کچھ مہلت دی جاتی ہے اس کے اسباب اور وجوہ بھی بیان کر دیئے گئے ناظرین ملاحظہ کریں۔

دوسرا دعویٰ مرزا قادیانی کا یہ تھا کہ سچا ہلاک نہیں کیا جاتا بلکہ وہ عیش و کامرانی

---

[1] یعنی ایسا الہام بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فرما دیا کہ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ جو چاہو کرو جس طرح حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو ایک مرتبہ شیطان نے دھوکا دینا چاہا تھا مگر چونکہ آپ کا علم کامل تھا اور نور ہدایت سے آپ کا سینہ منور تھا اس لئے آپ اس کے دھوکے میں نہیں آئے مختصر کیفیت اس کی یہ ہے کہ آپ ایک میدان میں تھے کہ یکبارگی آپ نے دیکھا کہ ایک نور مشرق سے لے کر مغرب تک پھیلا ہوا ہے اسی نور میں ایک عجیب و غریب صورت بھی نظر آئی اس نے آواز دی کہ اے عبدالقادر میں تیرا پروردگار ہوں جو چیز غیروں پر حرام تھی میں نے تجھ پر حلال کر دی اب تجھے اختیار ہے جو چاہے لے اور جو چاہے کر آپ نے یہ آواز سنتے ہی اعوذ باللہ پڑھا اور شیطانی فریب سے نجات پائی اسی قسم کے الہامات مرزا قادیانی کو ہوتے ہیں اور مرزا قادیانی انہیں الہام الٰہی سمجھتے ہیں۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

کے ساتھ رہتا ہے' اس کا غلط ہونا بھی بیان سابق سے ظاہر ہوتا ہے مگر یہاں اور واضح طریقے سے اس دعوے کی غلطی بیان کی جاتی ہے قرآن مجید میں بہت جگہ آیا[۱] ہے کہ یہود نے انبیا علیہم السلام کو شہید کیا سورۂ آل عمران ۱۱۲ میں ہے وَيَقْتُلُوْنَ الْاَنْبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔ یعنی یہود نے انبیاء کو ناحق قتل کیا اور اسی سورۃ کے ۳ رکوع اور ۱۹ رکوع میں اور سورۂ بقرہ کے ۷ رکوع میں بھی یہی مضمون ہے غرض یہ کہ یہ مضمون قرآن مجید میں بہت جگہ ہے ان آیات سے ثابت ہوا کہ سچے انبیا بھی امن و عافیت سے نہیں رہ سکے اہل علم جانتے ہیں کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کئی برس قید[۲] خانے میں رہے پھر بے رحمی سے ذبح کر[۳] دیئے گئے ان کے والد ماجد حضرت زکریاؑ آرہ سے چیر دیئے گئے۔ اسی طرح حضرت شعیا علیہ السلام

---

[۱] اسی طرح توریت اور انجیل میں بہت جگہ مذکور ہے کہ بنی اسرائیل نے نبیوں کو قتل کیا انہیں ستایا ان پر پتھراؤ کیا۔ چند حوالے مثال کے طور پر نقل کئے جاتے ہیں توریت و انجیل اور کتب سابقہ میں دیکھا جائے نحمیاباب ۹ آیت ۲۶۔ اول سلاطین باب ۱۸ آیت ۴ اور باب ۹ آیت ۱۰ لوقاباب ۱۳ آیت ۳۴۔ اعمال باب ۷ درس ۵۲ حضرت یحییٰ کا قید ہونا اور ان کا قتل کیا جانا انجیل متی کے باب چودھویں سے ظاہر ہے غرض یہ کہ کتب سابقہ بھی قرآن مجید کے مطابق کہہ رہی ہیں کہ بہت انبیا قتل کیے گئے۔ [۲] حضرت یحییٰؑ حضرت عیسیٰؑ کے ہم عمر تھے تاریخ طبری سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ مہینے بڑے تھے' ابن خلدون ایک انگریزی مورخ سے نقل کرتے ہیں کہ تین مہینے بڑے تھے یہود کے خیال کے موافق حضرت عیسیٰؑ ۳۳ء میں سولی دیئے گئے اور حضرت یحییٰؑ کو اس سے قبل ۳۰ء ہیرودوس بادشاہ نے قید کیا اور ۳۲ء میں ان کا سر کٹوا کر اپنی بیوی کو دیا۔ الغرض حضرت یحییٰ پورے ۳۲ برس بھی زندہ نہیں رہے اب دیکھنا چاہئے کہ اس کم سنی میں کب انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا اور پھر کتنے دنوں کے بعد شہید کیے گئے بعض کہتے ہیں کہ چار برس کے اندر شہید کیے گئے بعض کے نزدیک آٹھ برس کے اندر (توریت اور انجیل کا اردو ترجمہ محشٰی جو ۱۸۷۰ء میں نارتھ انڈیا بائبل سوسائٹی کی طرف سے مرزا پور میں چھپا ہے اس میں انجیل متی کے باب ۳ اور باب ۴ کو مع حاشیہ دیکھا جائے) حضرت یحییٰؑ کا نام یوحنا بھی ہے ابن خلدون لکھتا ہے کہ یحییٰ کا مشہور نام یوحنا تھا انجیل کے اکثر ترجموں میں ان کا نام یوحنا ہے بعض میں یحییٰ ہے ایک یوحنا حضرت مسیح کے حواری ہیں وہ اور ہیں۔ [۳] تاریخ کامل ابن اثیر (ج ۱ ص ۲۲۳ طبع ۱۹۹۵) ملاحظہ ہو۔ جاہل مرزائی نام کے پڑھے کہتے ہیں' کہ حضرت یحییٰؑ کا مارا جانا جھوٹ ہے ان کو چاہئے کہ رسالہ عبرت خیز دیکھیں اس میں قرآن و حدیث سے بلکہ اجماع امت سے ثابت کر دیا گیا ہے۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

چیرے[۱] گئے۔ اب حضرات مرزائی بتائیں کہ کون مفتری اس سے زیادہ ذلیل کیا گیا انجیل سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا نبی قتل کئے گئے اور تاریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا چار سال کے اندر قتل کیے گئے۔ اسی پر اور انبیا کو قیاس کرنا چاہیے۔ یعنی دشمنوں نے انہیں زیادہ مہلت نہیں دی الغرض سچوں کا امن و عافیت سے رہنا اور جھوٹوں کا جلد ہلاک ہونا نصوص قطعیہ کے خلاف اور واقعات صحیحہ کے صریح مخالف ہے' مگر حیرت ہے کہ بعض اہل علم بھی ایسی غلط بات کو مان رہے ہیں۔

الغرض قرآن مجید میں مفتری کی نسبت کہیں نہیں ہے کہ مفتری دس برس میں یا بیس برس میں یا تیئیس برس میں مرجائے گا یا ہر ایک مفتری ذلیل و خوار ہوگا نہ بلا قید کہیں یہ ارشاد ہے اور نہ کسی قید کے ساتھ فرمایا ہے کہ ایسا شخص دنیا میں جلد تباہ ہو جاتا ہے بلکہ یہ بالکل خدا پر افتراء ہے' کوئی کلام خدا یا کلام رسول ایسا نہیں ہے جس سے یہ دعویٰ قیاسی طور پر بھی مستنبط ہو سکے' اور توریت میں بھی ایسا نہیں ہے اور اگر ہو بھی تو ہم پر حجت نہیں ہو سکتا۔

قطع وتین کی بحث میں مرزا قادیانی کی صریح غلطیاں

البتہ قرآن پاک میں ایک آیت ہے جس سے کم علم شبہ میں پڑ سکتے ہیں' اور مرزا قادیانی نے متعدد رسالوں میں اور اشتہاروں میں اپنی حقانیت کی دلیل میں اسے بہت زور سے پیش کیا ہے اور قادیانی جماعت کو اس پر بہت کچھ ناز ہے حالانکہ اس کی بنیاد مرزا قادیانی کی محض غلط فہمی پر ہے۔ وہ آیت ملاحظہ ہو۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید کی نسبت فرماتا ہے تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۝ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَ قَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ۝ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ۝ (حاقہ ۴۳ تا ۴۷) ''یعنی قرآن پروردگار عالم کی طرف سے اتارا ہوا ہے (کسی دوسرے کا بنایا ہوا نہیں ہے) اور اگر (ہمارا رسول محمد ﷺ سچے الہاموں کے ساتھ) بعض جھوٹی باتیں ملا دیتا تو ہم اسے مضبوط پکڑتے یا اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے (اور وہ بری حالت کرتے کہ تم دیکھتے) اس کے

---

[۱] کامل ج ۱ص ۱۹۶ ملاحظہ ہو۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

بعد اسے ہلاک کر دیتے یا ایسی مصیبت میں مبتلا کرتے کہ زندہ درگور ہو جاتا' اس معنی کی تشریح آئندہ آئے گی۔ کفار قریش جب قرآن مجید سنتے تو کہتے کہ محمد ﷺ نے اپنے جی سے بنا لیا ہے' خدا کا کلام نہیں ہے ان کے جواب میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ساری باتوں کا جھوٹ ہونا تو بڑی بھاری بات ہے اگر ہمارا رسول محمد ﷺ کوئی بات بھی جھوٹی ہماری طرف سے کہتا تو ہم پکڑ کے ذبح کر دیتے' یہ کہنا ایسا ہی ہے کہ کوئی شخص بادشاہ کے خاص پیام رسان کو کہہ دے کہ یہ جھوٹا ہے اپنی طرف سے بات بنا کر کہتا ہے یہ کہنا بادشاہ کو ناگوار خاطر ہو اور کہے کہ اگر ہمارا پیامبر ذرا بھی جھوٹ بولتا تو ہم اس کی گردن مار دیتے یہ ایک معمولی بات ہے جس سے اس پیامبر کی واقعی خصوصیت اور سچائی کا اظہار منظور ہوتا ہے منکر کے لئے کوئی حجت اور دلیل نہیں ہے یا اس آیت میں اہل کتاب سے خاص خطاب ہے چونکہ توریت میں حکم ہے کہ جس نبی کا جھوٹا ہونا ثابت ہو جائے وہ قتل کر دیا جائے اس لئے اللہ تعالیٰ توریت کے ماننے والوں سے فرماتا ہے کہ اگر یہ رسول کچھ بھی جھوٹ بولتا تو ہم خود قتل کر دیتے یعنی اور جھوٹوں کے لئے تو ہم نے تمہیں قتل کرنے کے لئے حکم دیا تھا انہیں ہم خود ہلاک کر دیتے یا ایسی مصیبت میں مبتلا کرتے جس کا انجام ہلاکت ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ جس قدر جس شخص سے زیادہ خصوصیت ہوتی ہے اسی قدر اس کی خلاف ورزی سے ناگواری زیادہ ہوتی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے وہ خصوصیت تھی جو کسی اور رسول سے نہ تھی آپؐ سید المرسلین حبیب رب العالمین تھے اس لئے ارشاد ہوا کہ اگر یہ کچھ بھی خلاف ورزی کرتے تو ہم یہیں دنیا میں سزا کر دیتے مگر یہ بھی ایک واقعی حالت بیان کی گئی ہے جس طرح توریت میں قتل کا وہ حکم کوئی دلیل اور حجت نہیں ہے ویسا ہی قرآن شریف کے اس بیان سے مقصود دلیل پیش کرنا نہیں ہے' قرآن مجید کے طرز بیان سے جو واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس مقدس کتاب میں منطقی طور پر حجتیں پیش نہیں کی گئیں۔ بلکہ سچی اور حقانی باتیں بیان کی گئی ہیں جن میں قدرتی اثر ہے کہ راست طبیعتیں انہیں برغبت قبول کر لیتی ہیں اور کلام الٰہی کے نازل ہونے سے جو مقصود ہے وہ حاصل ہوتا ہے' اس آیت کے بیان میں مرزا قادیانی کی پہلی غلطی یہ ہے کہ وہ اس آیت کا یہ مطلب سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں ایک کلیہ قاعدہ بیان کیا ہے جس سے جھوٹے اور سچے ملہم کا فرق ظاہر ہو جاتا ہے' یعنی جو سچا ہے وہ امن و عافیت سے رہتا ہے اور جھوٹے کو اللہ

http://www.anti-ahmadiyya.org

تعالیٰ جلد ہلاک کر دیتا ہے اس مطلب کا غلط ہونا ہم حالات موجودہ اور واقعات گزشتہ سے ثابت کر آئے ہیں کہ بہت جھوٹے مفتری تازیست عیش و آرام میں رہے' قرآن مجید کی کئی آیتیں ہم لکھ چکے ہیں جن سے ثابت ہے کہ مجرموں کو تازیست بھی مہلت دی جاتی ہے' بلکہ نعمتوں کے دروازے ان پر کھول دیئے جاتے ہیں اور سچے انبیاء نہایت بے رحمی کے ساتھ شہید کر دیئے گئے۔ پھر ان آیات اور واقعات صحیحہ کے خلاف اس آیت کا مطلب کیونکر ہوسکتا ہے۔ اس کے سوا خود اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں جھوٹے ملہم کا ذکر نہیں ہے بلکہ صرف سچے ملہم کا ذکر ہے' کیونکہ ارشاد ہے لَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَ قَاوِيْلِ الخ۔ یعنی یہ اگر ہمارا سچا رسول بعض باتیں ہم پر جھوٹ باندھتا اس بعض کے لفظ نے جھوٹے ملہم کو خارج کر دیا۔ کیونکہ جھوٹے ملہم کے تو جتنے الہامات ہیں سب جھوٹے ہونے ہیں' البتہ سچے ملہم کے الہامات سچے ہوں گے اب اگر وہ سچا ملہم اپنے سچے الہاموں کے ساتھ بعض جھوٹے الہام بیان کر دے تو اس کی سزا اللہ تعالیٰ نے مذکورہ آیت میں بیان کر دی۔ الغرض بعض باتوں کا جھوٹا ہونا' اسی وقت ہوسکتا ہے کہ آیت میں خاص سچے ملہم کا ذکر ہو ورنہ آیت میں بَعْضَ الْاَ قَاوِيْلِ کا لفظ غلط ہو جائے گا۔ حاصل یہ کہ بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ کی قید نے نہایت صفائی سے جھوٹے ملہم کو اس آیت سے نکال دیا' یہ دوسری غلطی ہے مرزا قادیانی نے اس لفظ پر غور نہیں کیا اور ایسے معنے کیے جس کی وجہ سے اس لفظ کا لانا غلط ہو گیا۔

اب دیکھنا چاہیے کہ آیت میں جو سزا جھوٹ باندھنے والے پر بیان کی گئی ہے وہ عام سچے ملہوں کے لئے ہے یا خاص جناب سید المرسلین ﷺ کی خصوصیت خاصہ کا تقاضا ہے؟ قرآن مجید کے الفاظ سے تو ظاہر ہے کہ اس آیت میں خاص جناب سید المرسلین ﷺ کا ذکر ہے اہل علم جانتے ہیں کہ تَقَوَّلَ میں جو ضمیر ہے اس سے مراد جناب رسول اللہ ﷺ ہیں مطلب یہ ہے کہ ہمارے یہ خاص رسول کوئی بات جھوٹ کہتے تو ہم یہ سزا کرتے۔

الحاصل اس آیت میں کوئی حجت و دلیل نہیں پیش کی گئی ہے بلکہ ایک واقعی بات کہی ہے جیسے اور بہت باتیں قرآن مجید میں کہی گئی ہیں' مثلاً نیکوں کے لئے یہ جزا ہے اور بدوں کے لئے یہ سزا ہے۔ اب اس آیت کے متعلق دو بحثیں اور باقی ہیں' ایک یہ کہ افتراء کرنے کی تقدیر پر اللہ تعالیٰ نے صرف موت کی سزا بیان کی ہے یا دوسری سزا کا بھی ذکر کیا

http://www.anti-ahmadiyya.org

اشارہ ہے؟ دوسری یہ کہ اس سزا کے لئے کوئی مدت بھی اس آیت سے یا دوسری آیت و حدیث سے معلوم ہوتی ہے یا نہیں؟ اور اگر مدت معلوم ہوتی ہے تو وہ کس قدر ہے؟

اہل علم خوب جانتے ہیں کہ الفاظ کے معنے دو طرح کے ہوتے ہیں ایک کا نام حقیقی ہے اور دوسرے کا نام مجازی مگر جب لفظ بولا جائے گا تو سب سے اول حقیقی معنے اس کے مراد لئے جائیں گے جب تک کوئی ایسی وجہ نہ پائی جائے جس سے وہ معنی نہ بن سکتے ہوں اور جس وقت حقیقی معنے نہ بن سکیں گے اس وقت جو مجازی معنی قرینہ و قیاس سے بن سکیں گے وہ لئے جائیں گے۔ اس آیت سے ظاہر ہے کہ اس میں الفاظ کے اصلی اور حقیقی معنی مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ جس طرح سے پکڑنا اور رگ جان کو کاٹنا آیت میں مذکور ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اس سے پاک ہے اس کے افعال جس طرح ہوتے ہیں اس کی نسبت خود اس کا ارشاد ہے اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ۔ (یٰسین ۸۲) یعنی اللہ تعالیٰ جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے اتنا کہہ دینے سے کہ ہو جا وہ چیز موجود ہو جاتی ہے اور کسی بات کی ضرورت نہیں ہے اس لئے ضرور ہوا کہ یہاں کوئی معنی مجازی مراد لئے جائیں جو یہاں کے مناسب ہوں غور کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہاں متعدد معنی ہو سکتے ہیں مثلاً (۱) اگر محمد ﷺ ہم پر کچھ افتراء کرتے تو ہم ان کی قوت کو چھین لیتے اور پھر انہیں ہلاک کر دیتے جب کوئی نہایت قوی شخص کمزور کو زور سے پکڑ لیتا ہے تو اس کمزور کی طاقت جاتی رہتی ہے اور بالکل بے بس ہو جاتا ہے پھر اللہ تعالیٰ جس کو پکڑے اس کی بے بسی کا کیا ٹھکانا ہو سکتا ہے اب قوت کا سلب کرنا کئی طریقے سے ہو سکتا ہے مثلاً فصاحت و بلاغت کی قوت چھین لی جاتی' بات کرنے کی قوت نہ رہتی یا زور ولایت و نبوت لے لیا جاتا جس کے سبب سے وہ باتیں نہ ہو سکتیں جو انبیا کی شان کے مناسب ہیں اور کوئی نشان و معجزہ نہ ہو سکتا۔

یا کوئی شخص مخالف ایسا کھڑا ہو جاتا کہ کذب کو ظاہر کر کے لوگوں کو اس کی پیروی سے روک دیتا یا زبان سے ایسی باتیں نکلتیں جس سے اس کا کذب مخلوق پر ظاہر ہو جاتا جیسا کہ مرزا قادیانی کی زبان سے بہت سی باتیں نکلیں یہ صورتیں ایسی ہیں کہ سمجھدار خدا سے ڈرنے والا ضرور اس فعل سے باز رہے گا جس کے سبب سے یہ ذلت و رسوائی پیش آئے اور اگر اس پر بھی باز نہ آتے اور جھوٹی باتوں کو سچی دکھانے کے در پے ہوتے (جس

http://www.anti-ahmadiyya.org

طرح مرزا قادیانی ہوئے) تو ایسی مصیبت و تکلیف میں مبتلا کرتے کہ زندہ درگور ہو جاتے اور کچھ کرتے بن نہ آتی' اہل علم پر پوشیدہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لَاَخَذْنَا مِنْهُ فرمایا یعنی اس مفتری سے کوئی چیز لیتے لَاَخَذْنَاهُ نہیں فرمایا جس کے معنی ہیں کہ ہم اس کو لے لیتے اور اسے پکڑتے لفظ من کے زیادہ کرنے سے صاف اشارہ ایسے ہی معنی کی طرف ہے جیسے ہم نے بیان کئے اور آئندہ بیان کریں گے قطع وتین سے مقصود کسی وقت تکلیف پہنچانا بھی ہوتا ہے چنانچہ حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں اَرِحْنِیْ اَرِحْنِیْ قَطَعْتَ وَتِیْنِیْ یعنی مجھے آرام لینے دے تو نے تو مجھے مار ڈالا یعنی بہت تکلیف دی' اس بات کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مفتری کی سزا میں دو جملے فرمائے ہیں اول لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ٥ ہم اس کا ہاتھ پکڑ لیتے دوسرا ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ٥ پھر ہم اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے یہ جملے علیحدہ علیحدہ اپنے مستقل معنی رکھتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مفتری کے لئے دو سزائیں ایک سزا پہلے جملے میں بیان ہوئی جس کو پہلے ہونا چاہئے' دوسری سزا دوسرے جملہ میں بیان ہوئی وہ پہلی سزا کے بعد ہے کیونکہ دوسرا جملہ ثُمَّ سے شروع ہوا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس جملے کا مضمون پہلے جملے کے مضمون کے بعد ہوگا جیسا کہ ہم نے آیت کے معنے میں بیان کیا۔

یہ تیسری غلطی ہے کہ مرزا قادیانی نے ان صاف باتوں پر نظر نہیں کی۔ اربعین میں جو معنے بیان کئے ہیں اس میں پہلے جملے کا کچھ مطلب بیان نہیں کیا بلکہ آیت کا مطلب اس قدر لکھتے ہیں یعنی ''اگر وہ ہم پر افتراء کرتا تو اس کی سزا موت تھی'' اس مطلب سے آیت کا پہلا جملہ بے کار ہو گیا اور دوسرے جملے میں جو ثُمَّ کا استعمال اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بھی بے کار ٹھہرا۔ الغرض پہلے بیان سے ثابت ہوا تھا کہ آیت میں لفظ بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ کی طرف مرزا قادیانی نے ذرا بھی توجہ نہیں کی' ان کے بیان سے ظاہر ہے کہ یہ لفظ بے کار ہے اور توجہ نہ کرنے کی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جو دعویٰ وہ اس آیت سے ثابت کرنا چاہتے ہیں اسے یہ لفظ غلط ٹھہراتا ہے ہمارے اس بیان سے ظاہر ہوا کہ مرزا قادیانی جس طرح معنی بیان کرتے ہیں اس سے آیت کا ایک پورا جملہ لَاَخَذْنَا مِنْهُ

---

[1] الغرض یہ ہے کہ لفظ اَخذ متعدی بنفسہ ہے اس کے متعدی ہونے کے لئے کسی حرف کی ضرورت نہیں۔ ہے بالیقین آیت میں من تبعیضیہ لایا گیا اس کی وجہ ہم نے بیان کر دی۔

http://www.anti-ahmadiyya.org

بِالْيَمِيْنِ ۵ اور دوسرے جملے کا ایک لفظ ثُمَّ بے کار ہو جاتا ہے۔

یہ چوتھی غلطی ہے مرزا قادیانی کی غور کا مقام ہے کہ وہ کلام مقدس جس کی فصاحت و بلاغت اعجاز کی حد کو پہنچ گئی ہے اس کی چھوٹی آیت میں ایک پورا جملہ اور کئی لفظ جس کے بیان سے بے کار ہو جائیں وہ قرآن مجید کا ماہر اور جاننے والا ٹھہرے افسوس اس فہم و انصاف پر مذکورہ بیان سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ افتراء کرنے والے کی سزا صرف موت ہی نہیں ہے جیسا کہ مرزا قادیانی بیان کر رہے ہیں بلکہ متعدد سزائیں ہو سکتی ہیں جن کا بیان کچھ تو اوپر ہوا اور عام سزا جو آیت کے الفاظ سے سمجھی جاتی ہے یہ ہے کہ جو مصیبت یا جو تکلیف ایسی ہو جسے عام طور پر فہمیدہ حضرات دیکھ کر یا سن کر یہ کہہ دیں کہ یہ خدا کی پکڑ ہے کیونکہ اس کی سزا میں اول جملہ یہ ہے لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۵ دوسری بحث آیت مذکورہ کے متعلق یہ تھی کہ مفتری کی سزا کے لئے کوئی مدت کسی آیت یا حدیث سے ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟ اس کا جواب بیان سابق سے ظاہر ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں تو عام مفتریوں کا ذکر ہی نہیں ہے بلکہ فرضی طور پر خاص یہاں رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے اور کسی دوسری آیت و حدیث سے بھی اس کا ثبوت نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ دنیا کے واقعات ثابت کر رہے ہیں کہ جس طرح سچوں کی عمر کم و بیش ہوتی ہے اور کوئی معمولی موت سے دنیائے فانی سے گذر گئے اور کوئی مخالفین کے ہاتھ سے شہید ہوئے اسی طرح مفتریوں کا حال ہوا ہے۔ بعض جلد دار البوار کو بھیج دئے گئے' بعضوں نے مدتوں بادشاہت کی اور اپنی اولاد کو سلطنت دے گئے اور سینکڑوں برس ان میں سلطنت قائم رہی اس کا ثبوت بخوبی کر دیا گیا اور نص صریح میں یہ بھی دکھا دیا کہ جھوٹوں کو بہت کچھ مہلت دی جاتی ہے مرزا قادیانی نے جو مدت بیان کی ہے اس کا غلط ہونا عقلاً اور نقلاً دونوں طرح بیان کر دیا گیا اب اگر اس پر بھی کسی صاحب کو تشفی نہ ہو تو ہم مرزا قادیانی کے خیال کے بطلان میں مذکورہ دلائل کے علاوہ چند دلیلیں اور پیش کرتے ہیں' اور اہل انصاف سے فیصلہ چاہتے ہیں۔ غور سے دیکھو۔

پہلی دلیل جس آیت کی تفسیر میں یہاں تک بیان کو طول ہوا' یعنی لَوْتَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ الخ اسی آیت سے مرزا قادیانی کا قول غلط ثابت ہوتا ہے کیونکہ یہ آیت

http://www.anti-ahmadiyya.org

مکی ہے یعنی جناب رسول اللہ ﷺ مکہ معظمہ میں تشریف فرما تھے۔ مدینہ طیبہ اب تک نہیں گئے تھے ان ہی ایام میں یہ آیت نازل ہوئی نبوت کے بعد کامل بارہ برس تک حضور مکہ معظمہ میں رہے اور تیرھویں سال آپؐ نے ہجرت فرمائی' اس بارہ برس کے اندر جناب رسول اللہ ﷺ کی صداقت کی تصدیق میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہوا کہ ہمارا رسول (محمدؐ) اگر کچھ بھی ہم پر افتراء کرتا تو ہم اسے سخت سزا دیتے یہاں خیال رکھنا چاہئے کہ آیت مذکورہ میں آئندہ کا ذکر نہیں ہے اس طرح ارشاد نہیں ہوا کہ اگر یہ افتراء کرے گا تو ہم یہ سزا دیں گے بلکہ گزشتہ زمانہ کی نسبت ارشاد ہوا کہ اگر افتراء کرتا تو ہم یہ سزا دیتے' ''اس لئے ثابت ہوا کہ اگر جھوٹ بولتے تو اس کی سزا بارہ برس کے اندر ہی ہو جاتی'' کیونکہ دعویٰ نبوت کے بعد بارہ برس کے اندر یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں گذشتہ زمانے کا حکم بیان ہوا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جھوٹ کی سزا اس آیت کے نزول سے پہلے یعنی بارہ برس کے اندر ہو جاتی' غور سے دیکھو مرزا قادیانی نے جو زمان نبوت پر قیاس کر کے تئیس برس اس کی میعاد بیان کی ہے وہ اس آیت کے رو سے غلط ہے۔

یہ پانچویں غلطی ہے جو آیت مذکورہ کے بیان میں مرزا قادیانی سے ہوئی اگر مرزا قادیانی اس آیت پر غور کرتے تو ۲۳ برس کی میعاد مقرر نہ کرتے نہایت تعجب ہے کہ کم از کم پندرہ بیس برس تک اس آیت پر ان کی توجہ رہی مگر یہ تھوڑی سی بات بھی ان کی سمجھ میں نہ آئی اب خلیفہ اس میں غور کریں اگر حق طلبی ہے تو اس غلطی کو تسلیم کریں' یا جواب دیں۔ یہ جو کچھ بیان کیا گیا مرزا قادیانی کے خیال کے مطابق کیا گیا ہم اس آیت سے جھوٹے ملہم کی سزا کی کوئی میعاد ثابت نہیں کرتے' ہم تو نصوص صریحہ اور دلائل نقلیہ سے اسے غلط ثابت کر چکے ہیں۔

دوسری دلیل مرزا قادیانی جھوٹے کے ہلاک ہونے کی میعاد ۲۳ برس بتاتے ہیں یعنی اگر تئیس برس کے اندر وہ ہلاک ہو گیا تو اسے جھوٹا سمجھو اور اگر ہلاک نہ ہوا تو سچا جانو۔ حضرات ناظرین متوجہ ہوں اگر یہ قاعدہ صحیح ہو تو سچے نبی کے لئے ضرور ہو گا کہ دعویٰ نبوت کے بعد سے ۲۳ برس سے زیادہ جئے اور اس قدر زیادہ ہونا چاہئے کہ اس کی نبوت کا ثمرہ اور نتیجہ ظاہر ہو سکے کیونکہ اگر ۲۳ برس کے بعد چوبیسویں برس میں مر گیا تو اس قاعدے

http://www.anti-ahmadiyya.org

کے بموجب وہ سچا نبی تو ہوا مگر کوئی نفع خلق کو اس سے نہ پہنچا کیونکہ ۲۳ برس تک انتظار کرنا تو ضرور ہے اس کے بعد اتنی مہلت نہ ملی کہ اس پر ایمان لا کر اس سے ہدایت پاتے اور بعثت کا نتیجہ ظاہر ہوتا۔ الغرض دعوائے نبوت کے بعد کم سے کم تیس چالیس برس تک اسے جینا چاہئے کہ اس کی رسالت کا کام پورا ہو ورنہ اس کا نبی ہونا بے کار ہوگا۔ اب کیا خلیفۃ المسیح یا ان کے کوئی ہم مشرب یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ جتنے انبیائے کرام گزرے ہیں وہ دعوت نبوت کے بعد سے چوبیس برس سے زیادہ زندہ رہے ہیں؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں' ہمارے سرور عالم سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف ۲۳ برس زندہ رہے ہیں' جن انبیاء کو یہود نے قتل کیا تو کیا وہ شریر یہودی ۲۳ برس تک چپ بیٹھے رہے اور اس مدت کے بعد انہوں نے قتل کیا کوئی عاقل اسے باور کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

تیسری دلیل بڑی وجہ اس کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ جناب سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت اور آپؐ کے اصحاب کبار کا برتاؤ اس کو غلط ثابت کر رہا ہے' کیونکہ حضور علیہ السلام کی عمر ۶۳ برس کی ہوئی اور نبوت کا دعویٰ چالیس برس کی عمر میں کیا اس سے ظاہر ہے کہ نبوت کے بعد آپ ۲۳ برس زندہ رہے اس سے زیادہ زمانہ آپ کو نہیں ملا اسی ۲۳ برس کی مدت میں آپ نے تعلیم و ہدایت فرمائی اور دعویٰ نبوت کے بعد ہی صحابہؓ آپ کی تصدیق کرتے گئے کسی مدت کا انتظار نہیں کیا اس سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ سچائی کی شناخت کے لئے بیس یا تئیس برس مقرر کرنا محض غلط ہے۔

چوتھی دلیل اس کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ اس قاعدے کی رو سے مخلوق کو چاہئے کہ ۲۳ برس تک کسی مدعی نبوت کو نہ سچا کہیں نہ جھوٹا کہیں بلکہ اس مدت کا انتظار کریں' مگر سنت اللہ اور احکام الٰہی اس کے خلاف ہیں کیونکہ دعویٰ نبوت کے بعد ہی نبوت کے ماننے اور احکام پر عمل کرنے کا حکم ہوتا رہا ہے اور ماننے والوں نے مانا ہے اور ان کی شریعت پر عمل کیا ہے خود مرزا قادیانی نے اور ان کی امت نے بھی ایسا ہی کیا تئیس برس کا انتظار نہیں کیا۔

پانچویں دلیل اگر اتنی مدت تک انتظار کرنا ضرور ہو تو عام طور سے ہدایت قبول کرنے کا دروازہ بند ہو جائے گا کیونکہ انتظار کا زمانہ طویل ہے اس مدت میں لاکھوں آدمی زیر زمین ہو جائیں گے' اب اگر اس مدعی کی نبوت سچی تھی تو جتنے انتظار کرنے والے مر گئے

http://www.anti-ahmadiyya.org

ہدایت قبول نہ کر سکے اور ایمان سے محروم رہے اور کم سے کم اس کے فیض صحبت اور اس کے رشد و ہدایات پر عمل کرنے سے ضرور محروم رہے اور انبیا جس لئے بھیجے جاتے ہیں وہ حاصل نہ ہوا۔

چھٹی دلیل اس کے غلط ہونے کی یہ ہے کہ ایسا حکم خدائے تعالیٰ کی طرف سے کسی طرح نہیں ہو سکتا کہ اس مدت دراز تک اس کے کرنے نہ کرنے دونوں میں انسان کو خطرہ ہو' مرزا قادیانی کے اس قاعدے کے بموجب ۲۳ برس تک ہر مدعی الہام کے ماننے میں بھی خطرہ ہے شاید جھوٹا ہو اور ۲۳ برس کے اندر ہلاک ہو جائے اور نہ ماننے میں بھی خطرہ ہے کہ شاید سچا ہو اور ہم بغیر اس کے مانے ہوئے مر گئے تو بے ایمان مرے۔

یہ چھٹی غلطی ہے قطع وتین کے بیان میں جس سے نہایت کوتاہ نظری مرزا قادیانی کی ثابت ہوتی ہے کہ ایسے عقلی وجوہ پر ان کی نظر نہیں گئی اور ۲۳ برس کی میعاد مقرر کر دی' اب دیکھیں جماعت مرزائیہ میں کون راست باز ہے کہ ایسی سچی بات کو قبول کرتا ہے یا ان غلطیوں کا جواب دیتا ہے' مگر یہ وہ باتیں ہیں جس کا جواب غیر ممکن ہے اور اگر نشان و معجزے سے یقینی صاف طور سے سچائی معلوم ہو سکتی ہے تو پھر ۲۳ برس کی میعاد بے کار اور غلط ہو گی' یوں کہو کہ جو مدعی واقعی سچا نشان دکھائے وہ سچا ہے اور جو کوئی نشان نہ دکھائے یا اس کا نشان کسی علمی قوت یا فراست و تجربہ کی بنیاد پر ہو یا اس کی تکذیب کسی طور سے ظاہر ہو جائے وہ جھوٹا ہے غرض یہ کہ یہ میعاد مقرر کرنا ہر طرح غلط ہے۔

جس نے براہین احمدیہ میں مرزا قادیانی کے وہ مضامین دیکھے ہیں جو اثبات حقانیت اسلام پر انہوں نے لکھے ہیں وہ ان مضامین کو دیکھتا ہے جو انہوں نے اپنی صداقت کے ثبوت میں پیش کئے ہیں وہ متحیر ہو جاتا ہے اور اسے یہ یقین کرنا مشکل ہوتا ہے کہ یہ دونوں تحریریں ایک شخص کی ہیں کیونکہ دونوں میں ایسا ہی فرق ہے جیسا صاف حق و باطل میں فرق ہوتا ہے یہ امر خیال میں آنا دشوار ہوتا ہے کہ جو شخص ایسی لچر اور خلاف عقل اور نقل تحریر کرے جیسی قطع وتین وغیرہ میں کی گئی ہے وہ ایسی پر زور تحریر کیونکر کر سکتا جو جیسی براہین احمدیہ میں ہے' یہ تفرقہ بیّن دلیل ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ غلط ہے' اگر سچا ہوتا تو اس تحریر کی بھی وہی حالت ہوتی جو براہین احمدیہ کے دلائل کی ہے' باطل دعویٰ کے اثبات میں مرزا قادیانی نے بہت ہی زور لگایا مگر اہل حق کی نظر میں اس کی غلطیاں ایسی ہی ظاہر ہیں جیسے آفتاب کی روشنی میں سیاہ اور بدنما چیز ممتاز ہوتی ہے' بیان سابق سے اس کا ثبوت بخوبی روشن ہے۔

لٰكِنِ اللّٰهُ يَهْدِىْ لِمَنْ يَّشَآءُ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝

http://www.anti-ahmadiyya.org

خلاصۂ مرام وحسن ختام

اب میں قادیانی جماعت سے خیر خواہانہ اور دلی دردمندی سے کہتا ہوں کہ اس رسالے کو تحقیق اور انصاف کی نظر سے دیکھیں اور غور فرمائیں' مرزا قادیانی کا قول ہے کہ "ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشینگوئی سے بڑھ کر کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔

(آئینہ کمالات ص ۲۸۸ خزائن ج ۵ ص ۲۸۸)

اس بنیاد پر ہم نے نہایت خلوص دلی اور بے تعصبی سے ان کے اقوال اور ان کے حالات پر نظر کی اور یہ چاہا کہ انہی کے کہنے کے بموجب ہم ان کی صداقت کا حال ان کی پیشینگوئی سے معلوم کریں پیشینگوئیاں ان کی بہت ہیں ان میں سے ان پیشین گوئیوں کو ہم نے دیکھا جنہیں وہ نہایت ہی عظیم الشان کہتے ہیں یہاں تک کہ اپنی صداقت کا معیار اسے ٹھہرایا تھا وہ اقوال اس رسالے کے شروع میں نقل کئے گئے ہیں وہ پیشینگوئیاں محض غلط ثابت ہوئیں اور ان کا کذب ایسا ظاہر ہوگیا کہ کسی کو اس میں گفتگو کی گنجائش نہ رہی بشرطیکہ اس کے دل میں خدا کا خوف ہو اور کچھ بھی انصاف کو دخل دے پھر آپ اپنی عاقبت پر نظر کر کے ایک صریح دروغ کے کیوں درپے ہیں؟ کیا آپ کو یہ خیال ہے کہ مرزا قادیانی کے بقول سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بھی بعض پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی؟ مگر خیال رکھو اور مسلمان ہو تو یقین کر لو کہ اس اصدق الصادقین سید المرسلین کی کوئی پیشینگوئی ایسی نہیں ہے کہ پوری نہ ہوئی ہو اور مرزا قادیانی اور ان کے خلیفہ نے جو حدیبیہ اور خزانہ قیصر و کسریٰ کی پیشینگوئی کا غلط ہونا بیان کیا وہ محض غلط ہے رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ میں کوئی پیش گوئی نہیں کی جو پوری نہ ہوئی ہو۔ قیصر و کسریٰ کی نسبت رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں اس کا مالک ہوں گا بلکہ صحابہؓ کے لئے پیشینگوئی کی ہے کہ وہ مالک ہوں گے' اس کا ظہور ہوا' اس سردار دو جہاںؐ کی کوئی پیشینگوئی غلط نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی تھی اگر ایک پیشینگوئی بھی غلط ہو جائے تو بہت جھوٹے رمال جفار وغیرہ دعویٰ مہدویت کر کے اپنی پیشین گوئیوں کو اپنی صداقت میں پیش کر سکتے تھے اور حسب معمول اگر بعض پیشین گوئیاں غلط نکلتیں تو رسول اللہ ﷺ کی اس غلط پیشگوئی کو دکھا کر اپنی صداقت ثابت کر سکتے تھے' اس لئے مسلمان کو یہ ماننا ضرور ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ

http://www.anti-ahmadiyya.org

کی کوئی ایسی پیشین گوئی نہیں جو پوری نہ ہوئی ہو۔ اس کے سوا مرزا قادیانی تو اپنی پیشین گوئی میں یہ فرما چکے ہیں کہ اگر یہ سچی نہ ہو تو میں جھوٹا ہوں اور اس دعوے کے بعد وہ پیشین گوئی غلط ہوگئی' پھر آپ مرزا قادیانی کو سچا کیوں مان رہے ہیں؟ ذرا غور کیجئے اور اپنے حال پر رحم فرمایئے اب تو مرزا قادیانی کا کذب ان کے قول سے ظاہر ہوگیا ایسے بدیہی ثبوت کے بعد مرزا قادیانی کی کسی دلیل کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں رہی' مگر آپ حضرات کی دلی خیر خواہی نے مجبور کیا کہ ان کی صداقت میں جو سب سے زیادہ قوی اور عظیم الشان دلیل مرزا قادیانی نے بیان کی تھی الحمدللہ کہ اس کا غلط ہونا بھی اظہر من الشمس کر دیا گیا اور کامل طور سے اس کا قطع و تین ہوگیا اگر آپ طالب حق ہیں تو اس رسالہ فیصلہ آسمانی کے حصہ دوم کو اول سے آخر تک ملاحظہ کریں' دیکھنے کے بعد آپ معلوم کرلیں گے کہ مرزا کا غلط ہونا قرآن مجید سے حدیثوں سے واقعات گزشتہ اور حالات موجودہ سے ثابت ہوگیا اور عقلی دلائل سے بھی اسکی غلطی اظہر من الشمس ہوگئی الغرض کوئی دقیقہ اس دلیل کے غلط ہونے میں باقی نہیں رہا اس کے بعد بھی اگر آپ سچائی کو نہ مانیں تو اس علام الغیوب کے روبرو اس کا بدلہ لینے کے لئے تیار رہیں جس نے صادق اور کاذب کی سزا اور جزا کے لئے ایک دن مقرر کیا ہے اس دن ہماری خیر خواہی اور سچائی آفتاب کی طرح آپ پر روشن ہو جائے گی۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِيْن۝ وَاللّٰهُ يَهْدِیْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدَهٗ اِلٰی يَوْمِ الدِّيْنِ۝

تمت بالخیر

http://www.anti-ahmadiyya.org